FREE

ضیاے اُردو - 1

اُردو کی درسی کتاب

جماعت ششم

URDU READER CLASS VI

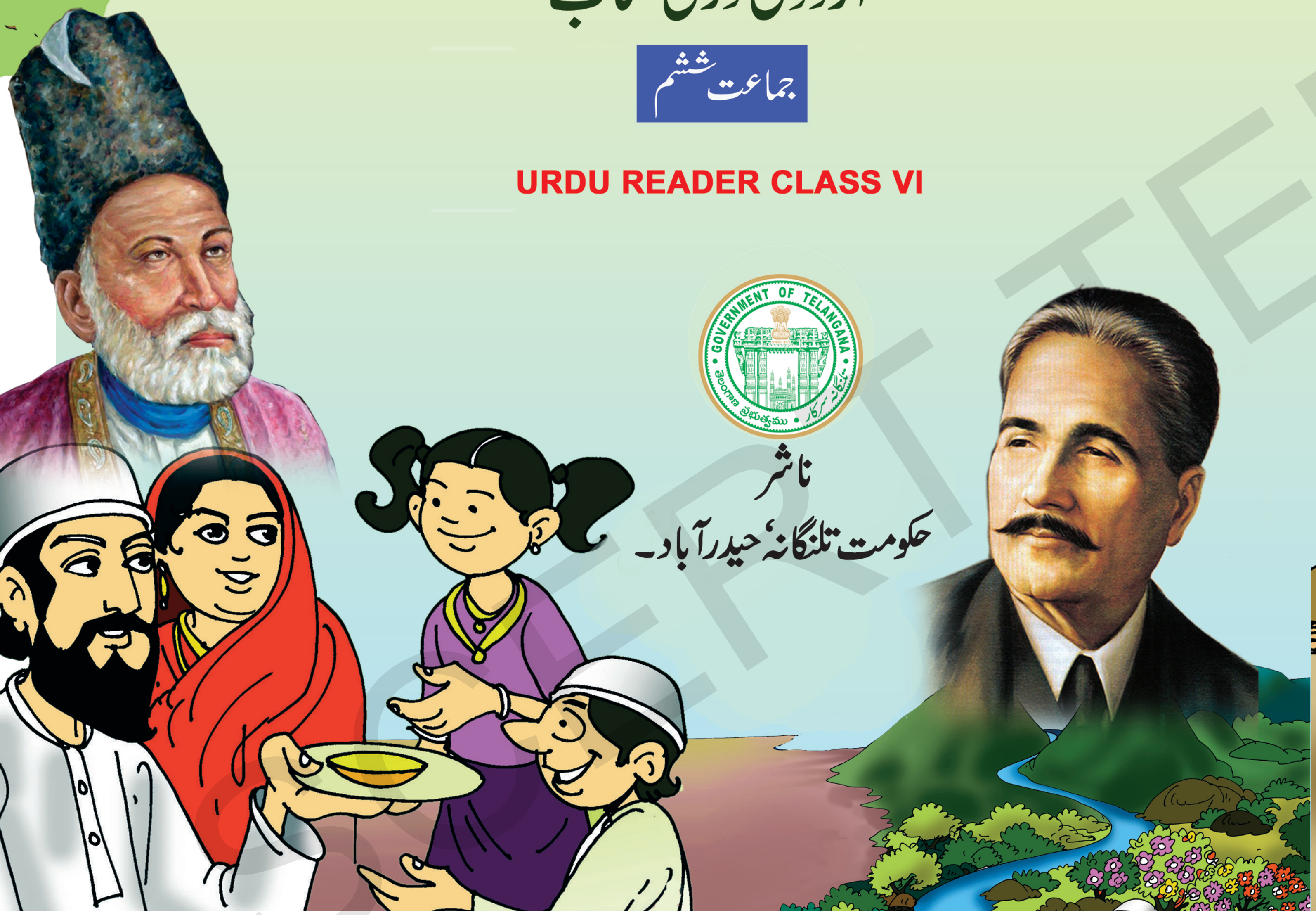

ناشر
حکومت تلنگانہ، حیدرآباد۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

بھارت کا آئین - بنیادی فرائض

دفعہ:51(الف)

51الف- بھارت کے ہرشہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ......

(الف) آئین پر کاربند رہے اوراس کے نصب العین اوراداروں،قومی پرچم اورقومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کوعزیز رکھے اوران کی تقلید کرے جوآزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے،قومی خدمت انجام دے؛

(ھ) مذہبی،لسانی اورعلاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اورعام بھائی چارے کے جذبے کوفروغ دے نیز ایسی حرکات سے بازرہے جن سے خواتین کے وقار کوٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اوراُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کرانسان دوستی اورتحقیقی واصلاحی شعورکوفروغ دے؛

(ط) سرکاری جائداد کا تحفظ کرے اورتشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اوراجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) والدین یاسرپرست کا فرض ہے کہ 6 تا 14 سال کی عمر والے لڑکے یالڑکیوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

طلباء کے لیے ہدایات

پیارے بچو!

☆ آپ سب کو روانی کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا چاہیے۔مختلف موضوعات جن کے بارے میں آپ جانتے ہیں ازخود لکھنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اگرآپ اچھا پڑھنا،لکھنا نہ جانتے ہوں تو اپنے معلم کی مدد سے سیکھ لیں۔

☆ آپ کی اکتسابی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو کی یہ درسی کتاب آپ ہی کے لیے ہی تیار کی گئی ہے۔آپ کی اس کتاب میں آپ کے مطلوبہ استعداد کوایک صفحہ پر درج کیا گیا ہےان کا مطالعہ کیجیے تعلیمی سال کے اختتام تک آپ انہیں حاصل کرلیں۔

☆ ہرسبق کے ابتدا میں کوئی نہ کوئی تصویر/ واقعہ/متن/ اشعار دیے گئے ہیں ان کے بارے میں گفتگو کیجیے۔اورسوالوں کے جواب دیجیے۔

☆ ’’طلباء کے لیے ہدایات‘‘ کے عنوان سے جو خانہ دیا گیا ہے اس لیے میں درج ہدایات کو پڑھ کر سمجھیے۔

☆ جب استاد آپ کو درس دے رہے ہوں تو نئے الفاظ‘ نئے فقروں اور نئے موضوعات کے بارے میں استاد سے پوچھے اور بحث ومباحثہ کے ذریعہ معلوم کیجیے۔

☆ کمرہ جماعت میں منعقد ہونے والے مباحثوں اورگروہی مشاغل میں آپ بھی شریک ہوکر مباحثہ میں حصہ لیں۔

☆ سبق کے آخر میں ’’یہ کیجیے‘‘ کے عنوان سے مشقیں دی گئی ہیں انہیں آپ کو ازخود کرنا ہے۔سوالوں کے جواب آپ کو خود لکھنا ہے کسی بھی صورت میں گائیڈ‘ اسٹڈی میٹریل دیکھ کرسوالوں کے جواب نہ لکھیں۔ورنہ تشکیلی جانچ (Formative Assessment) میں آپ کو نشانات نہیں دیے جائیں گے۔

☆ سبق میں دیے گئے منصوبہ کام،توصیف وستائش سے متعلق سوالوں کے جواب کواپنے دوستوں کی مدد سے مکمل کرسکتے ہیں۔ان امور کی تکمیل کے طریقہ کار کو اپنے استاد سے پوچھ کر معلوم کیجیے۔ان کی تکمیل کے بعد آپ کو یہ ازخود بولنا ہوتا ہے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیسے کیا ہے؟ اور کیا سیکھا ہے؟

☆ تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے تحت جوامور دیے گئے ہیں انکی تکمیل کے طریقہ کار کو اپنے استاد سے پوچھ کر معلوم کیجیے۔انہیں آپ کو کمرہ جماعت میں لکھ کر بتلانا ہے۔اس پر بحث ومباحثے کے بعد ہی اپنی کاپیوں میں تحریر کریں۔

☆ زبان شناسی میں لفظیات کی مشقوں کو خود ہی مکمل کریں۔مشکل باتوں کے تعلق سے ہی استاد سے سوال کرکے معلوم کریں۔

☆ زبان شناسی کے تحت قواعد کی مشقوں سے پہلے سمجھنے کے لیے مثالیں دی گئی ہیں۔ان کے مطابق آسان الفاظ میں قواعد بیان کیے گئے ہیں۔لہٰذا مثالوں کا بغور مطالعہ کرکے قواعد کو سمجھیں۔

☆ ہرسبق کے آخر میں ’’کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں‘‘ کے عنوان سے چند فقرے دیے گئے ہیں۔اگرآپ انہیں کرسکتے ہیں تو ’’ہاں‘‘ کی جگہ ✓ اور ’’نہیں‘‘ کہ جگہ × کا نشان لگایے۔جن امور کو آپ نہیں کرسکتے انہیں استاد کی مدد سے پورا کریں۔

☆ سرسری مطالعہ میں دیے گئے اسباق کا آپ خود مطالعہ کریں۔اوران کے متعلق آپس میں گفتگو کریں۔

☆ سبق سے متعلق دیگر کتابوں کو مدرسے کے کتب خانہ سے حاصل کرکے ان کا مطالعہ کریں۔

☆ لغت کو استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔اخبارات،رسالے،کہانیوں کی کتابیں وغیرہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

☆ چند اسباق میں اداکاری کرنا،ڈرامے پیش کرنا،ایک بابی ڈرامہ پیش کرنا،گیت گانا،نظموں کو یاد کرکے ترنم سے پڑھنا وغیرہ دیے گئے ہیں۔انہیں آپ ہرحال میں سیکھیں۔

☆ آپ کو چاہیے کہ مضمون نویسی‘ خطوط نویسی‘ نعرے‘ ورقیے‘ مکالمے‘ پوسٹرس کی تیاری وغیرہ لکھنے کے قابل ہوجائیں۔

☆ تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے تحت دیے گئے امور کی تکمیل کے بعد انہیں جمع کرکے کتابی شکل دیجیے اور کمرہ جماعت میں پیش کیجیے۔

SCERT TELANGANA

ضیائے اُردو۔1

اردو کی درسی کتاب

جماعت ششم

URDU READER CLASS : VI

ایڈیٹرس

پروفیسر مظفر علی
حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، گچی باؤلی حیدرآباد

سید جلیل الدین
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول میسرم، بارکس، حیدرآباد

ماہرین مضمون

پروفیسر نجمہ رحمانی
دہلی یونیورسٹی، دہلی

سورنا ونایک
کوآرڈینیٹر، ایس سی ای آر ٹی، تلنگانہ، حیدرآباد

کو آرڈینیٹرس

این۔ ایوب حسین
اکیڈمک مانیٹرنگ آفیسر، راجیو ودیا مشن
تلنگانہ، حیدرآباد

محمد افتخار الدین شاؔد
کوآرڈینیٹر، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

کمیٹی برائے فروغ و اشاعت درسی کتاب

شریمتی بی۔ شیشو کماری
ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

ڈاکٹر این۔ اوپیندر ریڈی پروفیسر
شعبہ نصاب و درسی کتاب
ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی
تلنگانہ، حیدرآباد

شری۔ پی۔ سدھاکر
ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹکسٹ بک پریس
تلنگانہ، حیدرآباد

ناشر حکومت تلنگانہ

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر و تحمل سے پیش آئیں

قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

"سارے جہاں میں دھوم اُردو زباں کی ہے"

SCERT TELANGANA

© Government of Telangana, Hyderabad.

First Published 2012
New Impressions 2013, 2014, 2015, 2016, 2017,2018

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana.

This Book has been printed on 70 G.S.M. SS Maplitho, Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2018-19

Printed in India
For the Director Telangana Govt. Text Book Press,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana.

— o —

SCERT TELANGANA

مرتبین

سید اصغر حسین
موظف سنیئر لکچررڈائیٹ' وقارآباد' رنگاریڈی

ڈاکٹر ایم۔اے۔قدیر
اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول بوتھ' عادل آباد

محمد ظہیرالدین
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول آرموز' نظام آباد

ایم۔اے۔متین
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ اپر پرائمری اسکول' پھولانگ' نظام آباد

محمد علیم الدین
اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول پٹلو' رنگاریڈی

محمود شریف
اردو پنڈت ' گورنمنٹ ہائی اسکول چوراہا جنسی' حیدرآباد

عبدالباری
اردو پنڈت ' گورنمنٹ ہائی اسکول جنگم میٹ' حیدرآباد

رقیہ تسکین
ڈی۔آر۔پی' گورنمنٹ پرائمری اسکول SMHM' حیدرآباد

سید ندیم اختر
ایم آر پی، بنڈلہ گوڑہ منڈل' حیدرآباد

سلیم اقبال
پرنسپل' ڈی۔ایڈ المدینہ کالج آف ایجوکیشن' محبوب نگر

تقی حیدر کاشانی
لکچررڈائیٹ' وقارآباد' رنگاریڈی

محمد عبدالمعز
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول سواران' کریم نگر

محمد عبدالکریم
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول' کوہلی' میدک

محمد یٰسین شریف
اسکول اسسٹنٹ' ضلع پریشد ہائی اسکول' سلاخ پور' ورنگل

حصیم النساء
اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ ہائی اسکول' جنگم میٹ' حیدرآباد

محمد فضل احمد اشرفی
اردو پنڈت ' گورنمنٹ ہائی اسکول معظم شاہی' حیدرآباد

محمد عبدالرحمٰن شریف
اردو پنڈت ' گورنمنٹ ہائی اسکول مومن واڑی' محبوب نگر

سید روف
ڈی آر پی، گورنمنٹ پرائمری اسکول، کھاروا ڑی، حیدرآباد۔

مصورین

☆ **سی۔ایچ وینکٹ رمنا'** پرائمری اسکول ویرانا ئیک ٹانڈا' جاجی ریڈی گوڑم، ضلع نلگنڈہ
☆ **ٹی۔وی۔رام کشن'** ڈرائنگ ماسٹر، ضلع پریشد ہائی اسکول' تڑکا پلی، ضلع میدک
☆ **سید حشمت اللہ'** ڈرائنگ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی اسکول' قاضی پیٹ ورنگل
☆ **کے۔راگھواچاری'** ڈرائنگ ماسٹر، ضلع پریشد ہائی اسکول' نکریکل، ضلع نلگنڈہ
☆ **کے۔سری نیواس'** تلنگانہ، اوپن اسکول سوسائٹی' حیدرآباد۔

ڈی۔ٹی۔پی و لے آوٹ ڈیزائننگ

☆ **محمد ذکی الدین لیاقت** ☆ **محمد معزالدین مکرم** ☆ **اظہر اکبر** ☆ **محمد ایوب احمد ناصر** ☆ **ٹی مصطفٰے، مشیرآباد**

پیش لفظ

کائنات کے تمام جانداروں میں زبان کی بنا پر انسان کو اعلیٰ مقام حاصل ہے ۔ زبان کے بے شمار فوائد میں جہاں اظہار مافی الضمیر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے وہیں شخصیت کی نشو ونما کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ان دونوں کے حصول کا صحیح وقت وسطانوی سطح کی تعلیم کا مرحلہ ہے ۔ یہ مرحلہ مستقبل کے شہریوں کے لیے رابطے کا ذریعہ ہے۔انسانی زندگی میں نقطِ انقلاب کے اس مرحلے میں زبان کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

قانون حق مفت ولازمی تعلیم 2009 کے مطابق درسی کتاب طالب علم میں غور وفکر پیدا کرنے' انکشاف کا موقع فراہم کرنے اور تجزیاتی رجحان کو فروغ دینے والی ہونی چاہیے۔آزادانہ ماحول میں طلبا کو سوالات اور اظہار خیال کرنے کا موقع فراہم ہونا چاہیے۔مسلسل جامع جانچ' طالب علم کی خود احتسابی' سیکھے ہوئے امور کا کس حد تک اطلاق ہوا ہے جاننے کا موقع فراہم ہونا چاہیے۔

آندھرا پردیش ریاستی درسیاتی خاکہ۔2011 کے مطابق طلبا تدریسی نکات کو اسی زبان میں اخذ کرنا چاہیے جس زبان میں وہ گفتگو کرتے ہیں۔مقامی تہذیب وتمدن کو اہمیت دی جانی چاہیے۔

مذکورہ بالا متعینہ اصولوں کے مطابق غور وفکر پیدا کرنا' بصیرت وحکمت سے پیش آنا'لسانی ترقی کے لیے تعاون کرنا' انسانی اقدار کو فروغ دینا' بچوں کی زبان کو اہمیت دینا' مقامی تہذیب وتمدن کو مناسب مقام دینا' فنون لطیفہ کو فروغ دینا جیسے بنیادی امور کو مدنظر رکھ کر اس نئی کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لیے مناسب مشقوں کا تعین کیا گیا ہے۔مسلسل جانچ کا موقع فراہم کرتے ہوئے ابواب کی تقسیم کی گئی ہے۔

پانچویں جماعت کی تکمیل تک طلبا سننے' بولنے کے علاوہ پڑھنے' لکھنے کے حامل ہوتے ہیں ۔لہٰذا زبان کے ذریعے حاصل ہونے والی دیگر صلاحیتوں کو مناسب حد تک فروغ دینے کا کام یہ درسی کتاب انجام دے گی۔

تیزی سے بدل رہی زبان کی فطرت ونوعیت کو سمجھتے ہوئے' موثر انداز میں استعمال کی غرض سے اس کتاب کی تشکیل میں دونکتوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے ۔ پہلا کتاب کی بیرونی شکل ؛ دوسرا زبان کا ادبی حصول (کتاب کی اندرونی شکل) کتاب کے سرورق کے ساتھ ساتھ اندرونی صفحات بھی نہ صرف معیاری استعمال کیے گئے ہیں بلکہ دلچسپ تصویروں کے ساتھ انہیں جاذب نظر بنایا گیا ہے۔ اس کتاب میں لسانی استعداد کے حصول کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔

اس کے لیے حب الوطنی' اخلاقی اقدار'ضعیفوں کے تئیں ہمدردی' سماجی شعور'زبان کے تئیں دلچسپی' مساوات' ماحول سے محبت اور تخلیقی اظہار وغیرہ جیسے نکات کو اسباق میں شامل کیا گیا ہے۔

سرسری مطالعہ کو الگ سے شائع کرنے کے بجاے اسے حصہ نظم ونثر کے ساتھ جوڑ کر ابواب میں تقسیم کرنا ایک واضح تبدیلی ہے۔جس کے ذریعہ ہر یونٹ کے تحت کیا سیکھنا ہے اسے متعلق اساتذہ اور طلبا کو واضح معلومات حاصل ہوں گی۔یہی نہیں بلکہ طلبا میں

SCERT TELANGANA

خود سے اپنی صلاحیتوں کو (خود لکھنا' تخلیقی اظہار' فہم وادراک' دلچسپی' زبان شناسی' صنف کی تبدیلی ....) فروغ دینے کا موقع یہ درسی کتاب فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ ہر سبق کی تکمیل کے بعد طالب علم کیا سیکھا ہے جاننے کا موقع ''کیا یہ میں کر سکتا/کر سکتی ہوں؟'' عنوان فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف اولیائے طلبا کو بلکہ طلبا کو بھی اپنی صلاحیتوں کو جاننے کا موقع فراہم کرے گا۔

درسی کتاب چاہے کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو وہ معلم کے لیے تدریس میں ایک معاون کی حیثیت رکھتی ہے۔ معلم کے موثر استعمال سے ہی درسی کتاب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

کمرہ جماعت کو ایک حیرت انگیز لسانی علاقے میں تبدیل کر کے طلبا کو آزادانہ ماحول میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے' سوالوں کے ذریعے شکوک وشبہات کو دور کرنے' خیالات کو لفظوں کا جامہ پہنانے' تخلیقی اظہار میں بہتری پیدا کرنے اور موقع ومحل کی مناسبت سے ردعمل ظاہر کرنے میں آسانی پیدا کرنے والے حالات فراہم کرنے کی ذمہ داری یقیناً زبان کی تدریس کرنے والے اساتذہ کی ہے۔ سبق کی مناسبت سے طریقۂ تدریس کا انتخاب کر کے' ہمیشہ نت نئے انداز سے' جیتی جاگتی مثالوں کے ذریعہ اگر معلم کمرہ جماعت میں طلبا کے اندر شعور پیدا کرے تبھی یہ درسی کتاب بامعنی اور فائدہ مند نظر آئے گی۔

اس کتاب کی تشکیل میں اساتذہ' ماہرین لسانیات اور تجربہ کار حضرات نے حصہ لیا ہے۔ مصورین' ڈی ٹی پی کا عمل انجام دینے والے صاحبین نے اس کو خوب صورت بنانے میں بہت زیادہ محنت کی ہے۔ کوآرڈینیٹر حضرات' مدیران و منتظمین نے اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا ہے۔ قومی سطح پر دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر رماکانت اگنی ہوتری صاحب کا تعاون بیش قیمت ہے۔ میں ان تمام کی مشکور ہوں۔

یہ درسی کتاب وسطانوی وفوقانوی سطح پر زبان کی تعلیم کے لیے رابطے کا ذریعہ بنے گی۔ طلبا کی روزمرہ زندگی کے طرز عمل کو موثر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی اور اس بات کی اُمید کرتی ہوں کہ یہ کتاب طلبا میں از خود لکھنے اور تخلیقی انداز میں لکھنے کی دلچسپی کو فروغ دے گی۔ تعلیمی معیار کے حصول اور زبان کے تئیں دلچسپی بڑھانے میں طلبا اور اساتذہ کی رہنمائی کرے گی۔

مقام: حیدرآباد

ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت
تلنگانہ' حیدرآباد

SCERT TELANGANA

دُعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہوجائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

- علامہ اقبال

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

- علامہ اقبال

SCERT TELANGANA

قومی ترانہ

- رابندرناتھ ٹیگور

جن گن من ادھی نا یک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڈ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دا یک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

عہد

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی، بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گونا گوں ورثے پر فخر کرتا ہوں/کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی عزت کروں گا/کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔

SCERT TELANGANA

ہدایات برائے اساتذہ

- ☆ تعلیمی سال کے آغاز پر ابتدائی جانچ منعقد کر کے، بچوں کی سطح کا تعین کریں۔ ماہ جون و جولائی میں جماعت کے تمام بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ پڑھنے اور لکھنے کے حامل ہوں۔
- ☆ اسباق کی تدریس سے قبل درسی کتاب کا مقصد، حصول طلب استعداد کے بارے میں آگہی حاصل کریں۔ کتاب کی ابتداء میں حصول طلب استعداد کی فہرست شامل کی گئی ہے۔
- ☆ اس کتاب کے 18 اسباق کو 4 یونٹ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر یونٹ میں نظم، نثر کے علاوہ سرسری مطالعے کے اسباق بھی شامل کیے گئے ہیں۔ کس ماہ میں کون سے یونٹ کی تکمیل کی جائے واضح کیا گیا ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسباق کی تکمیل کی کوشش کریں۔
- ☆ اسباق کی تکمیل سے مراد بچوں میں مطلوبہ استعداد کا حصول ہے۔ ہر سبق سے تعلق رکھنے والے استعداد کا حصول کم از کم 80% بچوں میں ہو۔ اس کے بعد ہی دوسرے سبق کی تدریس شروع کریں۔
- ☆ سبق سے پہلے بچوں میں غور وفکر پیدا کرنے سبق کی جانب رغبت دلانے تصویریں دی گئی ہیں۔ ان کے نیچے سوالات دیے گئے ہیں ان سوالات کی بنیاد پر بچوں میں غور وفکر کرنے، گفتگو کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیں۔
- ☆ ہر سبق میں بچوں کے لیے ہدایات دی گئی ہیں تاکہ بچے سبق پڑھ کر سمجھیں۔ جن الفاظ کے معنی وہ نہیں جانتے، دوسروں سے معلوم کریں۔ یہاں اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے بہر صورت انفرادی طور پر سبق کا مطالعہ کریں۔
- ☆ سبق کی نوعیت کے مطابق تدریسی حکمت عملی کا انتخاب کریں۔ چاہے حکمت عملی کوئی بھی ہو بچوں کو سوال کرنے کا موقع فراہم کرنا اور تمام کو شراکت دار بنانا اہم ہے۔
- ☆ کہانیوں سے متعلق اسباق کی تدریس کے وقت کہانی کا کچھ حصہ بیان کریں، ماباقی حصہ بچے خود سے جاننے کے لیے ان میں دلچسپی پیدا کرتے ہوئے کہانی کا مطالعہ کرائیں۔
- ☆ بچوں کو ایسا موقع فراہم کریں کہ وہ سبق اور شاعر/مصنف کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ان کے اظہار خیال کو رد نہ کریں اور اختلاف نہ رکھیں۔ اچھائیوں اور برائیوں کا صبر و تحمل کے ساتھ تجزیہ کریں۔ مختلف زاویوں سے بچوں کو سوچنے کا موقع دیں۔ جیسے ان حالات میں اگر وہ ہوتے تو کیا کرتے؟

SCERT TELANGANA

☆ تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کے بعد ''یہ کیجیے'' عنوان کے تحت دیے گئے مشغلوں کا اہتمام حسب ذیل طریقے پر کریں:

I. ''سنیے۔بولیے'' مشق کا اہتمام کل جماعت مشغلے کے طور پر کریں۔

II. ''پڑھیے۔لکھیے'' کی مشقوں کے بارے میں گروپ واری بحث کے بعد انفرادی طور پر حل کروائیں۔

III. ''خود لکھیے'' کے تحت ہر ایک سوال کا جواب تمام بچوں سے اخذ کروائیں' غلطیوں کی تصحیح کرکے' انفرادی طور پر لکھوائیں۔

IV. ''لفظیات'' کی مشقیں گروپ واری کروائیں اس کے بعد انفرادی طور پر حل کرنے کی کوشش کروائیں۔

V. ''تخلیقی اظہار'' VI. ''توصیف'' VII. ''منصوبہ کام''۔ سے تعلق رکھنے والی مشقوں کے بارے میں بچوں کو واقف کرواکر' گروپ واری حل کروائیں اور اس کے بعد ان کا مظاہرہ کروائیں۔ مدرسہ کی لائبریری میں انہیں محفوظ رکھیں۔

VIII. ''زبان شناسی'' کی مشقیں حل کرنے کے دوران زیادہ سے زیادہ مثالوں کے ذریعہ سمجھائیں۔ اس کے بعد وہ خود انفرادی طور پر حل کرسکیں اس بات کی ترغیب دیں۔

☆ ہر سبق کے اختتام پر ''کیا یہ میں کرسکتا/کرسکتی ہوں؟'' عنوان کے تحت جانچ سے متعلق سوالات دیے گئے ہیں۔ یہ سوالات بچوں کے لیے ہیں تاکہ وہ خود کی جانچ کرسکیں۔ بچوں سے ان کی نشان دہی کروائیں۔ اس کے بعد کس استعداد کے تحت سب سے زیادہ بچے کمزور ہیں اس استعداد کے حصول کے لیے کوشش کریں۔

☆ ہر سبق میں منصوبہ کام اور توصیف کے تحت دیے گئے مشغلوں کے اہتمام کے لیے مدرسہ کی لائبریری کے استعمال کی ترغیب دیں۔

☆ جو بھی سبق کی تدریس کی جارہی ہو موقع و محل کی مناسبت سے انسانی و اخلاقی اقدار' تہذیب و تمدن' وطن پرستی' مساوات' انسانیت' سائنسی نقطۂ نظر' ماحول کا تحفظ اور خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کے تئیں ہمدردی وغیرہ جیسے امور پر مباحثہ کروائیں۔ تبدیلی کے لیے کوشش کریں۔

☆ مسلسل جامع جانچ کے تحت استعداد واری بچوں کی ترقی درج کریں۔ اس کے لیے خصوصی طور پر ایک رجسٹر کا اہتمام کریں۔ جولائی' سپٹمبر' ڈسمبر' فروری کے مہینوں میں بچوں کی ترقی کو درج کریں۔ اکٹوبر اور مارچ کے مہینوں میں مجموعی جانچ کے تحت امتحانات منعقد کریں۔ ان امتحانات کے لیے استعداد پر مبنی پرچہ سوالات کی تیاری اساتذہ ہی کریں۔

☆ بچوں کی ترقی کا تعین کرنے کے لیے نوٹ بکس کے علاوہ اسائنمنٹ' منصوبہ کام' توصیف کے مشاغل' تخلیقی اظہار' بچوں کی ڈائری' اساتذہ کی ڈائری اور پورٹ فولیو وغیرہ کو بھی شمار کریں۔

☆ روزانہ بچوں سے ڈائری لکھوائیں۔ اس کے لیے بچوں کے ہاں ایک خصوصی نوٹ بک ہونی چاہیے۔ مطالعہ کی گئی کتابوں' سنے ہوئے اسباق' اسباق کے مشاغل اور منصوبہ کام وغیرہ کی بنیاد پر ڈائری لکھنے کو یقینی بنائیں۔ خصوصی طور پر بچوں کو اپنے خیالات اور احساسات کو تحریر کرنے کی ترغیب دیں۔

SCERT TELANGANA

اس درسی کتاب کے ذریعہ طلبا میں متوقع استعداد

سننا، غور کرنا، ردعمل ظاہر کرنا

- تقریریں، خبریں سن کر سمجھنے اور ردعمل ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- مباحثوں میں حصہ لینے، اپنے خیالات کو واضح طور پر پیش کرنے کے قابل ہوں۔
- (مقامی) فنی اظہار کی صورتوں کو دیکھ کر، سن کر سمجھنے، جستجو اور دلچسپی کو فروغ دینے کے قابل ہوں۔
- کرداروں کی نوعیت اور ان میں پائے جانے والے فرق کو سمجھنے کے قابل ہوں۔
- ادبی سرگرمیوں میں پائے جانے والے فرق کی شناخت کر کے، فہم و فراست کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں۔

پڑھنا۔لکھنا

- حمد، نظم، نثر، گیت و دیگر نکات کے انداز بیان کے فرق سمجھتے ہوئے پڑھنے کے قابل ہوں۔
- مضامین اور خطوط پڑھ کر سمجھنے کے قابل ہوں۔
- متن کے کلیدی نکات کی نشان دہی کرنے، اور لکھنے کے قابل ہوں۔
- اخبارات پڑھ کر سمجھنے اور ردعمل ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- پڑھے ہوئے مواد کا تجزیہ کرنے اور خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں۔

خود لکھنا:

- سبق کے نشاندہ موضوعات کے خلاصے لکھنے، تشریح کرنے کے قابل ہوں۔
- پڑھے اور سمجھے ہوئے یا کسی عام فہم موضوع پر واضح انداز میں لکھنے کے قابل ہوں۔
- رموز و اوقاف، مرکب جملوں کا موقع و محل کے اعتبار سے استعمال کرنے اور لکھنے کے قابل ہوں۔
- اپنے خیالات و احساسات کو تسلسل کے ساتھ موزوں الفاظ کا استعمال کر کے املا کی غلطیوں کے بغیر لکھنے کے قابل ہوں۔

لفظوں کا استعمال:

- محاوروں، کہاوتوں کی نشان دہی کرنے، سمجھنے اور جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔
- لغت کا استعمال کرتے ہوئے خود سے سیکھنے کے قابل ہوں۔
- اصناف سخن کی نشاندہی کرنے اور استعمال کرنے کے قابل ہوں۔

خود لکھنا، تخلیقی اظہار اور دیگر نکات:

- پڑھے، دیکھے، سنے ہوئے موضوع کو بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- کہانیاں، نظمیں لکھنے، ڈراموں میں کوئی کردار ادا کرنے کے قابل ہوں۔
- نظمیں لحن سے پڑھنے، کہانیوں اور نظموں کو طول دینے، کرداروں کی خصوصیت بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- اعلانات، اطلاع نامے، دعوت نامے، تہنیتی کارڈ وغیرہ تیار کرنے کے قابل ہوں۔
- خطوط اور درخواستیں لکھنے کے قابل ہوں۔
- آپ بیتی، ڈائری، ذاتی تجربات واضح اور بیانیہ انداز میں لکھنے کے قابل ہوں۔
- تصویریں بنانے، نعرے لکھنے، ڈرامہ کرنے کے قابل ہوں۔
- دیگر زبانوں، مذاہب، تہذیب و تمدن کو سمجھنے، اچھی باتوں کو اخذ کرنے اور ان کا احترام کرنے کے قابل ہوں۔

SCERT TELANGANA

فہرست مضامین

یونٹ	اسباق	موضوع	شاعر/مصنف	مہینہ	صفحہ نمبر
I	.1 خدا کی شان	حمد	مولانا الطاف حسین حالؔی	اپریل	1
	.2 محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم	اخلاق وسیرت	ادارہ	جون	9
	.3 ریل اور قومی یکجہتی	قومی یکجہتی	ڈاکٹر محسن جلگانوی	جولائی	17
	.4 سب سے بڑا دردمند (سرسری مطالعہ)	سماجی اقدار	ماخوذ	اگست	25
	.5 سکھ دکھ کا فرق	لوک کہانی	محمد قاسم صدیقی	اگست	29
II	.6 وادی گنگا میں ایک رات	قدرت کے نظارے	اختر شیرانی	سپٹمبر	39
	.7 کھیل کی خبریں	کھیل کی خبریں	ادارہ	سپٹمبر	47
	.8 ہم بھی حاضر خدمت ہیں	سماجی شعور	ادارہ	اکٹوبر	57
	.9 عقل مند عورت (سرسری مطالعہ)	شعور وآگہی	سہیل عظیم آبادی	اکٹوبر	65
III	.10 گائے اور بکری	منظوم کہانی	علامہ اقبالؔ	نومبر	69
	.11 آیئے لغت دیکھیں	لسانی دلچسپی	NCERT	نومبر	79
	.12 بات مساوات کی	مساوات	ڈاکٹر اشفاق احمد	نومبر	87
	.13 ننھی چیزیں	احساسات	علامہ علقمہ شبلی	ڈسمبر	97
	.14 کوپن (سرسری مطالعہ)	طنز ومزاح	کرشن چندر	ڈسمبر	106
IV	.15 رباعیات	جمالیاتی ذوق	امجد حیدرآبادی	جنوری	111
	.16 جو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے	معذورین کی خوداعتمادی	ہیلن کیلر	فروری	119
	.17 غزل	جمالیاتی ذوق	مرزا اسداللہ خاں غالبؔ	فروری	127
	.18 اعتبار (سرسری مطالعہ)	اخلاق	کرشن چندر	فروری	135

نوٹ: سرسری مطالعہ کے اسباق بچوں کے مطالعے کی غرض سے دیئے گئے ہیں۔ ان کی تدریس دیگر اسباق کی طرح نہ کی جائے۔ بچوں سے ان اسباق کا مطالعہ کروائیں، سبق سے متعلق گفتگو کروائیں اور اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہیں۔

SCERT TELANGANA

بچو! یہ کیجیے

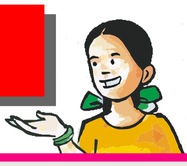

تصویریں دیکھیے۔ ان کا سبق میں جہاں بھی استعمال ہوا ہے ہدایتوں کے مطابق ان پر عمل کیجیے۔

سنیے - بولیے

پڑھیے - لکھیے

خود لکھیے

لفظیات

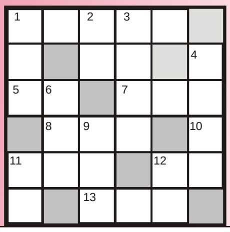

تخلیقی اظہار

توصیف

منصوبہ کام

زبان شناسی

SCERT TELANGANA

پہلا یونٹ

1. خدا کی شان

مولانا الطاف حسین حالؔی

سوچیے ۔ بولیے

سوالات

1. ان تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. مکھیوں کے بھنبھنانے سے مسافر کی نیند میں خلل پڑ گیا۔
تب اس نے اُن مکھیوں کے بارے میں کیا سوچا ہوگا؟
3. سانپ کو مارنے کے بعد مسافر کے دل میں کیا خیال آیا ہوگا؟
4. مکھیوں کے بھنبھنانے کے باوجود مسافر نہ اُٹھتا تو کیا ہوتا؟

مرکزی خیال

الطاف حسین حالی کی نظم ''خدا کی شان'' اللہ کی تعریف میں لکھی ہوئی نظم ہے۔ دنیا کا بنانے والا اللہ ہے اور اس نے ہمیں آنکھ، ہاتھ، پیر، زبان اور کان عطا کیے ہیں۔ اللہ کے حکم سے ہی موسم بدلتے ہیں۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

اے زمیں آسماں کے مالک
ساری دنیا جہاں کے مالک
تیرے قبضے میں سب خدائی ہے
تیرے ہی واسطے بڑائی ہے
تو ہی ہے سب کا پالنے والا
کام سب کے نکالنے والا
بھوک میں تو ہمیں کھلاتا ہے
پیاس میں تو ہمیں پلاتا ہے
آنکھ دی تو نے دیکھنے کے لیے
کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیے
بات کے سننے کو دیے دو کان
بات کہنے کو تو نے بخشی زبان

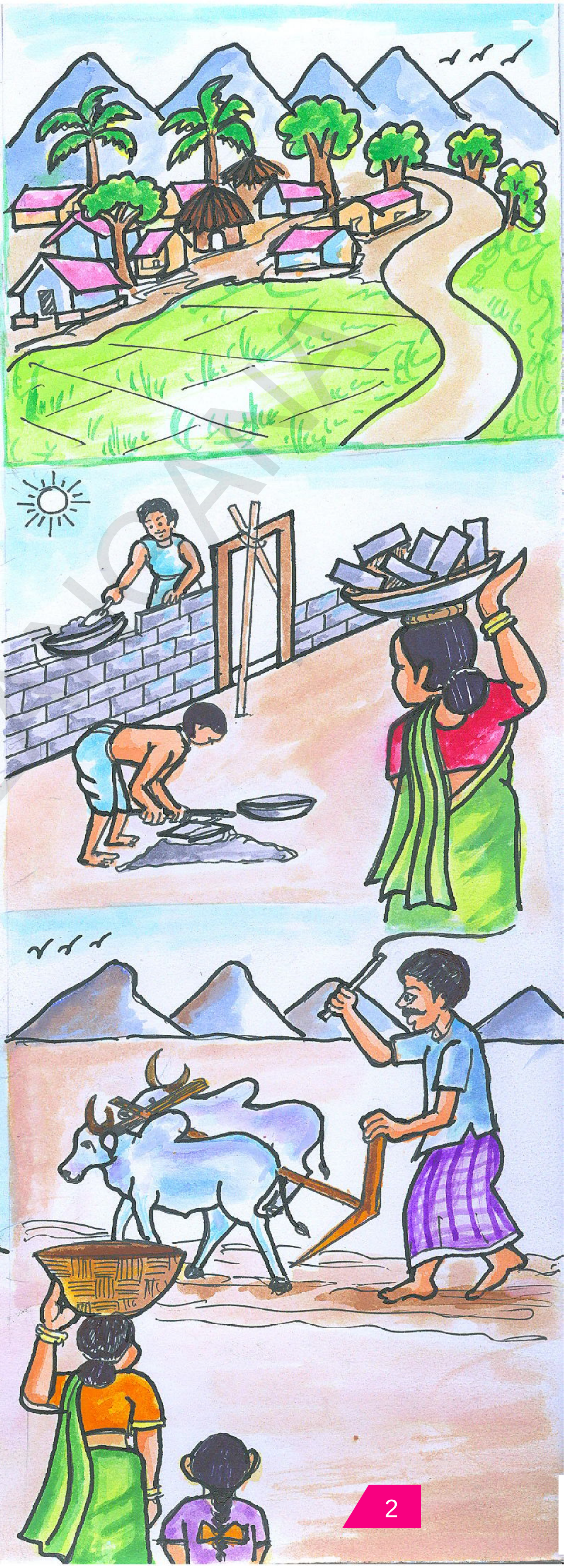

SCERT TELANGANA

دن بنایا کمائی کرنے کو
رات دی تو نے نیند بھرنے کو
آئی موسم سے تنگ جب خلقت
تو نے موسم کی دی بدل صورت
گرمیاں ہوگئیں اجیرن جب
تو نے برسات بھیج دی یارب
سب کے گرمی سے تھے خطا اوسان
مینھ برسنے سے آئی جان میں جان
گئے جب مینھ سے لوگ سب گھبرا
حکم سے تیرے چل پڑی پچھوا
یا تو تھیں ساری چیزیں سِیل رہیں
یا رہا سِیل کا نہ نام کہیں

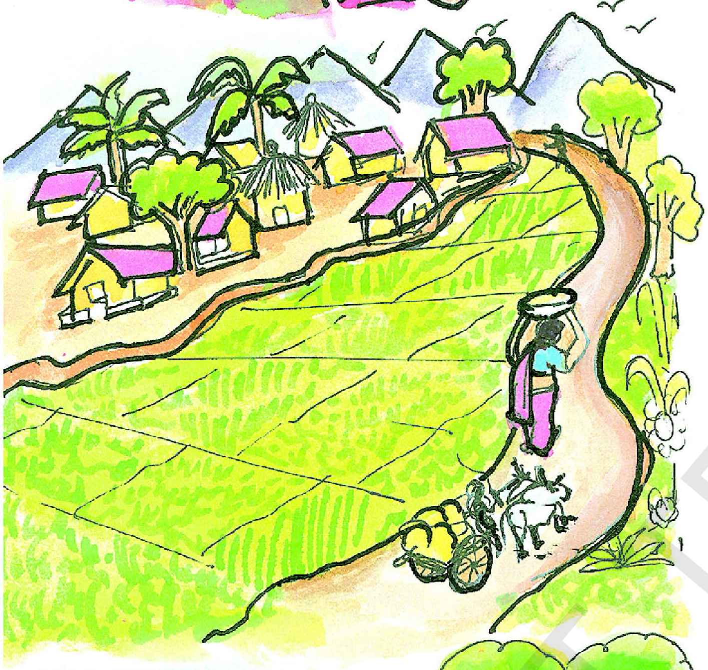

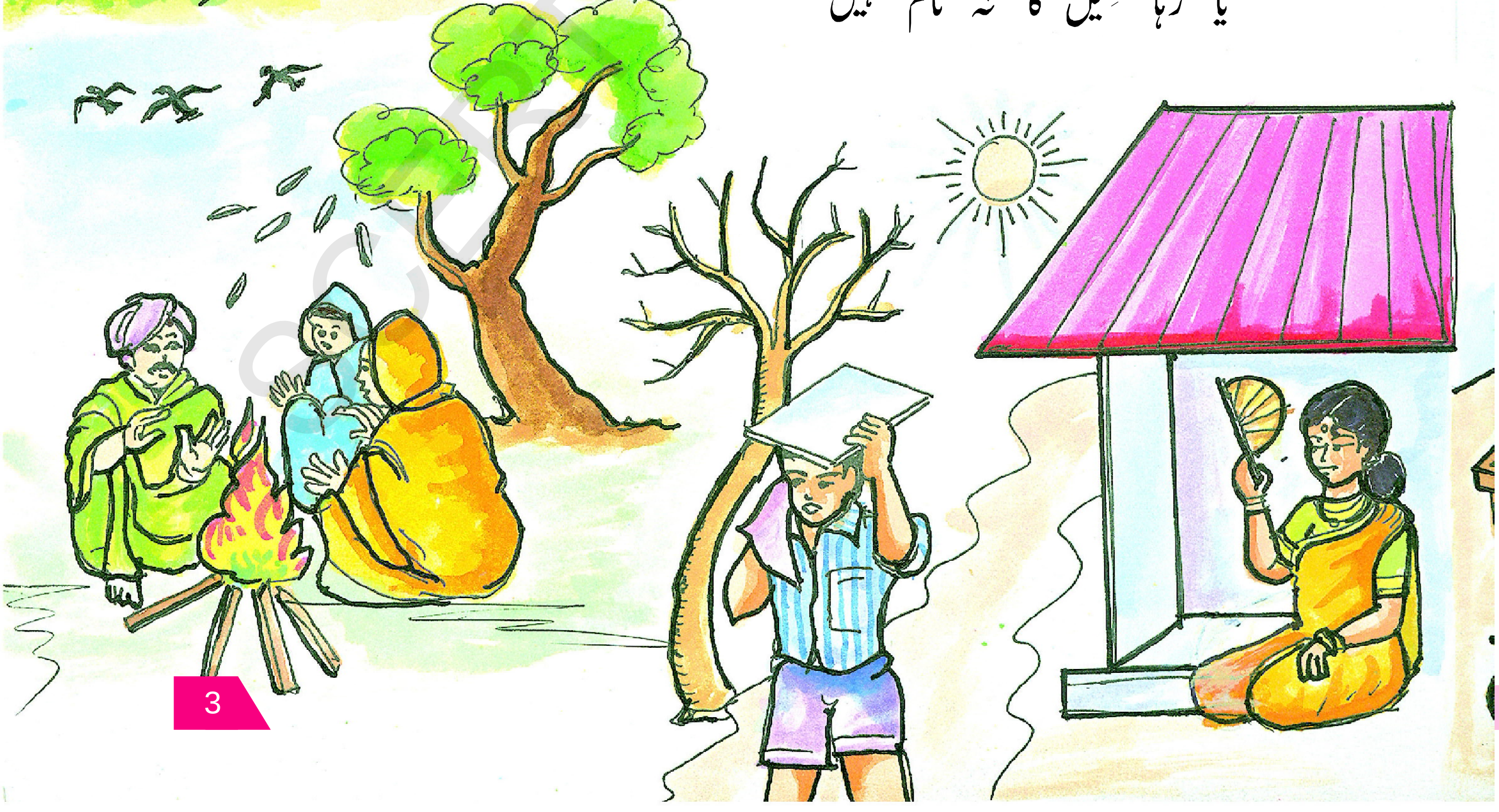

SCERT TELANGANA

جاڑا آ پہنچا اور گئی برسات دَم کے دَم میں پلٹ گئے دن رات

پھر لگی پڑنے جب بہت سردی مشکل آسان تو نے پھر کردی

جاڑا آخر ہوا اور آئی بہار جنگل اور ٹیلے ہوگئے گلزار

تو یونہی رُت پہ رُت بدلتا رہا یونہی دنیا کا کام چلتا رہا

کیں سدا تو نے مشکلیں آساں
تیری مشکل کشائی کے قرباں

خلاصہ

خدا کی شان میں لکھی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔ شاعر نے اِس نظم میں خدا کی شان نہایت آسان، سلیس اور رواں دواں انداز میں لکھی ہے جس کو پڑھ کر خدا کی عظمت اور اُس کی بڑائی کا اندازہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے۔ اِس لیے کہ زمین اور آسمان بھی اُسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ ساری خدائی یعنی اُس کی بنائی ہوئی کائنات کتنی خوب صورت ہے جس کو دیکھ کر اُس کی بڑائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہی ہر جاندار کو غذا مہیا کرنے والا اور سب کی مشکل آسان کرنے والا ہے۔ بھوک میں کھانا کھلانے والا، پیاس بجھانے والا وہی ہے اس لیے کہ کھانے کی تمام چیزیں اور پانی اُسی نے بنایا۔ اس نے دیکھنے کے لیے آنکھ جیسی نعمت دی اور سننے کے لیے کان عطا کیے۔ کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیئے۔ بات کرنے کو زبان دی۔ دِن کام کرنے اور کمائی کرنے کے لیے بنایا۔ رات کو آرام کے لیے بنایا۔ اللہ نے موسم بنائے جیسے گرمی کا موسم۔ جب لوگ گرمی کی شدت سے پریشان ہوجاتے ہیں اور زندگی دوبھر ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمارے لیے موسم بدل دیتا ہے۔ برسات کا موسم آجاتا ہے۔ سارا ماحول خوشگوار ہوجاتا ہے۔ پھر پچھّم کی طرف سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور جاڑے کا موسم آجاتا ہے۔ اِس کے بعد موسم بہار کی لہلہاہٹیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ درختوں پر پھول کھلنے لگتے ہیں۔ سارا ماحول ہرا بھرا ہوجاتا ہے۔ چرند و پرند خوشیوں میں جھومنے لگتے ہیں۔ اس طرح ایک کے بعد ایک موسم کو بدل کر تو ہر مشکل کو آسان کرتا ہے۔

شاعر کا تعارف

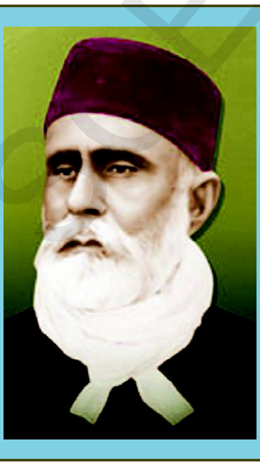

نام	:	خواجہ الطاف حسین حاؔلی
ولادت	:	1837ء وفات : 1914ء
مقامِ ولادت	:	پانی پت
مجموعہ کلام	:	مسدسِ حالی، (دیوان حاؔلی)
تصانیف	:	حیاتِ جاوید، یادگارِ غالب، حیاتِ سعدی، مقدمہ شعر و شاعری
خطاب	:	شمس العلماء

SCERT TELANGANA

I. سنیے - بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے اور آپ نے کیا سمجھا؟
2. اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنکھ، کان، ہاتھ اور پاؤں نہ دیے ہوتے تو کیا ہوتا؟
3. ''تیرے قبضے میں سب خدائی ہے'' شاعر نے ایسا کیوں کہا؟
4. حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

II. پڑھیے - لکھیے

1. حمد کے وہ اشعار جن میں موسموں کا ذکر کیا گیا۔ پڑھیے۔
2. شاعر نے حمد میں خدا کے نام کا اظہار مختلف انداز میں کیا ہے جیسے خدا ، مالک وغیرہ۔ خدا کے نام کو ظاہر کرنے والے دیگر الفاظ کو تلاش کر کے لکھیے۔
3. اس شعر کو پڑھیے اور اپنے الفاظ میں اس کا مطلب بیان کیجیے۔

کیں سدا تو نے مشکلیں آساں
تیری مشکل کشائی کے قرباں

4. اس نظم کے تمام اشعار پڑھیے اور ہم وزن الفاظ کی فہرست تیار کیجیے۔
5. نظم پڑھ کر حسب ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

الف: اللہ نے ہمیں کون کون سی نعمتیں عطا کی ہیں؟

ب: شاعر نے اس حمد میں کتنے موسموں کا ذکر کیا ہے؟

ج: جنگل اور ٹیلے کب گلزار ہو جاتے ہیں؟

د: شاعر نے موسموں کے بدلنے کو اس حمد میں کس طرح بیان کیا ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. ہمیشہ صرف دن یا پھر رات ہی ہوتی تب کیا ہوتا؟
2. مسلسل ایک ہی موسم ہوتا تو آپ کیسا محسوس کرتے؟
3. اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت ساری نعمتیں عطا کی ہیں اگر ہم ان نعمتوں کا صحیح استعمال نہ کریں تو کیا ہوگا؟

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا جہاں کا مالک کیوں کہا گیا؟
2. ہوا، پانی جیسی نعمتوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے؟

IV. لفظیات

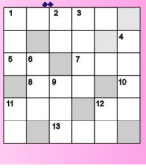

الف: خط کشیدہ الفاظ کے موزوں معنی کا انتخاب کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

❖ خلقت = 1. ساری خلقت اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ (   )

(الف) اخلاق (ب) مخلوق (ج) خالق

❖ پچھوا = 2. پچھوا کے چلنے سے فصل جلدی پکتی ہے۔ (   )

(الف) پچھّم کی ہوا (ب) پورب کی ہوا (ج) سرد ہوا

❖ اوسان خطا ہونا = 3. سانپ کو دیکھتے ہی ارشد کے اوسان خطا ہو گئے۔ (   )

(الف) مشکل میں پڑنا (ب) طوطے اڑ جانا (ج) ہوش اڑ جانا

❖ سیل = 4. صبح سویرے شبنم کے گرنے سے میدان ___ ہوتا ہے۔ (   )

(الف) گیلا (ب) میلا (ج) خوب صورت

❖ رُت بدلنا = 5. جب رُت بدلتی ہے تو کسان بھی اپنی فصل بدلتے ہیں۔ (   )

(الف) رُخ بدلنا (ب) موسم بدلنا (ج) بیج بونا

SCERT TELANGANA

ب: ”جان میں جان آنا“ اور ”کام نکالنا“ محاورے ہیں۔اس طرح کے مزید چند محاورے تلاش کیجیے اور لکھیے۔

________ ________ ________

________ ________ ________

________ ________ ________

ج: اللہ تعالیٰ کے کئی صفاتی نام ہیں۔جیسے: رحمٰن، کریم وغیرہ۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے چند اور صفاتی نام لکھیے۔

د: اللہ کی بنائی ہوئی جان دار اور بے جان مخلوق کی فہرست ترتیب دیجیے۔

جان دار	بے جان
انسان	پہاڑ

SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

1. نظم ”خدا کی شان“ کو نثر میں تبدیل کر کے لکھیے۔
2. اس حمد کو اجتماعی طور پر لحن سے پڑھیے۔
3. مختلف موسموں کی تصویریں بنائیے اور ہر ایک موسم کی خصوصیت بیان کیجیے۔

VI. توصیف

الف: اس حمد سے وہ اشعار جو آپ کو پسند ہیں، آئیے لکھیے اور ان کی تشریح کیجیے۔

ب: آپ کی جماعت میں اس حمد کو کس نے بہتر انداز میں پڑھا؟ آپ کو کیوں ایسا لگا کہ اُس نے اچھا پڑھا؟

VII. منصوبہ کام

اردو اخبارات اور کتابوں میں شائع شدہ حمدیہ کلام جمع کر کے ایک مجموعہ تیار کیجیے اور مدرسہ کی لائبریری میں رکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

VII. زبان شناسی

حروف تہجی 'ا' سے 'ی' تک ہوتے ہیں جن کو سادہ آواز والے حروف کہتے ہیں۔ جن کی تعداد (36) ہے۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ

د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ک گ

ل م ن و ہ ی ے

دوچشمی (ھ) سے مل کر بننے والے حروف مرکب حروف یا ہکاری آواز والے حروف کہلاتے ہیں جن کی تعداد (14) ہے۔

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ کھ گھ لھ مھ نھ

ان الفاظ کے فرق کو پہچانیے۔

بہک	بھنک	پہاڑ	پھاڑ	تہوار	تھالی	ٹہنی	ٹھنڈی
جہاز	جھاڑ	چہک	چھت	دہن	دھن	ڈہر	ڈھیر
کہر	کھنڈر	گہر	گھر	لہسن	چولھا	نہانا	ننھا

آواز کے اعتبار سے حروفِ تہجّی کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) حروفِ علّت (۲) حروفِ صحیح۔ وہ حرف جسے ادا کرتے وقت اس کی آواز دانت یا زبان وغیرہ سے نہیں ٹکراتی ''حرفِ علّت'' کہلاتا ہے۔

اردو میں الف، واو، یے (ا، و، ی) حروفِ علت ہیں۔

ا، و اور ی کے علاوہ بقیہ حروفِ تہجّی ''حروفِ صحیح'' کہلاتے ہیں۔

مثلاً لفظ ''کام'' میں ک اور م' حروفِ صحیح ہیں اور ''ا'' حرفِ علّت ہے۔ اسی طرح الفاظ ''رو'' اور ''سی'' میں ''ر'' اور ''س'' حروفِ صحیح اور ''و'' اور ''ی'' حروفِ علّت ہیں۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. اِس حمد کو میں لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اِس حمد کا خلاصہ میں اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. اِس حمد کا خلاصہ میں اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اِس حمد کے مشکل الفاظ کو جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. حمدیہ کلام کو نثر میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

2. محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

سوچیے ۔ بولیے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

سوالات

1۔ خدا کی شان میں کہی جانے والی نظم کیا کہلاتی ہے؟
2۔ حضور کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کیا کہلاتی ہے؟
3۔ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے کون ہیں؟
4۔ نعت کے اس بند میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کون کون سے اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

مرکزی خیال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ ساری دنیا کے انسانوں میں بلا تفریق رنگ و نسل درس انسانیت آپ سے ہی شروع اور آپ پر ہی ختم ہوتی ہے۔ زندگی اور موت سے متعلق جینے مرنے کے سلیقے صرف آپ سے سیکھے گئے ۔ جس نے آپ کی تقلید کی وہ راہ مستقیم پر چل پڑا۔ اور جس نے آپ کی بتائی راہ کو ترک کیا وہ اندھیروں کی نذر ہو گیا۔ اس سبق میں آپ کے چند اوصاف و واقعات کے ذریعہ یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ کے یہ اوصاف حمیدہ طلبا میں بھی نفوذ پا سکیں تا کہ عالمی بھائی چارہ کا بول بالا ہو۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین عرب کے شہر مکہ میں ۱۲؍ربیع الاول دوشنبہ کے دن ۵۷۱ کو علی الصبح خاندان قریش میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام ''محمدؐ'' رکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ بی بی آمنہ بھی وفات پاگئیں اور آٹھ سال کے ہوئے تو دادا بھی اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ تب چچا ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ جب چودہ سال کی عمر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کی طرف توجہ دی۔

چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غارِ حرا تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن تک خدا کی عبادت میں مصروف رہتے، اہلِ مکہ کی بے راہ روی پر غور فرماتے۔ غارِ حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار قرآن مجید کا نزول ہوا اور اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔

عربوں میں اس وقت بہت سی برائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے۔ عام طور پر عربوں کی زندگی قتل و غارت گری اور لوٹ مار میں گزرتی۔ شراب نوشی، سودخوری اور بددیانتی جیسی برائیاں ان میں عام تھیں۔ آپس میں جھگڑے برسوں چلتے، ذرا ذرا سی بات پر تلواریں نکل آتیں اور خون خرابہ ہوجاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان برائیوں سے روکا اور تعلیم دی کہ'' اللہ ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں'' تو مکّہ کے سرداروں کو اپنی سرداری خطرے میں نظر آنے لگی۔ پہلے تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا۔ پھر طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ آخر کار اہل مکّہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مکہ کی بادشاہت بھی پیش کی۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ یا تو اس کام کو انجام دوں گا یا اپنی جان قربان کردوں گا''۔

مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی تبلیغ سے باز رکھنے کے لیے طرح طرح کی دھمکیاں دیں اور ان کا ظلم روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ سے گذرتے تھے ایک بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا پھینکا کرتی تھی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا نہیں پھینکا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے وہ بڑھیا نظر نہیں آرہی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے۔ یہ سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کی مزاج پرسی کی اور جلد صحت یابی کے لیے دعا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسنِ سلوک دیکھ کر وہ عورت ایمان لے آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکّہ والوں کے ظلم وستم سہتے رہے لیکن حق کے راستے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ ۶۲۲ء میں آپ

SCERT TELANGANA

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے مکہ کی سرزمین چھوڑ دی اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اسی مقدس سفر کو ''ہجرت'' کہا جاتا ہے۔ اسی واقعہ ''ہجرت'' سے ''سنہ ہجری'' کا آغاز ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کی مدد سے ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی، گارے اور پتھر اٹھائے۔ یہی مسجد ''مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہلائی''۔

مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا اور دس سال کے اندر سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام خود ہی کرلیا کرتے، کوئی بیمار ہوتا تو مزاج پرسی کے لیے ضرور تشریف لے جاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے۔ چھوٹے بڑوں کو سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔ بچوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اور دعا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بچے اللہ کے باغ کے پھول ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے ہنسی مذاق بھی فرماتے اور ان کے ساتھ کھیل میں حصہ بھی لیتے۔

ترسٹھ سال کی عمر میں بارہ ربیع الاول ۱۰ ھجری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ آپ کا روضہ پاک مدینہ منورہ میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور رہتی دنیا تک رہیں گے۔

یہ کیجیے

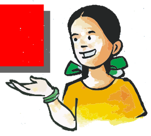

I. سنیے - بولیے

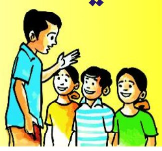

1. یہ سبق کس شخصیت سے متعلق ہے اور آپ اس سبق کے بارے میں کیا سمجھے ہیں؟
2. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون کون سے نبی دنیا میں آئے' اُن کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
3. نبی کسے کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو دنیا میں کیوں بھیجا؟
4. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی؟ وحی سے کیا مراد ہے؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف: 1. سبق کے اس پیراگراف کو پڑھیے جس میں ایک بڑھیا کا ذکر آیا ہے؟

2. ''میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں اِس کام سے پیچھے نہیں ہٹوں گا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کس سے اور کیوں کہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مکہ کے کیا حالات تھے؟
4. مکہ والوں کا سلوک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا تھا؟
5. ہجرت کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کیوں فرمائی ؟
6. چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسنِ سلوک کیسا تھا؟
7. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کون سا حُسن سلوک ہے جس سے متاثر ہوکر ایک خاتون ایمان لے آئی ؟

ب: دیے گئے جملوں کو پڑھیے اور سبق کے لحاظ سے ترتیب وار لکھیے ۔
1. عربوں میں اُس وقت بہت سی بُرائیاں پھیلی ہوئی تھیں ۔
2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار کرتے تھے ۔
3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سب سے پہلے صحابہ کرام کی مدد سے ایک مسجد تعمیر کی ۔
4. جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ بی بی آمنہ بھی وفات پا ئیں ۔
5. اُس کی مزاج پُرسی کی اور اُس کی جلد صحت یابی کے لیے دُعا فرمائی ۔
6. آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے ہنسی مذاق بھی فرماتے اور اُن کے ساتھ کھیل میں حصہ لیتے ۔
7. چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غارِ حرا تشریف لے جاتے ۔
8. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی ۔

1. ....
2. ....
3. ....
4. ....
5. ....
6. ....
7. ....
8. ....

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات :

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے ۔

1. ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھیا کی عیادت کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا ڈالتی تھی۔‘‘ آپ کے ساتھ بھی اگر کسی نے ایسا ہی برا سلوک کیا ہو تو آپ کیا کریں گے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

.2 ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔“ سادہ زندگی کیوں بسر کرنی چاہیے؟

.3 بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے کیا مراد ہے؟ آپ بڑوں کی عزت کس طرح کریں گے؟

.4 ”بچے اللہ کے باغ کے پھول ہیں۔“ اِس کا کیا مطلب ہے؟

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

.1 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”محسن انسانیت“ کیوں کہا جاتا ہے؟

.2 سماج میں سدھار لانے کے لیے آپ کون کون سے بھلائی کے کام کریں گے؟

IV. لفظیات

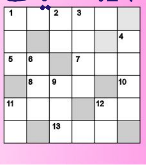

الف: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

علی الصبح ، دیکھ بھال ، حسن سلوک ، اہل وطن ، پہل کرنا ، ہجرت ، بے راہ روی

مثال: علی الصبح چہل قدمی سے آدمی صحت مند رہتا ہے۔

.1 ....

.2 ....

.3 ....

.4 ....

.5 ....

.6 ....

ب: درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی اُسی جملے میں دیے گئے ہیں جملے پڑھیے اور معنی تلاش کر کے قوسین میں لکھیے۔

.1 آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول ہوا۔ دوسرے انبیا پر بھی صحیفے اُتارے گئے۔ (   )

.2 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی تبلیغ کی۔ ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم احکام شریعت کو دوسروں تک پہنچائیں۔ (   )

.3 جس طرح مکہ معظّمہ مسلمانوں کا مقدس شہر ہے۔ اسی طرح مدینہ بھی پاک شہر ہے۔ (   )

.4 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مدینہ میں ہوا اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے۔ (   )

.5 طائف کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے انتہا ستم ڈھاے اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

V. تخلیقی اظہار

1. عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر حیات طیبہ کو پیش نظر رکھتے ہوے ایک تقریر تیار کیجیے۔
2. سبق کو مختصر کرکے لکھیے۔

VI. توصیف

الف: 1. مختلف زبانوں میں لکھے گئے اقوال زرین کو جمع کیجیے۔ کمرہ جماعت میں پڑھ کرسنائیے اور چسپاں کیجیے۔

2. ارکانِ اسلام پر مختصر نوٹ لکھ کر اپنے ساتھی طلبا کو پڑھ کر سنائیے اور دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

نعت اور چہل حدیث کو جمع کرکے کمرۂ جماعت میں پڑھیے اور انھیں دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

❖ ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

(1) روٹی ووٹی تیار ہوئی کہ نہیں۔

(2) کیا کرسی ورسی درست ہوگئی۔

(3) تم کوئی کھیل ویل بھی جانتے ہو یا نہیں۔

(4) سفر میں کھانے وانے کا انتظام ہو تو پریشانی نہیں ہوتی۔

اوپر کے جملوں میں روٹی کے ساتھ ''ووٹی''، کرسی کے ساتھ ''ورسی'' کھیل کے ساتھ ''ویل'' اور کھانے کے ساتھ ''وانے'' کے الفاظ استعمال ہوے ہیں روٹی، کرسی اور کھیل بامعنیٰ الفاظ ہیں جب کہ ووٹی، ورسی، ویل اور وانے بے معنیٰ الفاظ ہیں۔

اس طرح مندرجہ بالا جملوں میں دو طرح کے الفاظ استعمال ہوے ہیں۔ ان میں ایک بامعنیٰ اور دوسرا بے معنیٰ لفظ ہے۔

بامعنیٰ لفظ کو <u>کلمہ</u> کہتے ہیں اور بے معنیٰ لفظ کو <u>مہمل</u> کہتے ہیں

SCERT TELANGANA

❖ مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیے اور جدول کے متعلقہ خانوں میں لکھیے۔

کپڑے وپڑے - مدرسہ ودرسہ - ناچ واچ - کام وام - چاے واے ۔ پانی وانی ۔ کتاب وتاب

کلمہ	مہمل

❖ اس جملے کو غور سے پڑھیے۔

''خدا نے انسان کو علم کی دولت سے سرفراز کیا''۔

یہ جملہ دس کلموں پر مشتمل ہے۔اس سے پورا مطلب واضح ہورہا ہے۔اس میں خدا ، انسان ، علم، دولت اور سرفراز ایسے پانچ کلمے ہیں جو بامعنی ہیں۔

ایسے الفاظ جو اپنے معنی آپ دیتے ہیں مستقل کلمہ کہلاتے ہیں۔

اوپر کے جملے میں نے، کو، کی اور سے ایسے کلمے ہیں جو اپنے معنی تنہا نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے مل کر دیتے ہیں۔

ایسے الفاظ جو دوسرے الفاظ سے مل کر معنی دیتے ہیں غیر مستقل کلمہ کہلاتے ہیں۔

اس طرح کلمہ کی دو قسمیں ہیں مستقل کلمہ اور غیر مستقل کلمہ۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

مشق: ذیل کے جملوں سے مستقل اور غیر مستقل کلموں کو الگ کیجیے اور نیچے دیے گیے خانوں میں لکھیے۔

- ❖ سالن سے روٹی کھاؤ۔
- ❖ خدا کا شکر ادا کرو۔
- ❖ وقت کی قدر کرو۔
- ❖ تم کہاں سے آ رہے ہو۔
- ❖ والدین کی خدمت کرو۔
- ❖ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

سلسلہ نشان	مستقل کلمے	غیر مستقل کلمے
1		
2		
3		
4		
5		
6		

کیا میں یہ کر سکتا / کر سکتی ہوں؟

1. میں اِس سبق کو مختصر طور پر لکھ سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ اور اخلاق حمیدہ اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. ہر حال میں دوسروں کی بھلائی اور ان کی مدد کرنا اس سبق کے ذریعہ جان چکا / چکی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. کسی بھی عنوان پر تقریر کر سکتا / سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

3. ریل اور قومی یک جہتی

ڈاکٹر محسن جلگانوی۔

سوچیے ۔ بولیے

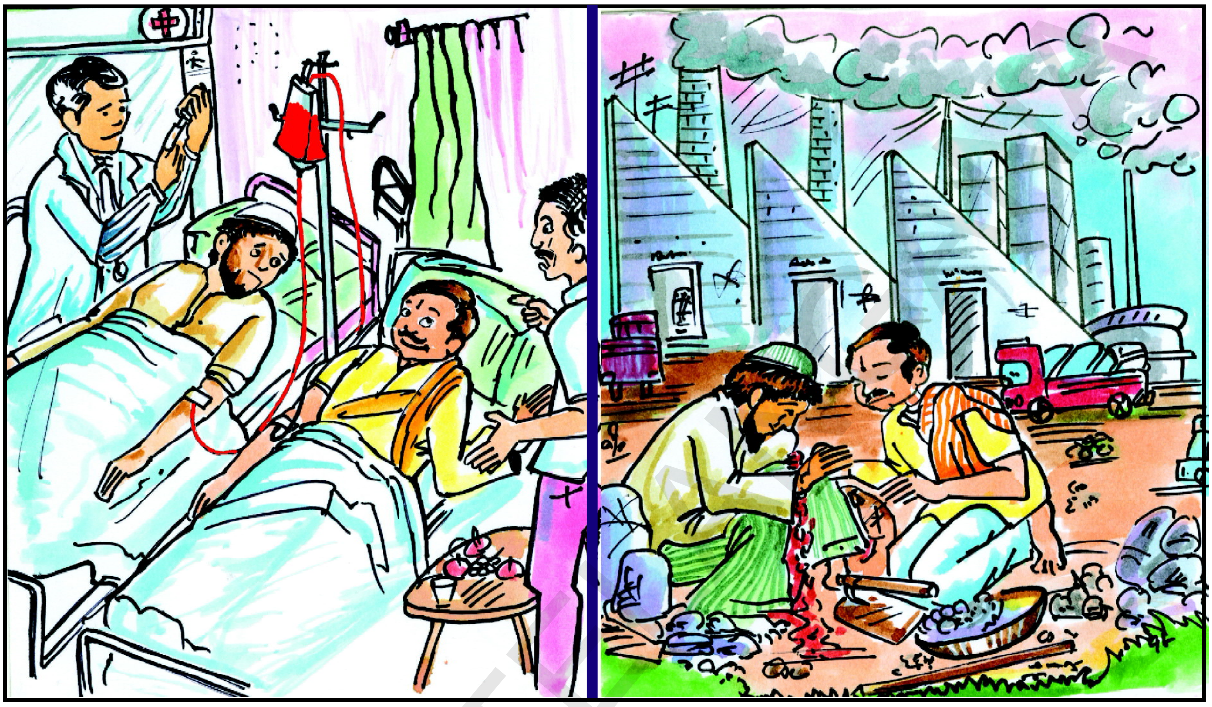

سوالات

1. ان تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. کس شخص کا ہاتھ زخمی ہوا؟
3. کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ زخمی شخص کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟
4. زخمی کو خون دینے والے شخص کا مذہب کیا ہوسکتا ہے؟
5. آپ نے اس تصویر سے کیا سبق حاصل کیا؟

مرکزی خیال

اس نظم کے پس منظر میں انسان دوستی اور قومی یکجہتی جیسے خیالات کو پیش کیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

زندگی کی اک علامت بن کے لہراتی ہے ریل
کوئی بھی موسم ہو بس دوڑی چلی جاتی ہے ریل

کیسے لڑتے ہیں اندھیروں سے یہ بتلاتی ہے ریل
گھپ اندھیرے کی گپھاؤں سے گزر جاتی ہے ریل

ریل کو آپس کی نفرت سے کوئی مطلب نہیں
رام اور رحمان کو ہمراہ لے جاتی ہے ریل

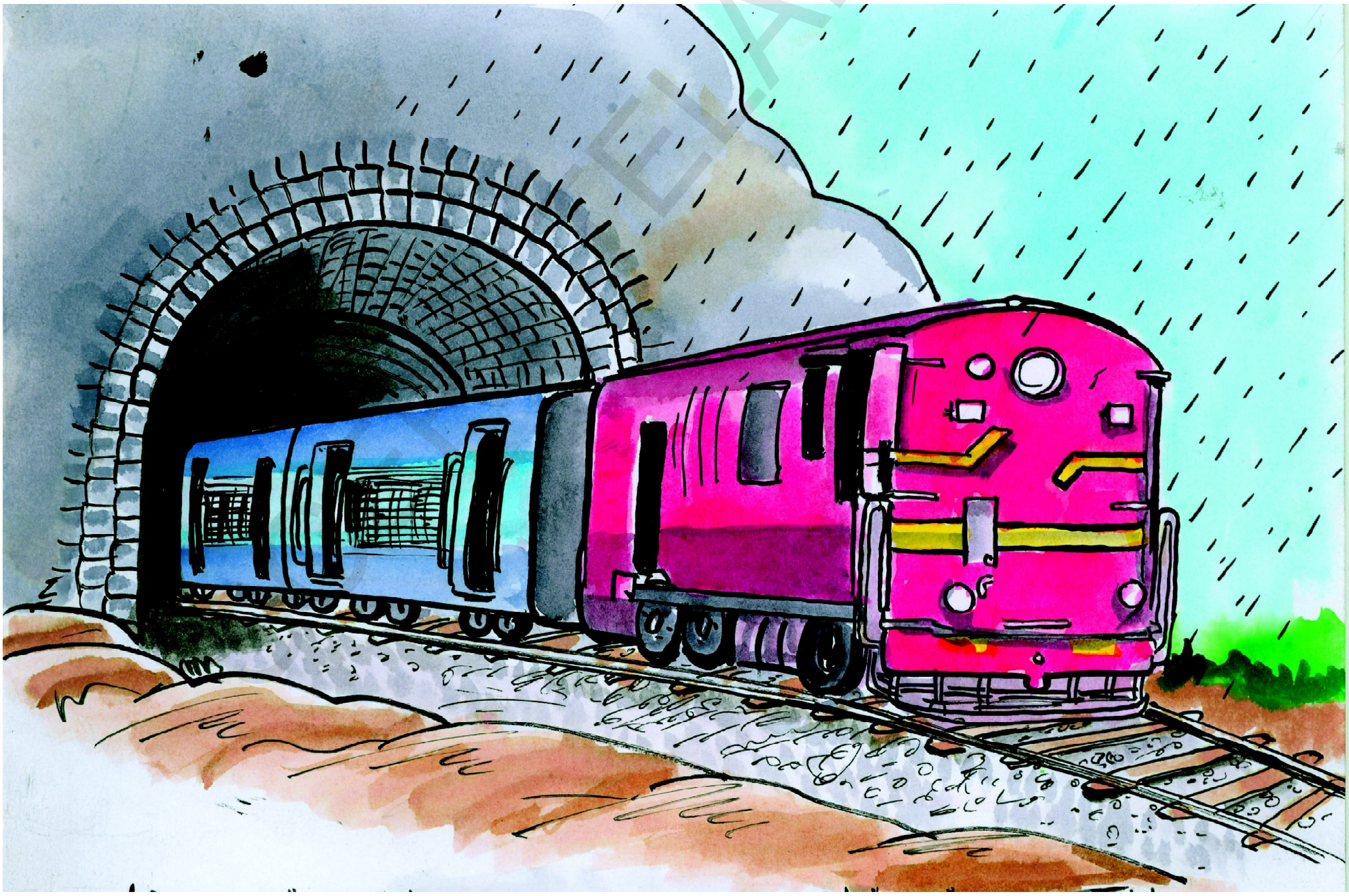

بولیے اپنی زبانیں، بانٹیے لہجوں کے پھول
سب کو قومی ایکتا کا درس سکھلاتی ہے ریل

دھرم، مذہب، ذات، فرقہ گھر میں رکھ کر آیئے
ہر مسافر کو یہی اک بات سمجھاتی ہے ریل

دھوپ، بارش، برف، کہرے کی رِدَائیں کاٹ کر
اپنی منزل کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے ریل

وقت کی رفتار سے پیچھے کوئی رہ جائے تو
چھوڑ کر اُس کو وہیں آگے نکل جاتی ہے ریل

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

خلاصہ

شاعر نے ریل کو زندگی کی علامت کہا ہے۔یعنی ہماری زندگی بھی ریل کی طرح ہو تو پھر کئی ایک مشکلات دور ہو جاتے ہیں اور زندگی کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔زندگی زندگی بن کر سامنے آتی ہے کیونکہ ریل کسی بھی موسم میں ٹھہرتی نہیں، ہر موسم میں چلتی رہتی ہے، جب کہ ایک ہم ہیں کہ جاڑے میں سردی سے ٹھٹھر جاتے ہیں۔ بارش ہو تو گھر سے باہر نہیں نکلتے اور گرما ہو تو گرمی سے کوئی کام نہیں کرتے۔لیکن ریل کو دیکھیے وہ اندھیروں سے بھی نہیں ڈرتی بلکہ وہ تو گھپ اندھیروں کی گپھاؤں یعنی اندھیرے غاروں کی بھی پرواہ نہیں کرتی۔

ریل کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی بھی دھرم یا مذہب کا آدمی ہو اُسے اپنی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ذات زبان اور تہذیب سے اُسے کوئی مطلب نہیں۔وہ تو ہر وقت یہی سوچتی ہے اِن سب کو کیسے آرام کے ساتھ لے جایا جائے۔ریل کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو کوئی وقت کے ساتھ نہیں چلتا وہ اُسے چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔

دیکھنے میں ریل ایک ہے لیکن وہ کئی اوصاف اپنے اندر رکھتی ہے۔جیسے مساوات، یک جہتی، زبان اور فرقہ وغیرہ میں وہ تمیز نہیں کرتی اُس کو تو صرف اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔

شاعر نے اِس نظم کے ذریعہ قومی یک جہتی کو ظاہر کیا ہے۔کاش! ہماری زندگی بھی ریل کی طرح ہوتی تو قوموں کے درمیان کی نفرت مٹ جاتی اور ہم سب اپنی اپنی زندگی کو خوش گوار بنا سکتے۔

شاعر کا تعارف:

نام	:	غلام غوث خان
تخلص	:	محسنؔ، ادبی حلقوں میں ڈاکٹر محسن جلگانوی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔
تاریخ پیدائش	:	15 جون 1939ء
مقام ولادت	:	جلگاؤں ریاست مہاراشٹرا
شعری مجموعے	:	الفاف، تھوڑا سا آسمان زمین پر، آنکھ سچ بولتی ہے، شاخ صندل

یہ کیجیے

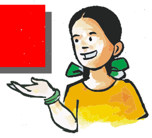

I. سنیے - بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟ اور آپ نے کیا سمجھا؟
2. ریل کو شاعر نے قومی یکجہتی کی علامت کہا ہے۔کیوں؟
3. اِس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
4. ’’ریل کو آپس کی نفرت سے کوئی مطلب نہیں‘‘ شاعر نے ایسا کیوں کہا؟

SCERT TELANGANA

II. پڑھیے - لکھیے

الف: نظم ریل اور قومی یکجہتی پڑھیے اور بتلائیے کہ شاعر نے ریل کے سفر کو زندگی کے سفر سے کس طرح جوڑا ہے؟

ب: مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیے اور اِن جملوں سے متعلقہ شعر کو لکھیے۔

1. ریل ہمیں قومی یکجہتی اور انسانیت کا درس سکھلاتی ہے۔
2. موسم چاہے کوئی بھی ہو، ریل اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتی ہے۔
3. وقت کی قدر نہ کرنے والے ہمیشہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

ج: نظم ریل اور قومی یکجہتی پڑھیے اور ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے۔

1. ریل کو شاعر نے کس کی علامت کہا ہے اور کیوں؟
2. ریل ہمیں انسانیت کا درس کس طرح دیتی ہے؟
3. لہجوں کے پھول سے کیا مراد ہے؟
4. ریل کس طرح قومی یکجہتی کا درس دیتی ہے؟
5. ریل اپنے مسافروں کو کون سی بات سمجھاتی ہے؟
6. ریل کا سفر ہمیں کیا کیا سکھاتا ہے؟
7. ریل کن کن راہوں سے ہو کر گزرتی ہے؟

د: نظم پڑھیے اور شعر مکمل کیجیے۔

کیسے لڑتے ہیں اندھیروں سے یہ بتلاتی ہے ریل ______________________

______________________ اپنی منزل کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے ریل

بولیے اپنی زبانیں بانٹیے لہجوں کے پھول ______________________

______________________ چھوڑ کر اُس کو وہیں آگے نکل جاتی ہے ریل

III۔ خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. وقت کی رفتار کے ساتھ پیچھے رہ جائیں تو کیا ہوتا ہے؟ لکھیے۔
2. نظم ”ریل اور قومی یکجہتی“ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
3. آپ نے کبھی ریل کا سفر کیا ہوگا، اُس سفر کی تفصیلات لکھیے۔

طویل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. اس نظم میں بڑے خوبصورت ذو معنی اشارے دیے گئے ہیں۔ جیسے 'لہجوں کے پھول'، 'اندھیروں سے لڑنا'، 'کہرے کی ردائیں' وغیرہ۔ اِن ذو معنی اِشاروں کا مفہوم لکھیے۔
2. نظم ”ریل اور قومی یکجہتی“ میں قومی یکجہتی پر زور دیا گیا ہے۔ بطور طالب علم آپ قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے کیا کریں گے؟
3. ”گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں“ اِس کہاوت کی وضاحت کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

IV. لفظیات

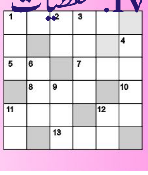

الف: جملے پڑھ کر الفاظ کے معنی منتخب کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. علامت : ہنستے چہرے خوشی کی علامت ہوتے ہیں۔ (   )
   1. اشارہ 2. نشانی 3. تصویر
2. گپھا : اجنتا، ایلورہ کی گپھائیں ساری دنیا میں مشہور ہیں۔ (   )
   1. غار 2. تہہ خانہ 3. اندھیرا
3. درس : تیمور لنگ نے ایک معمولی چیونٹی سے درس لیا۔ (   )
   1. تربیت 2. اخلاق 3. سبق
4. فرقہ : فرقہ واریت سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ (   )
   1. علاقہ واریت 2. تعصب 3. مسلک
5. کہر : سردیوں میں کہر کی وجہ سے دور کے منظر صاف دکھائی نہیں دیتے۔ (   )
   1. دھند 2. اُجالا 3. اندھیرا

ب: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

نفرت ، گھپ اندھیرا ، لہجہ ، ایکتا ، ردائیں ، رفتار ، دھرم ، منزل ، مسافر ، موسم

ج: درج ذیل عبارت پڑھیے۔ خط کشیدہ الفاظ کی ترتیب بگڑ گئی ہے۔ ان کی نشان دہی کیجیے اور موزوں جگہ پر استعمال کرتے ہوئے عبارت دوبارہ لکھیے۔

مدرسہ میں یوم آزادی کے موقع پر ہم سب رنگ برنگی جھنڈیوں کی طرح قطاروں میں ترنگا تھے۔ صدر مدرس نے مٹھائی لہرایا۔ سرپنچ نے رابرٹ پیش کی۔ صدر مدرس نے اختتام کی۔ زرینہ، راجو اور مبارکباد نے بھی تقریریں کیں۔ تہذیبی کھڑے پیش کیے گئے۔ جلسہ کے پروگرام کے بعد طلبا میں تقریر تقسیم کی گئی۔

V. تخلیقی اظہار

1. دیئے گئے اشاروں کی مدد سے ریل کے سفر پر مضمون لکھیے۔

دہلی ۔ حیدرآباد ۔ صبح آٹھ بجے ۔ قاضی پیٹ ۔ بھوپال ۔ رات دس بجے ۔ ناگپور ۔ سنترے ۔ آگرہ ۔ پیٹھا ۔

2. گرما کی چھٹیاں تھیں زاہد کو پہلی بار اپنے ماموں کے پاس دہلی جانا تھا۔ وہ محبوب نگر ریلوے اسٹیشن پہنچا اور استفسار والی کھڑکی میں بیٹھے کلرک سے اُس نے سفر سے متعلق کیا کیا پوچھا ہوگا۔ لکھیے۔

زاہد : دہلی جانے والی ٹرین کتنے بجے روانہ ہوتی ہے۔

کلرک : ٹھیک شام 7 بجے۔

زاہد : ________________________

کلرک : ________________________

SCERT TELANGANA

VI. توصیف

الف: ریل اور بس کے سفر میں مماثلت اور فرق کیا ہوتا ہے۔ بیان کیجیے۔

ب: درج ذیل عبارت پڑھیے۔

''یاتری کرپیا دھیان دیں۔ سکندرآباد سے نئی دہلی جانے والی دکھشن ایکسپریس پلیٹ فارم نمبر 1 سے روانہ ہونے کے لیے تیار ہے۔'' ریلوے اسٹیشنوں پر اس طرح کے اعلانات (اناونسمنٹ) کیے جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا اعلان کا ترجمہ دیگر دو زبانوں میں کیجیے۔

2. بھائی چارگی، انسانیت اور قومی یکجہتی جیسے عنوانات پر انگریزی و تلگو میں مواد جمع کیجیے اور دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

الف: کسی قریبی ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹانڈ جا کر اس مقام سے گزرنے والی ٹرینوں اور بسوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ذیل کے جدول کو پُر کیجیے۔

سلسلہ نشان	بس یا ٹرین نمبر اور نام	آمد کا وقت	روانگی کا وقت	منزل
1. مثلاً	7075 جنتا ایکسپریس	9.30 صبح	9.40 صبح	بھوپال
2.				
3.				
4.				
5.				

VIII. زبان شناسی

مستقل کلمہ / اجزائے کلام

اسم: وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ یا شئے کے نام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ''اسم'' کہلاتا ہے۔
مثال: احمد ، حیدرآباد ، قلم

ضمیر: وہ کلمہ جو اسم کے بجائے استعمال ہوتا ہے۔ ''ضمیر'' کہلاتا ہے۔
مثال: یہ، وہ، ان کو، ہم، تم، آپ، ہمارا، تمہارا، میرا وغیرہ۔

صفت: وہ کلمہ جو اسم کی کیفیت یا خصوصیت کو ظاہر کرے ''صفت'' کہلاتا ہے۔
مثال: گول، نیا، پرانا، شریف

فعل: وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ثابت ہو ''فعل'' کہلاتا ہے۔
مثال: پڑھا، لکھا، کھایا

متعلق فعل: وہ کلمہ جو فعل کی خصوصیت کو بتائے ''متعلق فعل'' کہلاتا ہے۔
مثال: آہستہ، صاف، جلدی وغیرہ

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

(الف) ذیل کی جدول میں خط کشیدہ الفاظ، اجزائے کلام کی کون سی قسم ہیں؟

سلسلہ نشان	جملے	اجزائے کلام
1	سچ بولو	
2	نمکین غذا اچھی لگتی ہے۔	
3	انسان اشرف المخلوقات ہے۔	
4	اِدھر اُدھر مت دیکھو۔	
5	ایسا کام کرو کہ نام ہو۔	
6	احمد باغ میں ٹہل رہا ہے۔	
7	اچھی کتابیں پڑھو۔	
8	جہاں رہو خوش رہو۔	
9	رؤف جماعت ششم میں پڑھتا ہے۔	
10	جلدی جلدی بولو۔	

(ب) سبق پڑھ کر جدول مکمل کیجیے

شمار	اسم	ضمیر	صفت	فعل	متعلق فعل
1					
2					
3					
4					
5					

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. نظم لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. نظم کا خلاصہ اپنی زبان میں کہہ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. اس نظم کا خلاصہ لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. اشاروں کی مدد سے مضمون لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. قومی یکجہتی پر مختلف زبانوں میں موجود مواد اکٹھا کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

4. سب سے بڑا دردمند

ایک تھا بادشاہ بہت نیک اور انصاف پسند، ساری رعایا اس سے بہت خوش تھی اور اسے بے حد چاہتی تھی۔ بادشاہ بھی رعایا کا بڑا خیال رکھتا تھا۔اس کی حکومت میں کوئی دکھی نہ تھا۔

ایک مرتبہ بادشاہ بہت بیمار ہوا۔اتنا بیمار کہ جینے کی کوئی آس نہ رہی۔ دوا نے کچھ کام نہ کیا۔آخر میں ناامید ہوکر سب نے دعا کا سہارا لیا۔تمام عبادت گاہوں میں بادشاہ کی صحت یابی کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔قیدیوں کو رہا کردیا گیا۔ ان گنت غلاموں کو آزادی ملی۔غریبوں، محتاجوں اور بیواؤں میں کھانے اور کپڑے تقسیم کیے گئے۔ بادشاہ کی طبیعت آہستہ آہستہ سدھرنے لگی اور چند دنوں کے بعد وہ اچھا ہوگیا۔سارے شہر میں چراغاں کیا گیا خوب خوشیاں منائی گئیں۔

بادشاہ کو بیماری سے شفا تو مل گئی لیکن بادشاہ کا دل دُنیا سے اچاٹ ہوگیا۔وہ سوچنے لگا کہ اس کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ عمر کے باقی دن خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں گزاروں۔ یہ سوچ کر ایک دن اس نے چاروں شہزادوں کو بلایا اور ان سے کہا اب میں اپنی زندگی کے باقی دن خدا کی یاد میں گزارنا چاہتا ہوں۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میں سے کس کو اپنا جانشین اور تخت

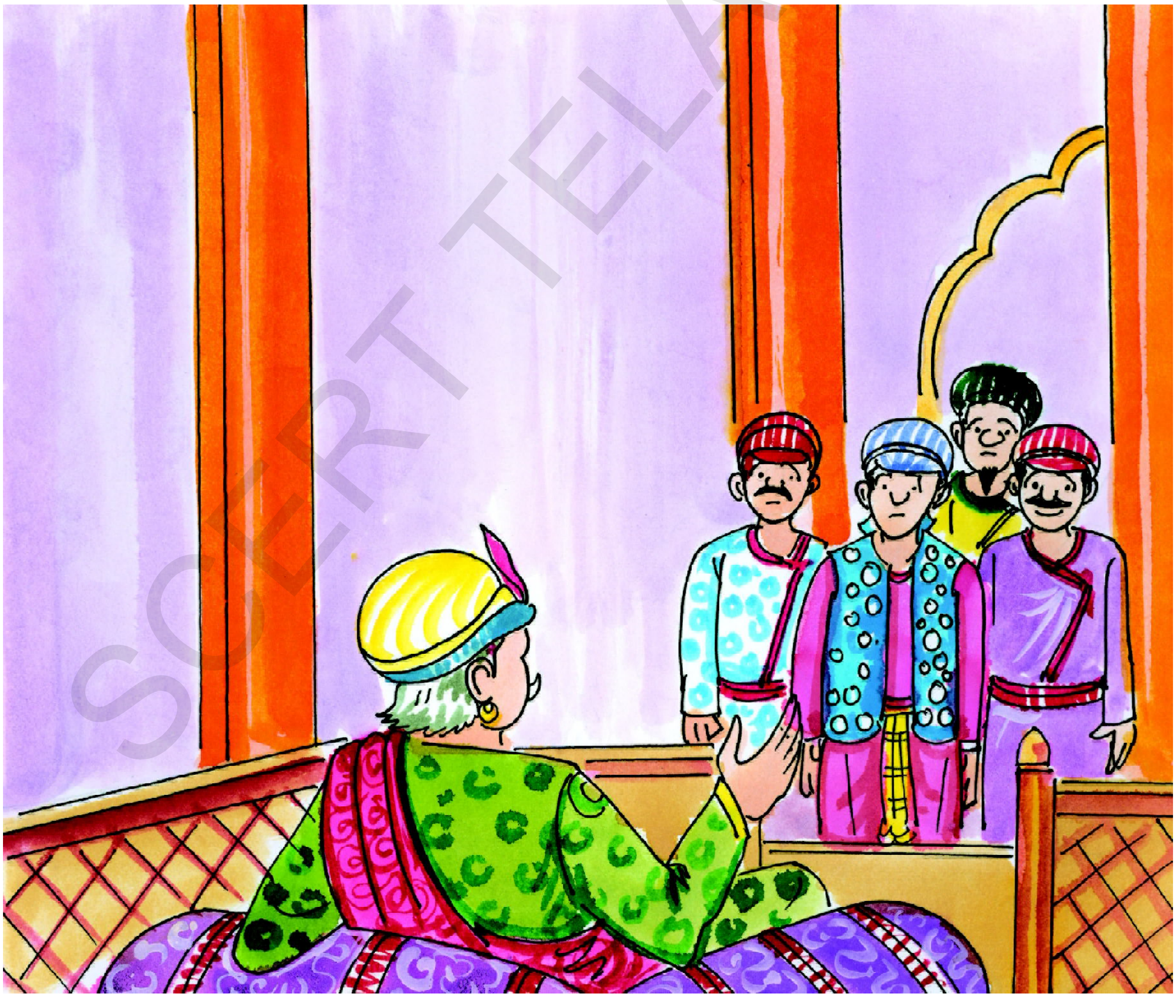

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

کا وارث بناؤں کیونکہ تم چاروں مجھے یکساں طور پر پیارے ہو۔تم سب میری آنکھوں کے تارے ہو بہت نیک اور لائق ہو۔ اس لیے میں نے ایک ترکیب سوچی ہے تم چاروں بھائیوں میں سے جو بھی سب سے بڑے دردمند انسان کو ڈھونڈ کر میرے سامنے لائے گا یہ تخت اور تاج اسی کو دے دوں گا۔اس کام کے لیے میں تمہیں ایک سال کا وقت دیتا ہوں۔

بادشاہ کی یہ بات سننے کے بعد شہزادوں نے سفر کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن چاروں شہزادے چار سمتوں میں سفر پر روانہ ہوئے۔

پہلا شہزادہ جنوب کی طرف گیا تھا۔ یہ تین ماہ بعد لوٹ آیا اس کے ساتھ ایک سوداگر تھا۔شہزادے نے سوداگر کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا ابا حضور! یہ شخص ایک بڑا سوداگر ہے۔ اس نے خدا کی راہ میں اپنی ساری دولت خرچ کر دی ہے۔اس نے نمازیوں کے لیے جا بجا مسجدیں تعمیر کروائیں اور مسافروں کے لیے ان گنت سرائیں بنوائے۔ یہ آدمی پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور سات مرتبہ حج بھی کر چکا ہے۔اس سے بڑا دردمند آدمی شاید ہی کہیں ملے۔ بادشاہ نے کہا ایسے لوگ دنیا میں کم ہوتے ہیں۔واقعی یہ شخص غنی اور خلوص مند ہے۔اس کو شاہی محل میں ٹھہرایا جائے۔

دوسرا شہزادہ شمال کی سمت گیا تھا۔ وہ چھ ماہ کے بعد لوٹ آیا' اس کے ساتھ ایک سنجیدہ و باوقار آدمی تھا۔ جس کے چہرے پر علم کا نور چمک رہا تھا۔ دوسرے شہزادے نے اس آدمی کو بادشاہ کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا ابا حضور! یہ شخص بہت بڑا عالم ہے۔ اس نے بے شمار کتابیں پڑھی ہیں مذہب کی ساری باریکیوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ اس میں سر سے پیر تک خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ یہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کرتا ہے۔ کسی جاندار کو نہیں ستاتا۔ غرض یہ کہ اس کے کردار میں ذرا سی بھی برائی نہیں ہے۔ اس سے بڑا دردمند اور قابل آدمی کوئی نہ ہوگا۔

بادشاہ نے کہا یہ بہت خوبیوں کا مالک ہے۔ اس کے کردار میں کوئی خرابی نہیں اس کے علم میں بھی کسی کو کلام نہیں۔ بے شک یہ ایک نیک اور عاقل آدمی ہے۔ اسے عزت کے ساتھ شاہی محل میں ٹھہرایا جائے۔

تیسرا شہزادہ مغرب کی سمت سے لوٹ آیا۔ اس کے ساتھ ایک فقیر تھا۔ شہزادہ نے بادشاہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔ ابا حضور! یہ بزرگ ایک خدا رسیدہ فقیر ہے۔ سنا ہے کہ کسی زمانے میں ایک ملک کے بادشاہ تھے۔ لیکن خدا کی راہ میں تخت و تاج ملک و مال چھوڑ کر فقر و فاقہ کی زندگی اختیار کر لی۔ روکھی سوکھی جو بھی ملے کھا لیتے ہیں۔ رات دن عبادت کرتے رہتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی یاد میں صرف کرتے ہیں۔ عبادت اور قناعت میں کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ میری نظر میں سب سے بڑے دردمند انسان یہی ہیں۔ بادشاہ نے ان کی بھی تعریف کی اور عزت و احترام سے محل میں ٹھہرایا۔

ایک سال ہونے میں ابھی ایک ہفتہ باقی تھا۔ ہفتہ کے آخری دن مشرق کی سمت سے چوتھا شہزادہ لوٹ آیا۔ اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا بھکاری نما آدمی تھا۔ جس کے کپڑے پرانے اور میلے تھے اور ان میں جگہ جگہ پیوند لگے تھے۔ سر پر ٹوپی تھی اور نہ پیر میں جوتی۔ ڈری ڈری آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ تینوں شہزادے اسے دیکھ کر ہنسنے لگے۔

چوتھے شہزادے نے بادشاہ سے کہا ابا حضور! میں آپ کے حکم کے مطابق سب سے دردمند انسان کی تلاش میں دربدر بھٹکتا پھرا ہوں۔ اس دنیا میں دردمند انسانوں کا ملنا مشکل ہے۔ سب سے بڑے دردمند انسان کی تلاش تو اور بھی مشکل ہے۔ ایک مقام پر شہر کے لوگوں نے کوڑھ کے مرض میں مبتلا ایک شخص کو شہر کے باہر لا ڈالا تھا۔ جہاں پڑے پڑے بھوک اور پیاس

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

کے مارے وہ ایک دو دن میں مرجاتا۔ اتفاق سے اس آدمی کا ادھر سے گذر ہوا۔ کوڑھی کو اس حال میں پا کر اسے اٹھایا، دلاسا دیا، اس کے زخموں کو صاف کر کے پٹیاں باندھیں۔ شہر جا کر کوڑھی کے لیے دوا اور کھانے کا انتظام کیا۔ اس کے پاس جو کچھ روپیہ پیسہ تھا وہ اس کی بیماری اور علاج و معالجے میں ختم ہوگیا۔ مجبوراً بے چارہ محنت مزدوری کرنے لگا اور انہیں پیسوں سے کوڑھی کے لیے کھانا اور دوائیں خرید لاتا۔ روزانہ کوڑھی کو کھانا کھلاتا اس کے زخم صاف کرتا، مرہم لگاتا۔ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے اس کی بے لوث خدمت، ہمدردی اور کوششوں سے کوڑھی کو ایک نئی زندگی ملی۔ یہ شخص خود بے حد غریب اور نادار ہے دردمند لفظ کے معنی بھی نہیں جانتا لیکن اس کے دل میں دردمندی کا جذبہ موجود ہے۔

بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور بولا شاباش! میرے بچے تم سب سے بڑے دردمند انسان کو ڈھونڈ کر لانے میں کامیاب ہوئے۔ آج سے یہ تخت و تاج تمہارا ہے۔ (ماخوذ)

سوالات

1. بادشاہ کی صحت یابی کے لیے کیا کیا اقدامات کیے گئے؟
2. بادشاہ کو شفا ملنے پر عمر کے باقی دن وہ کیسے گذارنا چاہتا تھا؟
3. بادشاہ نے اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو شہزادہ بنانے کے لیے کیا شرائط رکھیں؟
4. بادشاہ نے چوتھے لڑکے کو ہی اپنا تخت و تاج کیوں سونپ دیا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

5. سُکھ دُکھ کا فرق

از: محمد قاسم صدیقی

سوچیے۔ بولیے

سوالات

1. اوپر کی تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. بچّے کیا کر رہے ہیں؟
3. آدمی اُداس کیوں بیٹھا ہوگا؟
4. ہم کب اُداس ہو جاتے ہیں؟
5. ہمیں خوشی کب حاصل ہوتی ہے؟

مرکزی خیال

جو انسان جس طرح زندگی گزارتے ہیں۔ وہ اسی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مصیبتیں جن پر آتی ہیں وہ اُن کو سہہ لیتے ہیں اور پھر مصیبتیں اُنھیں پریشان نہیں کرتیں۔ آرام پسند لوگوں کے لیے مصیبت کا سہنا مشکل ہوتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

پرانے زمانے میں ایک مشہور راجہ حکومت کرتا تھا۔ اس کا ایک وزیر تھا۔ یہ وزیر بہت عقل منداور ہوشیار تھا۔ راجہ اس سے بہت خوش تھا اور کئی بار اس کی عقل مندی کو آزما چکا تھا۔

ایک مرتبہ برسات کے زمانے میں بارش کے بعد موسم کھلنے پر راجہ کا جی چاہا کہ وہ سیر کرنے جائے۔ اس نے اپنے وزیر کو ساتھ لے لیا اور جنگل کی سیر پر نکل پڑا۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔ بارش کی وجہ سے چاروں طرف پانی اکٹھا ہوگیا تھا۔ گھومتے گھومتے دونوں ایک بڑے اونچے ٹیلے پر پہنچے وہاں اُنھوں نے دیکھا کہ ایک چرواہا پتھروں پر پڑا ہوا ہے۔ پانی اس کے سر سے چھوچھو کر بہہ رہا ہے۔ راجہ نے وزیر سے کہا ’’ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جوان مرگیا ہے۔‘‘

وزیر نے اُسے غور سے دیکھا اور کہا ’’حضور! مرانہیں بلکہ گہری نیند سورہا ہے۔‘‘ راجہ کو یقین نہ آیا اس نے پھر کہا ’’یہ کیسے ہوسکتا ہے تم دیکھ رہے ہو کہ پانی اس کے سر کو چھوتا ہوا گذر رہا ہے۔ اس کے نیچے نوکیلے پتھر ہیں، ہوا بھی تیز ہے، بھلا ایسے بھی کوئی سوسکتا ہے۔‘‘

وزیر نے جواب دیا ''سرکار! دیکھ لیجیے یہ گہری نیند میں ہے۔ بات یہ ہے کہ جو انسان جس طرح زندگی گذارتے ہیں وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مصیبتیں جن پر آتی ہیں وہ اُن کو سہہ لیتے ہیں اور پھر مصیبتیں اُنھیں پریشان نہیں کرتیں۔ آرام پسند لوگوں کے لیے مصیبت کا سہنا مشکل ہوتا ہے۔ یہی چرواہا اگر بڑے لوگوں کی طرح رہتا تو یہاں سونا تو دُور گھر سے باہر تک بھی نہیں نکل سکتا تھا۔''

راجہ نے اس کی باتوں کا یقین نہیں کیا۔ اس نے کہا: ''ہم بغیر امتحان لیے اس پر یقین نہیں کر سکتے۔''

اُنھوں نے چرواہا کو جگایا۔ چرواہا چونک کر اُٹھا اور اپنے سامنے راجہ کو کھڑا دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا۔ راجہ نے کہا ''گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج سے تم ہمارے یہاں ملازم ہو۔ تمھیں اپنی روزی کے لیے بالکل فکر نہ کرنا چاہیے کیونکہ تمھاری ہر ضرورت ہم پورا کریں گے۔'' راجہ اس کو اپنے ساتھ محل میں لے آیا اور اُسے اپنے دربار میں ملازمت دے دی اس کے رہنے کے لیے ایک بڑے مکان کا انتظام کیا اور اسے خوب دولت دے کر مالا مال کر دیا۔ اسی دن سے وہ چرواہا ایک بڑا

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

آدمی ہوگیا۔ وہ بڑے ٹھاٹ باٹ سے رہنے لگا۔ کئی کئی نوکر اس کے ہاں کام کرتے اور وہ بڑے عیش سے زندگی گذارنے لگا۔
اسی طرح ایک سال گذر گیا۔ برسات ہی کے دن تھے۔ ایک دن راجہ نے چرواہے کو کسی کام سے دوسرے گاؤں بھیجنا چاہا۔ یہ

SCERT TELANGANA

گاؤں اسی ٹیلے کی دوسری طرف تھا' جہاں سے چرواہے کو راجہ لایا تھا۔ ایک گھنٹہ کے بعد راجہ کے آدمیوں نے آ کر اُسے خبر دی کہ ''چرواہا وہاں جانے کے لیے تیار نہیں ہے اور آپ سے معافی چاہتا ہے۔''

راجہ کو بہت غصہ آیا اس نے کہا ''پتہ لگاؤ کہ کیا بات ہے اسے میرا حکم نہ ماننے کی ہمت کیسے ہوئی؟'' راجہ کے

آدمیوں نے اس کا پتہ لگا لیا اور کہا ”مہاراج! یہ درباری گرم کپڑے پہن کر وہاں جانے کے لیے تیار ہوا تھا لیکن جیسے ہی باہر نکلا اُسے ٹھنڈی ہوا لگی، چھینکیں آنے لگیں اور خوب سردی کا اثر ہو گیا۔ اب اس سے اٹھا بھی نہیں جاتا۔ اسی لیے اس نے بڑے ادب سے معافی مانگی ہے۔“

راجہ نے فوراً اپنے راج وید کو اس کے علاج کے لیے بھیجا اور وزیر کو بلا کر کہا: ”آج میں پھر ایک مرتبہ تمہاری بات کا قائل ہوا۔“ تم جیسے وزیر پر مجھے فخر ہے۔ تم نے سچ کہا تھا کہ ”انسان جس حالت میں رہتا ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔“

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

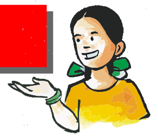

یہ کیجیے

I. سنیے - بولیے

1. آپ نے چرواہے کے بارے میں پڑھا؟ بتائیے کہ چرواہے کیا کام کرتے ہیں؟
2. آپ کیا سمجھتے ہیں کہ چرواہا اتنی گہری نیند کیوں سویا ہوگا؟
3. وزیر نے کہا کہ ''جو جس ماحول میں رہتا ہے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔'' یہ بات سبق میں کس طرح ثابت ہوئی؟
4. راجہ نے چرواہے کو ملازمت کیوں دی؟
5. چرواہے نے راجہ کے حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف:
1. سبق میں جنگل کی خوبصورتی کیسے بیان کی گئی؟
2. سبق میں کس جگہ امتحان لینے کی بات کہی گئی۔ وہ کون سا امتحان تھا اور وہ امتحان کس نے کس سے لیا؟
3. سبق میں راجہ نے چرواہے سے جو گفتگو کی اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔
4. ''آج میں پھر ایک مرتبہ تمہاری بات کا قائل ہوا'' راجہ نے یہ بات کب کہی؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ب: راجہ نے کہا کہ ''............ اس کے نیچے نوکیلے پتھر ہیں، ہوا بھی تیز ہے، بھلا ایسے بھی کوئی سو سکتا ہے۔'' اس بات کا وزیر نے کیا جواب دیا۔
اس پیراگراف کو پڑھیے اور چند سوالات تیار کیجیے۔

ج: دیے گئے جملوں کی ترتیب بگڑ گئی ہے سبق کے مطابق اُنھیں ترتیب میں لکھیے۔

1. راجہ چرواہے کو اپنے ساتھ محل لے آیا اور اسے اپنے دربار میں ملازمت دے دیا۔
2. ایک دن راجہ نے چرواہے کو کسی کام سے دوسرے گاؤں بھیجنا چاہا۔
3. وزیر نے کہا جو انسان جس طرح زندگی گذارتے ہیں وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔
4. ایک چرواہا پتھروں پر پڑا ہوا تھا۔ پانی اس کے سر سے چھو چھو کر بہہ رہا تھا۔
5. راجہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ تم نے سچ کہا انسان جس حالت میں رہتا ہے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔
6. راجہ کو بہت غصہ آیا اس نے کہا ''پتہ لگاؤ کہ کیا بات ہے اُسے میرا حکم نہ ماننے کی ہمت کیسے ہوئی۔''

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. راجہ نے چرواہے کو مرا ہوا سمجھا۔ کیوں؟

SCERT TELANGANA

2. راجہ کو وزیر کی بات پر یقین نہیں آیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ راجہ صحیح تھا۔ کیوں؟

3. چرواہے کے نہ جانے کا فیصلہ صحیح تھا یا غلط۔ کیوں؟

4. اس سبق کا عنوان ''سُکھ دُکھ کا فرق'' ہے؟ آپ کوئی دوسرا عنوان تجویز کیجیے اور وضاحت کیجیے۔

طویل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دس جملوں میں لکھیے ۔

1. چرواہے کی دربار میں آنے سے پہلے اور آنے کے بعد والی زندگی کے فرق کو لکھیے ۔

2. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آرام پسند لوگوں کو مصیبت سہنا مشکل ہوتا ہے؟

3. ''چرواہے کے سر کو چھو کر پانی گذر رہا تھا اور چرواہا گہری نیند سو رہا تھا'' یہ کیسے ممکن ہے۔ وضاحت کیجیے۔

IV. لفظیات

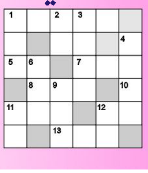

الف: ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

گھومتے گھومتے ، تھرتھراتے ، ٹھاٹ باٹ ، چلتے پھرتے ، ہنستے کھیلتے ، اٹھتے بیٹھتے

ب: دیے گئے کلیدی لفظ کے متعلقہ الفاظ لکھیے اور ان الفاظ پر مشتمل ایک پیراگراف لکھیے ۔

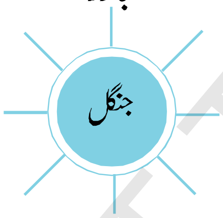

____

____

____

____

____

ج: دیے گئے پیراگراف میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ میں تلاش کر کے لکھیے ۔

حکیم عبدالحمید ہندوستان کی عظیم شخصیتوں میں سے ایک تھے۔ وہ ملک وقوم کی خدمت کے عادی تھے۔ اس خدمت کا سلسلہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری ہے۔ ہندوستان کا مشہور ''ہمدرد دواخانہ'' ان کے والد عبدالمجید کا قائم کیا ہوا ہے۔ حکیم صاحب کی ملازمت و روزی وہیں سے شروع ہوئی۔ دولت سے مالامال ہونے کے باوجود کوئی عیش و ٹھاٹ باٹ کی زندگی نہیں گذاری۔ کھانے پینے غرض کہ ہر چیز میں سادگی برتتے تھے۔ کیونکہ وہ سادگی کے قائل تھے۔

V. تخلیقی اظہار

1. بادشاہ، وزیر اور چرواہے کے کردار کو ذہن میں رکھ کر کہانی آگے بڑھائیے۔

2. تصور کیجیے کہ راجہ کی جگہ وزیر اور وزیر کی جگہ راجہ ہو تو کہانی کس طرح تبدیل ہوگی لکھیے ۔

3. کہانی میں موجود کرداروں کی اداکاری کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

VI. توصیف

1. سبق میں جو کردار آپ کو پسند آیا ہو۔اس کردار کے بارے میں اپنے احساسات لکھیے اور کمرۂ جماعت میں سنائیے۔
2. آپ کی جماعت میں کہانی عمدہ طور پر جو ساتھی سنا سکتا ہے اس کی شناخت کیجیے اور کہانی سنانے کے لیے کہیے اور آپ بھی اس طرح کہانی سنانے کی کوشش کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

الف: راجہ، وزیر اور دربار پر مبنی ڈرامے دیگر زبانوں سے جمع کیجیے اور اپنے ساتھیوں کو سنائیے۔ دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

ب: کہانی سے متعلق تصویریں بنائیے اُس میں رنگ بھریے اور دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

الف: ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

احمد گھر میں ہے ۔ میز پر قلم ہے ۔ لڑکا مدرسہ سے آیا

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ 'میں'، 'پر'، 'سے' ایسے الفاظ ہیں جن کے اپنے آپ میں کوئی معنی نہیں ہوتے بلکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کو جوڑتے ہیں۔ یا تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

> وہ الفاظ جو ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے ظاہر کرتے ہیں انہیں حروف ربط کہتے ہیں۔

مشق: الف: حروف ربط کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. انجم کی کتاب	( )	2. گھر میں رہو	( )
3. میز پر قلم ہے	( )	4. شاداں نے خط لکھا	( )
5. حیدرآباد کی بریانی	( )	6. شہر کے لوگ	( )

ب: ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. شاداں اور ثنا پڑھ رہی ہیں۔
2. نجم السحر اسکول سے آئی اور بیٹھ گئی۔
3. محفل میں امیر و غریب سب موجود تھے۔

- پہلے جملے میں دو اسموں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- دوسرے جملے میں دو جملوں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- تیسرے جملے میں دو لفظوں کو ملانے کے لیے ''و'' کا استعمال کیا گیا۔

> ایسے حروف جو دو جملوں یا اسموں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں حروف عطف کہلاتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

مشق: ذیل میں حروف عطف کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. احمد اور محمود (   )   2. محنت کرو تا کہ کامیابی ملے (   )
3. افراح آئی مگر شمامہ نہیں آئی (   )   4. پڑھو یا لکھو (   )
5. آصف آیا البتہ کتاب نہیں لایا (   )   6. وہاں امیر و غریب موجود تھے (   )

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. سبحان اللہ! آپ نے کیا خوب کہا۔

اس جملے میں ''سبحان اللہ'' خوشی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

2. افسوس! تم کامیاب نہیں ہو سکے۔

اس جملے میں ''افسوس'' کا لفظ اظہارِ تاسف کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

وہ کلمے یا الفاظ جو دلی خوشی، رنج، تحسین و نفرت کے اظہار کے لیے یکا یک زبان سے نکل جاتے ہیں حروفِ فجائیہ کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل میں حروف فجائیہ کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. سنو! کل جلدی آؤ (   )   2. اے بچو! خاموش رہو (   )
3. معاذ اللہ! فجر نہیں پڑھی (   )   4. شاباش! اچھے نمبرات حاصل کیے (   )

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. طیبہ کو کل ہی اسکول جانا ہے۔

2. ثنا بھی سبق پڑھ رہی ہے۔

ان دونوں جملوں میں ''ہی'' اور ''بھی'' خصوصیت کے معنی ظاہر کر رہے ہیں۔

ایسے حروف جو کسی اسم یا ضمیر یا فعل کے ساتھ آتے ہیں اور ان میں خصوصیت کے معنی پیدا کرتے ہیں حروف تخصیص کہلاتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

مشق: ذیل میں حروف تخصیص کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. راشد بھی گیا ( )
2. لڑکے کل ہی اسکول آئے ( )
3. میں جوں ہی پہنچا ( )
4. جماعت میں رہتے ہوئے بھی نہیں سمجھا ( )

اسی طرح غیر مستقل کلمہ کی چار قسمیں ہیں۔

حروف ربط	حروف عطف	حروف فجائیہ	حروف تخصیص

مشق ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ غیر مستقل کلمے کی کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. گھر سے جلدی جاؤ ( )
2. ارے! تم کہاں جارہے ہو ( )
3. اللہ نے انسان کو عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ( )
4. احمد آیا مگر پڑھا نہیں ( )
5. حامد و محمود دونوں بھائی ہیں ( )
6. راشد نماز پڑھا اور سو گیا ( )
7. تھوتھو! اس کا نام مت لو ( )
8. تم کو بھی جانا ہے ( )
9. اسکول آیا لیکن کتاب نہیں لایا ( )
10. وہ مجھ سے چھوٹا ہے ( )

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس کہانی کے کردار ادا کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. میں اس کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. میں اس کہانی کو آگے بڑھا سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
5. میں اس کہانی سے متعلق تصویریں بنا سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

6. وادیِ گنگا میں ایک رات

سوچیے۔ بولیے

اختر شیرانی

سوالات

1. تصویر میں لوگ کیا دیکھ رہے ہیں؟
2. اس آبشار کے منظر کے متعلق آپ کے کیا احساسات ہیں؟
3. آپ نے کہیں اس طرح کا قدرتی نظارہ دیکھا ہو تو بتائیے؟

مرکزی خیال

اختر شیرانی نے اس نظم میں دریائے گنگا کے خوب صورت مناظر کی عکاسی کی ہے۔ انھوں نے وادیِ گنگا کے خوب صورت مناظر اور رات کی خاموشی کو پیش کیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

کرتے ہیں مسافر کو محبت سے اشارے
اے وادیِ گنگا ، ترے شاداب نظارے
یہ نکھرے ہوئے پھول، یہ بکھرے ہوئے تارے
خوشبو سے مہکتے ہوئے دریا کے کنارے

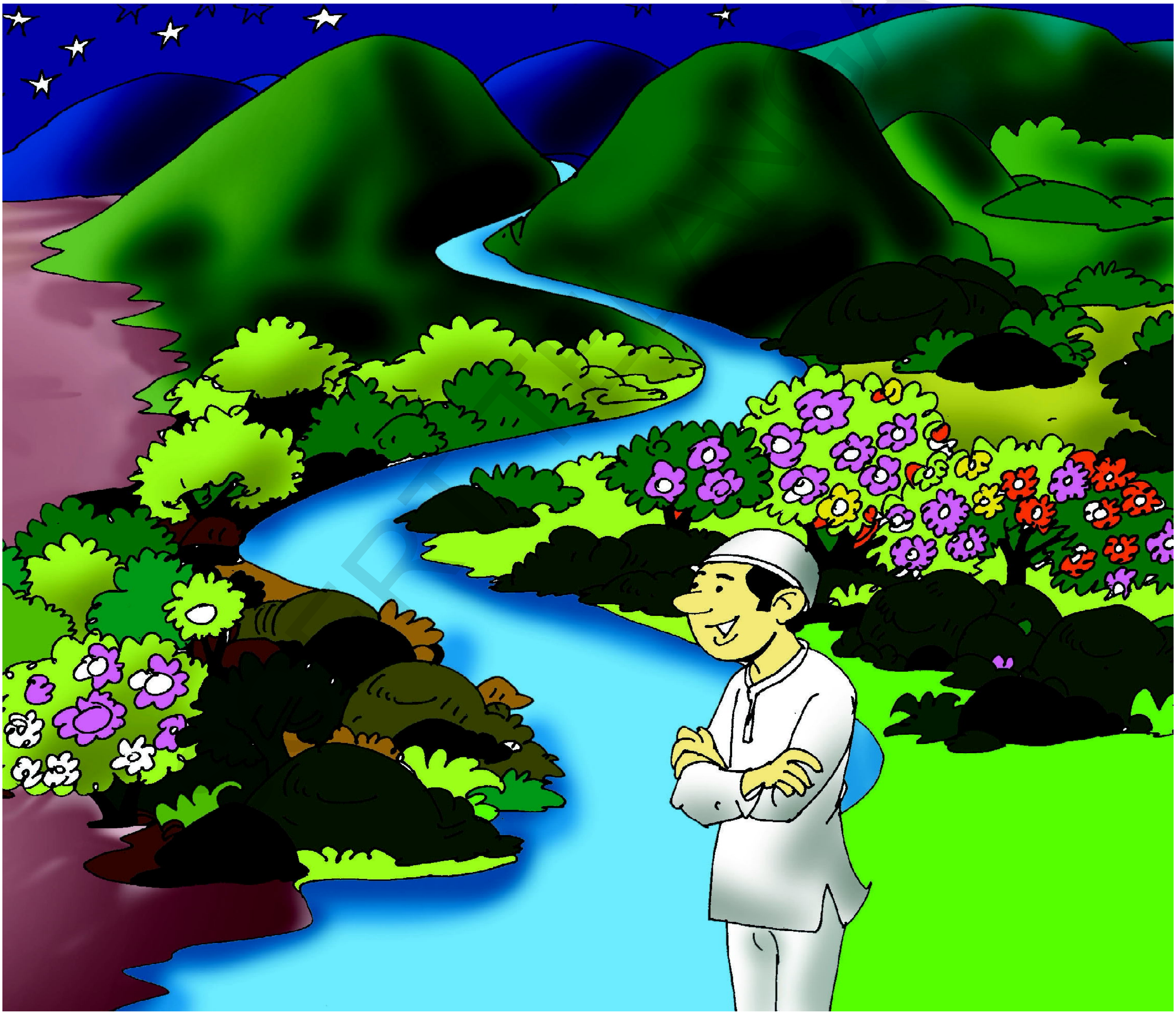

یہ چاندنی رات اور یہ پُرخواب فضائیں
ایک موجِ طرب کی طرح بے تاب فضائیں
سبزے کا ہجوم اور یہ شاداب فضائیں
مہکے ہوئے نظارے ہیں، بہکے ہوئے تارے

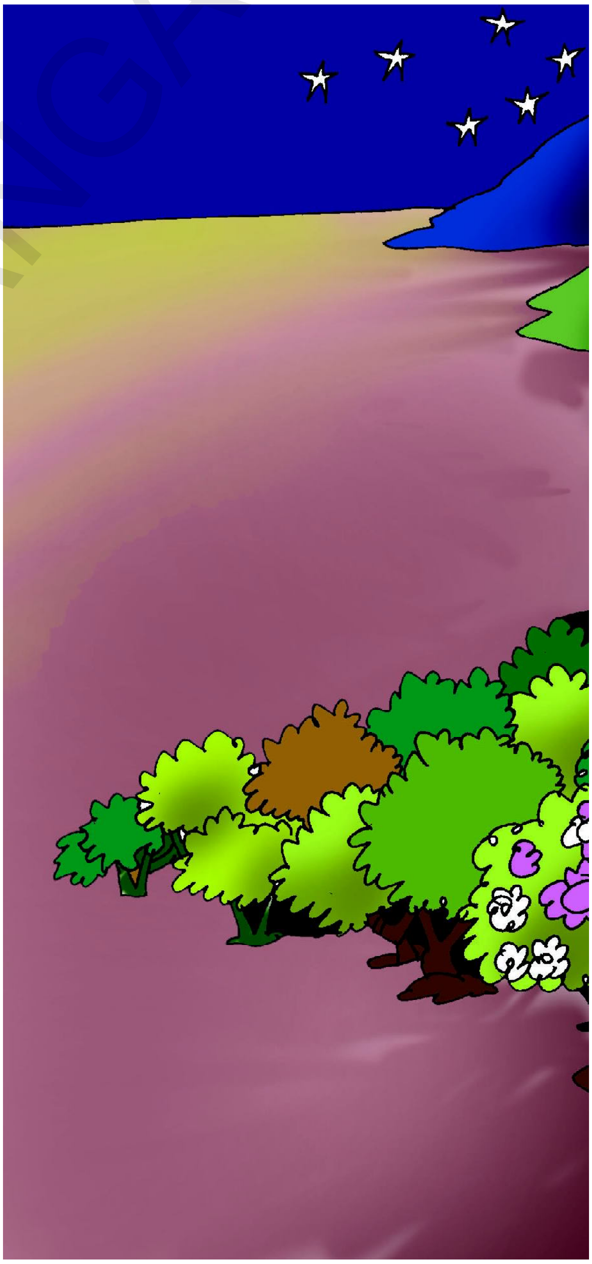

نیندوں میں ہیں کھوئی ہوئی بیدار ہوائیں
گلزار میں گلریز گہربار ہوائیں
یا نور میں ڈوبی ہوئی سرشار ہوائیں
یا بال فشاں مستیِ نکہت کے نظارے

صحرا ہیں کہ خوابیدہ نظاروں کے شبستاں
دامن میں لیے چاند ستاروں کے شبستاں
فردوس کی پُرکیف بہاروں کے شبستاں
شاعر کی تمنّا ہے، یہیں رات گزارے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

خلاصہ

اس نظم میں شاعر نے اُن باتوں کا ذکر کیا ہے جہاں اُس نے ایک رات گنگا کی وادی میں گزاری تھی۔

اُس نے بتایا ہے کہ گنگا کی وادی میں نکھرے ہوئے پھول ہیں اور رات میں آسمان پر بکھرے ہوئے تارے ہیں اور دریا کے کنارے پھولوں کی خوشبو سے مہکے ہوئے ہیں۔ یہ تر و تازہ نظارے گویا مسافروں کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔

رات میں چاندنی چٹکی ہوئی ہو تو ساری فضا گنگنانے لگتی ہے اور سارا ماحول ایک خواب کا سماں پیش کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وادیِ گنگا کی ہر شئے خوشبوؤں میں ڈوبی ڈولنے لگی ہے۔ مسکرانے لگی ہے۔

وادیِ گنگا میں گزاری ایک رات کی خوب صورت منظرکشی اس بند میں شاعر نے بڑے ہی دل موہ لینے والے انداز میں کی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے نیند کے دھندلکے میں ہوائیں جاگ رہی ہیں یعنی ہوا کی سبک خرامی اپنے جاگنے اور چلنے کا ثبوت پیش کر رہی ہے اور پھولوں کے بن میں پھولوں سے لدی، موتیاں لٹاتی ہوائیں دھیرے دھیرے چل رہی ہیں یا پھر ایسے محسوس ہو رہا ہے گویا چاندنی کے نور میں ڈوب کر ہوائیں سرشار ہوگئی ہیں یا پھر خوشبو، اپنے بال کھولے سارے ماحول پر چھا گئی ہے۔

اس نظم کے آخری بند میں شاعر نے وادیِ گنگا کی جس طرح عکاسی کی ہے وہ پڑھنے لائق ہے کہ ریگستان ایسے لگ رہے ہیں جیسے وہ چاند ستاروں، جنت کی بہاروں، یا سوئے ہوئے نظاروں کی خواب گاہیں ہوں۔ شاعر اس منظر سے متاثر ہوتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ وہ ایک رات وادیِ گنگا میں گزار دے۔

شاعر کا تعارف:

نام	:	محمد داؤد خاں اختر (اختر شیرانی سے شہرت پائی)
تخلص	:	اختر
پیدائش و وفات	:	1905ء - 1948ء
مقامِ ولادت	:	ریاست ٹونک (راجپوتانہ)
مجموعہ کلام	:	صبح بہار۔ اختر ستان۔ لالہ طور۔ طیور آوارہ۔ نغمہ حرم۔ پھولوں کے گیت

یہ کیجیے

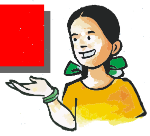

I. سنیے - بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے؟
2. شاعر کو کس کے نظارے متاثر کر رہے ہیں؟
3. شاعر کو وادیِ گنگا کے نظارے بے حد حسین معلوم ہوتے ہیں۔ ایسے کون کون سے نظارے ہیں جو آپ کو حسین معلوم ہوتے ہیں؟
4. گنگا کے دامن میں صحرا کیسے نظر آتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

II. پڑھیے - لکھیے

الف: سبق پڑھیے اور حسبِ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. شاعر نے کس جگہ کی منظر کشی کی ہے؟
2. گنگا کے نظارے مسافر کو کیسے اشارے دے رہے ہیں؟
3. دریا کے کنارے کس سے مہک رہے ہیں؟
4. شاعر نے اس نظم میں چاندنی رات کا منظر کس طرح کھینچا ہے؟
5. گنگا کے نظارے اور آسمان کے تاروں کا کیا حال ہے؟
6. شاعر نے جن اشعار میں ہوا کی کیفیت بیان کی ہے۔ وہ اشعار پڑھیے اور لکھیے۔
7. صحرا کے نظاروں کو کن سے تشبیہ دی گئی ہے؟
8. شاعر رات کہاں گذارنا چاہتا ہے؟
9. اس نظم میں شاعر نے پھولوں کو کس سے تشبیہ دی ہے؟

ب: ذیل کا پیراگراف پڑھیے۔ ہر ایک جملے کے لیے دو سوالات بنائیے۔

نیند کے دھندلکے میں ہوائیں جاگ رہی ہیں۔ ہوا کی سبک خرامی اپنے جاگنے اور چلنے کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ پھولوں کے بن میں پھولوں سے لدی موتیاں لٹاتی ہوئی ہوائیں دھیرے دھیرے چل رہی ہیں۔ گویا چاندنی کے نور میں ہوائیں ڈوبی ہوئی مسرتوں کی ترنگ پر جھلملانے لگتی ہیں۔

مثال: جملہ: نیند کے دھندلکے میں ہوائیں جاگ رہی ہیں۔

سوالات: نیند کے دھندلکے میں کیا جاگ رہی ہیں؟

کس کے دھندلکے میں ہوائیں جاگ رہی ہیں؟

1. جملہ: ______________________

سوالات: ______________________

____

2. جملہ: ______________________

سوالات: ______________________

____

3. جملہ: ______________________

سوالات: ______________________

____

ج: ذیل کے الفاظ پڑھیے۔ انہیں ترتیب سے لکھنے پر نظم کا ایک بند مکمل ہوتا ہے۔

پُرخواب فضائیں   ایک موجِ طرب   یہ چاندنی رات   بے تاب فضائیں   اور   کی طرح

شاداب فضائیں   ہجوم   اور یہ   سبزے کا   یہ   ....

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. آپ نے کبھی دریا کا نظارہ کیا ہوگا اس نظارے کے بارے میں لکھیے۔
2. بچوں کو چاندنی رات کیوں پسند آتی ہے؟
3. شاعر وادی گنگا میں رات کیوں گزارنا چاہتا ہے؟
4. ٹھنڈی ہوائیں کب چلتی ہیں؟
5. باغ میں جب ٹھنڈی ہوائیں پھولوں اور پودوں پر سرسراتی ہیں تو کیسا لگتا ہے؟
6. جنگل اور صحرا میں کیا فرق ہوتا ہے؟
7. شاعر کے مطابق دنیا میں جنت کے نظارے کہاں دیکھے جاسکتے ہیں؟

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. شاعر نے وادی گنگا کی منظر کشی منظوم انداز میں کی ہے آپ بھی کسی دیکھے ہوئے منظر کی منظر کشی نثر میں کیجیے۔

IV. لفظیات

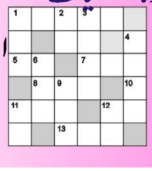

الف: خط کشیدہ لفظ کے صحیح معنی قوسین میں لکھیے۔

1. کسان بارش کے لیے بے تابی سے انتظار کرتے ہیں۔ (   )

(الف) بے چینی (ب) سکون (ج) ہوشیاری

2. موسم سرما میں جب کہر چھا جاتا ہے تو سارا ماحول خوابیدہ ہو جاتا ہے۔ (   )

(الف) سویا ہوا (ب) جاگا ہوا (ج) سہانا

3. گلستاں میں پھولوں کے کھلنے سے مستیٔ نکہت کا ماحول بنتا ہے۔ (   )

(الف) خوشبو کی شوخی (ب) خوشبو (ج) مزا

4. بارش کے دنوں میں بدلیاں بالِ فشاں ہو کر برستی ہیں۔ (   )

(الف) ناچنا (ب) پروں کا پھیلانا (ج) آغوش

5. بارش سے فصلیں سیراب ہوتی ہیں۔ (   )

(الف) زرد (ب) مدھر (ج) تروتازہ

SCERT TELANGANA

ب: ذیل میں دیے گئے سلسلہ وار الفاظ پڑھیے، غور کیجیے اور غیر متعلقہ لفظ پر دائرہ بنائیے۔

چاند ، چاندنی ، تارے ، شمس

موج ، سمندر ، صحرا ، مدوجزر

گلزار ، نور ، باغ ، مہک

دامن ، تمنا ، آرزو ، ارمان

گوہر ، موتی ، نگینہ ، سنگریزہ

ج: دائرے میں دیے گئے الفاظ کی جوڑی بنائیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال: باغ میں تمام پودے نکھرے نکھرے سرسبزوشاداب نظر آرہے ہیں۔

____

____

____

____

____

V. تخلیقی اظہار

1. دیے گئے بند کے مطابق تصویر کشی کیجیے۔

الف: اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے
خوشی سے ہر ایک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے
سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے

ب: ایک تصویر بنائیے جس میں ایک ندی بہہ رہی ہے۔ ندی کے اوپر پرندے اڑ رہے ہیں اطراف جنگل ہے شام کا وقت ہے دور دور تک درختوں پر پھول کھلے ہیں اور چرواہا گائے بکریاں چرا کر واپس لے جا رہا ہے۔

VI. توصیف

اُردو، انگریزی اور تلگو میں ایسی نظمیں جمع کیجیے جس میں قدرتی مناظر کو اُجاگر کیا گیا ہو۔ اپنی پسندیدہ نظموں کو کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

VII. منصوبہ کام

ایسی نظموں کو اکٹھا کیجیے جس میں کسی مقام یا خاص جگہ کی منظر کشی کی گئی ہو۔ یا

2. ایک ایسا تصویری البم تیار کیجیے جس میں قدرت کے خوب صورت مناظر کو اُجاگر کیا گیا ہو۔اس سے متعلق چند جملے لکھیے۔

VIII. زبان شناسی

اس شعر پر غور کیجیے۔

یہ چاندنی رات اور یہ پُر خواب فضائیں
ایک موج طرب کی طرح بے تاب فضائیں

- اس شعر میں شاعر وادی گنگا کی چاندنی رات کی فضاؤں کو موج طرب سے تشبیہ دے رہا ہے۔

کسی شئے کو دوسری شئے کے مشابہ قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔

جیسے۔ احمد شیر کی طرح بہادر ہے۔

اس جملے میں احمد کی بہادری کو شیر کی بہادری سے تشبیہ دی جارہی ہے۔

تشبیہ ہمیشہ ان حروف کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

طرح، جیسے، مثل، کی سی، ان کو حروف تشبیہ بھی کہتے ہیں۔

مشق: 1. اس شعر میں تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔

کم ظرف گر دولت و زر پاتا ہے
مانند حباب ابھر کے اتراتا ہے

2. حرف تشبیہ کی نشاندہی کیجیے۔

3. تشبیہ والے دو شعر لکھیے۔

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. نظم کا خلاصہ بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. نظم لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. نظم میں موجود مشکل الفاظ کے معنی اخذ کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. منظر کشی کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
5. قدرتی مناظر کی تصویریں بنا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

7. کھیل کی خبریں

سوچیے ۔ بولیے

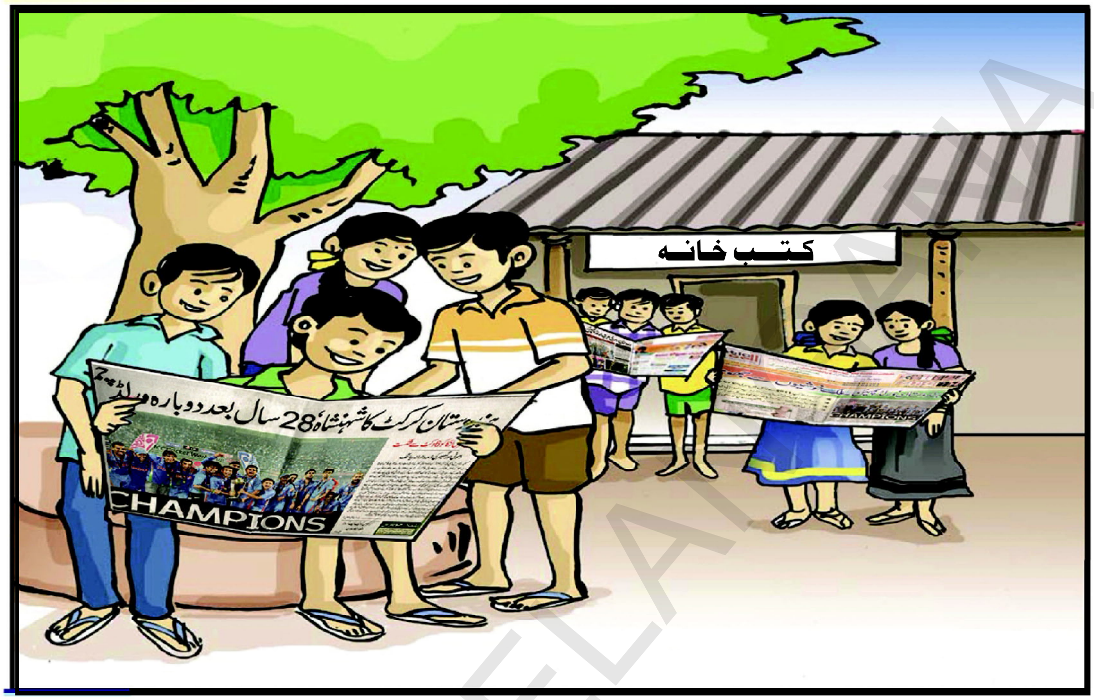

سوالات

1. اوپر کی تصویر میں بچے کیا کر رہے ہیں؟
2. طلبا انتہائی دلچسپی سے پڑھنے/دیکھنے والا موضوع کیا ہوسکتا ہے؟
3 2/اپریل 2011ء کا دن کھیل کے میدان میں ہندوستان کے لیے یادرکھا جانے والا دن ہے۔
اس دن کیا ہوا؟ آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے؟

مرکزی خیال

اخبارات گذشتہ روز کے واقعات کو تمام عوام تک دلچسپ انداز میں پہنچاتے ہیں۔ان میں سیاسی، تجارتی، کھیل کود اور تعلیمی خبریں ہوتی ہیں۔ بین الاقوامی، قومی اور مقامی معلومات بھی اخبار پڑھ کر ہم معلوم کر سکتے ہیں۔

آئیے! یہ دیکھیں کہ ہندوستان کے ورلڈ کپ جیتنے کی خبر مختلف اخبارات نے کس طرح لکھی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. سبق پڑھیے۔ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مدرسہ میں تمام بچے گروہی طور پر اخباروں کا مطالعہ کررہے ہیں۔

ایک گروہ اخبار میں ذیل کی خبر پڑھ رہا ہے۔

- ہندوستان دوسری مرتبہ ورلڈ چمپئن
- ٹیم انڈیا کا خواب 28 سال بعد شرمندۂ تعبیر
- دھونی اور گمبھیر کی جارحانہ بیٹنگ
- سری لنکا کے خلاف 6 وکٹوں سے شاندار فتح
- ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ میں ایک عظیم باب کا شاندار اضافہ
- سارے ملک میں جشن، زبردست آتش بازی

پر عزم ہندوستان نے ورلڈ کپ فائنل میچ میں آج رات طاقتور سری لنکا کی ٹیم کو چھ وکٹ سے عبرت ناک شکست دیتے ہوئے 28 سال کے وقفہ کے بعد دوبارہ ورلڈ کپ حاصل کرلیا اور کرکٹ کی اپنی تاریخ میں ایک عظیم باب کا اضافہ کیا۔ اس تاریخی کامیابی کے لیے مقررہ نشانہ 275 رن کے تعاقب میں ہندوستانی ٹیم نے دم بخود مظاہرہ کیا۔ گوتم گمبھیر 97 اور مہیندر سنگھ دھونی 91 کے ساتھ اس نشانے کو حاصل کرلیا، دھونی کھیل کے آخر تک ناٹ آوٹ رہے اور 10 گیند ہنوز باقی تھے۔ جیسے ہی دھونی نے کامیابی کے شاٹ کے طور پر شاندار چھکہ لگایا کرکٹ کے جذبہ سے سرشار سارا ہندوستان خوشی سے جھوم اُٹھا۔ بالخصوص وانکھیڈے اسٹیڈیم جو شائقین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا دیوانہ وار جشن کا منظر پیش کررہا تھا۔ دھونی نے انتہائی ذمہ دارانہ کپتانی اننگز کھیلی اور ان کے شاندار چھکے نے ہندوستان کو نہ صرف اس تاریخ سے ہمکنار کردیا بلکہ ورلڈ کپ چمپئن شپ مقابلے میں ایک نئی تاریخ بھی رقم کی۔ اس طرح ہندوستانی ٹیم نے ونڈے انٹرنیشنل کے عالمی چمپئن کا خطاب حاصل کرلیا۔ اگر چہ اس کو نمبر ون ٹسٹ ٹیم کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ دو دہائیوں بعد ہندوستان کو ورلڈ کپ میں فتح حاصل ہوئی جو اتفاق سے ہندوستانی ٹیم کے کوچ گیری کرسٹن کے لیے پر اثر وداعی بھی ہے کیونکہ بحیثیت کوچ یہاں آج ان کا آخری دن تھا۔ ہفتہ کی شب ہندوستان پر سارا آسمان چمک اٹھا جب کرکٹ کے پرجوش شائقین نے مختلف شہروں میں زبردست آتش بازی کی۔ ہندوستان نے آٹھ سال قبل سورو گنگولی کی قیادت میں ورلڈ کپ حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی لیکن اس ٹیم نے آج فیلڈ پر اپنی برتری کو عملاً ثابت کردیا۔ آج کی شاندار کامیابی پر ہندوستانی کھلاڑیوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں ہوگئے اور جذبات سے مغلوب کھلاڑی فرطِ مسرّت میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے اور دیگر چند کھلاڑی ہوا میں چھلانگ لگاتے ہوئے خوشی کا اظہار کررہے تھے۔ بالخصوص کپتان دھونی نے جب اپنے منفرد اسٹائیل میں چھکہ لگاتے ہوئے اپنی ٹیم کو تاریخی فتح سے ہمکنار کردیا اس کامیابی کے جشن کے طور پر سارے اسٹیڈیم میں پٹاخے پھوٹنے لگے اور آتش بازی کے دم بخود مظاہروں کے دوران وانکھیڈے اسٹیڈیم پر سارا آسمان منور ہوگیا۔ سری لنکا کی اننگز کی اہم خصوصیت مہیلا جیاوردھنے کے شاندار 103 رن رہے۔ ان کے اس اسکور کے ساتھ مہمان ٹیم چھ وکٹ کے نقصان سے 274 رن بنا سکی۔ کمارا سنگا نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا تھا اور انہوں نے اپنے تجربہ کا موثر استعمال کرتے ہوئے اپنی ٹیم کو ایک اچّھے اسکور پر پہونچانے کی کوشش بھی کی۔ سری لنکا کی ٹیم نے سخت محنت و جاں فشانی سے کھیلتے ہوئے 15 سال کے وقفہ کے بعد یہ کپ دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وقفہ وقفہ سے اس کے چند اہم کھلاڑی آوٹ ہوگئے۔ اور جس کے ساتھ ہی اس کا موقف کمزور ہوگیا تھا۔ ہندوستانی اننگز انتہائی مایوس اور پریشان کن حالات میں شروع ہوئی کیونکہ جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرنے والے ویریندر سہواگ اس

SCERT TELANGANA

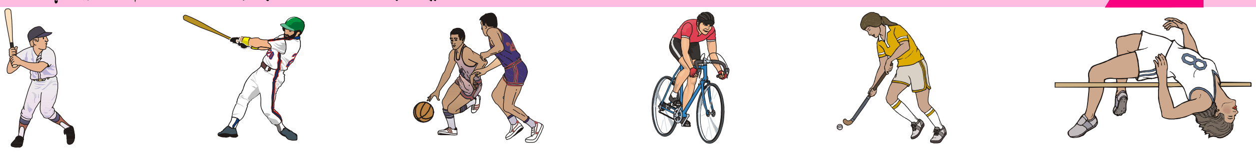

اننگز کی دوسری ہی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ ملنگا نے ان کا یہ قیمتی وکٹ حاصل کیا تھا۔ سچن تنڈولکر جو غالباً ورلڈ کپ کا یہ آخری میچ کھیل رہے تھے دو باؤنڈریوں کے ذریعہ مقامی شائقین کو خوش کر دیا۔ تاہم وہ اپنی 100 ویں ونڈے سنچری نہیں بنا سکے۔ جب کہ دوسری جانب گوتم گمبھیر زیادہ سے زیادہ رن بنانے کے لیے کوشاں تھے۔ ہندوستانی بولر ظہیر خان نے بہترین بولنگ کی جن کے تین اوورس میڈن رہے۔ سری لنکا کے کھلاڑی ابتدائی 10 اوورس میں صرف 31 رن بنا سکے۔ اس سارے ٹورنمنٹ میں یہ ان کے سب سے کم رن رہے۔ یوراج سنگھ نے بیٹنگ اور بولنگ دونوں ہی شعبوں میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔

ایک اور گروہ دوسرے اخبار میں یہ خبر پڑھ رہا ہے

- ہندوستان کرکٹ کا شہنشاہ
- 28 سال بعد دوبارہ ورلڈ چمپئن
- فائنل میں سری لنکا کو 6 وکٹ سے شکست
- دھونی اور گمبھیر کی ذمہ دارانہ بیاٹنگ

متاثر کن ہندوستانی ٹیم نے آج رات دباؤ سے بھرپور فائنل میاچ میں سری لنکا کے خلاف 6 وکٹ سے کامیابی حاصل کرتے ہوئے 28 سال بعد باوقار ورلڈ کپ پر دوبارہ قبضہ کے ذریعہ اپنی کرکٹ تاریخ کا ایک شاندار باب تحریر کیا۔ تاریخی کامیابی کے لیے درکار 275 رنوں کا تعاقب کرتے ہوئے ہندوستانیوں نے اپنے اعصاب پر قابو رکھا اور گوتم گمبھیر کے 97 اور مہندر سنگھ دھونی کے 91 ناٹ آؤٹ کی مدد سے 10 گیند پہلے نشانہ حاصل کرلیا اور کرکٹ کی جنونی قوم کو خوشی سے پاگل کر دیا۔ کھچا کھچ بھرے ہوئے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں جیسے ہی دھونی نے چھکا لگاتے ہوئے ہندوستان کو کرکٹ کا سب سے عظیم لمحہ عطا کیا، فاتح ٹیم نے دیوانہ وار جشن شروع کر دیا۔ اس طرح ہندوستان جو نمبر ایک ٹسٹ ٹیم کا بھی درجہ رکھتا ہے، ونڈے کرکٹ کا عالمی چمپین بن گیا۔ زائد از دو دہوں بعد حاصل ہونے والی ورلڈ کپ کی یہ خطابی فتح سچن تنڈولکر کے لیے دُہری خوشی کا باعث رہی کیونکہ کئی ریکارڈس کے حامل سچن صرف اسی اعزاز سے محروم تھے۔ کوچ گیری کرسٹن کے لیے بھی ایک شاندار وداعی رہی جن کا ہندوستانی کوچ کی حیثیت سے یہ آخری دن تھا۔

یہ ایک یادگار ہفتے کی رات ثابت ہوئی جس کے دوران کئی جذباتی مناظر دیکھے گئے۔ ہندوستان جو طویل عرصے سے کھیل کی مالیاتی طاقت کا درجہ رکھتا ہے، میدان پر بھی اپنی برتری ثابت کردی۔ آٹھ (8) سال قبل سورو گنگولی کی زیر قیادت ٹیم نے اس بلندی پر پہونچنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ جیسے ہی دھونی نے چھکا لگاتے ہوئے میاچ کا اختتام کیا، کھلاڑی میدان پر آ گئے، ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے ان میں سے کئی کھلاڑیوں کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ اس کامیابی کے ساتھ ہی اس لمحہ کا جشن مناتے ہوئے زبردست آتش بازی کی گئی جس سے آسمان روشن ہو گیا۔ سری لنکا کی اننگز کی خاص بات مہیلا جیاوردھنے کے 103 رن تھے جس کی بدولت ٹیم نے 6 وکٹ پر 274 رن بنائے۔ ہندوستانی اننگز کا آغاز تباہ کن رہا کیونکہ وریندر سہواگ اننگز کی دوسری ہی گیند پر آؤٹ ہوئے اور فاسٹ بولر لاست ملنگا نے یہ قیمتی وکٹ حاصل کی۔ تنڈولکر نے شائد اپنا آخری ورلڈ کپ میاچ کھیل رہے تھے، بعض شاندار چوکوں کے ساتھ اپنے ہوم گراؤنڈ پر تماشائیوں کو محظوظ کیا جب کہ دوسری طرف دھونی بھی رنوں کے متلاشی نظر آ رہے تھے۔ ہندوستانیوں کو اس وقت ایک اور

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

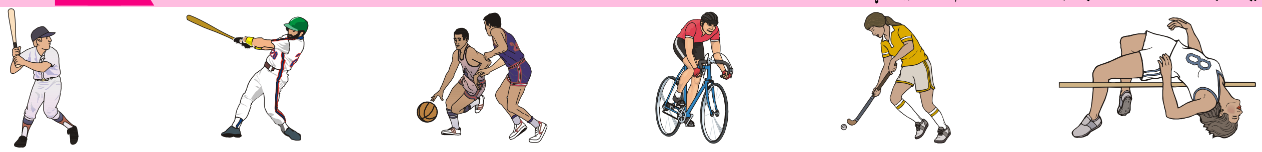

جھٹکہ لگا جب ملنگا نے چمپئن بیاٹسمن کو آوٹ کرتے ہوئے دوسری کامیابی حاصل کی۔ سچن نے ان کی ایک گیند پر کیپٹن کمار اسنگا کارا کو وکٹوں کے پیچھے کیاچ دے دیا۔ جیسے ہی تنڈولکر پویلین کی سمت لوٹنے لگے وانکھیڈے اسٹیڈیم کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ گمبھیر نے کلاسیکھرا کو اکسٹرا کور میں چوکا لگاتے ہوئے ونڈے کرکٹ میں اپنے 4 ہزار رنز مکمل کئے جب کہ ویراٹ کوہلی نے بھی اسی اوور میں ایک چھکا لگایا۔ گمبھیر اور کوہلی کی جوڑی نے تیسری وکٹ کے لیے 83 رنز بنائے لیکن دلشان نے اپنی ہی بولنگ پر چھلانگ لگاتے ہوئے ایک شاندار کیاچ کے ذریعے اس پارٹنرشپ کو توڑ دی۔ آوٹ آف فارم دھونی 'یوراج سے پہلے بیاٹنگ کے لیے آئے تاکہ دائیں اور بائیں ہاتھ کے کھلاڑی کے امتزاج کو برقرار رکھ سکیں لیکن سری لنکا کی ٹیم نے انھیں دو لائف دیں۔ تاہم دھونی نے سری لنکا کی ان غلطیوں کا فائدہ اٹھایا اور اپنا فام دوبارہ حاصل کیا۔ دھونی اور گمبھیر نے تیزی سے رنز بناتے ہوئے ہندوستان کے تعاقب کو جاری رکھا۔ اس جوڑی نے چوتھی وکٹ کے لیے 109 رنز بنائے۔ اس مرحلہ پر گمبھیر نے ایک غیر ذمہ دارانہ اسٹروک کی قیمت چکائی اور صرف 3 رن کی کمی سے اپنی سنچری سے محروم رہے۔ گمبھیر نے گیند کو کٹ کرنے کے لیے جگہ بنانے کی کوشش کی لیکن پریرا کی گیند پر پوری طرح چوک گئے اور ان کے اسٹمپس اکھڑ گئے۔ دھونی 91 اور یوراج 21 رن پر ناٹ آوٹ رہے۔ ہندوستان ورلڈ کپ کی تاریخ میں خطاب جیتنے والا پہلا میزبان ملک بن گیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم تیسری مرتبہ فائنل میں داخل ہوئی تھی جس میں سے دومرتبہ اس نے کامیابی حاصل کی جب کہ سری لنکا کی ٹیم کو مسلسل دوسرے ورلڈ کپ کے فائنل میں ہار کا سامنا کرنا پڑا۔ سری لنکا کی ٹیم بھی تین مرتبہ فائنل میں پہونچی ہے اور اس نے ایک مرتبہ 1996ء میں خطاب جیتا۔ صدر جمہوریہ پرتیبھا پاٹل، سری لنکا کے صدر مہندا راجہ پکسے، کئی دیگر سیاسی شخصیات اور فلم اسٹار و صنعت کاروں نے سخت سیکیورٹی میں کھیلے گئے اس فائنل میاچ کا مشاہدہ کیا۔

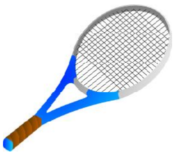

چند بچے ایک اور اخبار کی سرخیاں اور خبریں پڑھ رہے ہیں۔

ہندوستان، ورلڈ چمپئن۔ ملک خوشیوں سے جھوم اٹھا

کرکٹ ورلڈ کپ 2011 کے فائنل میں سری لنکا کو 6 وکٹس سے شکست

مایہ ناز کھلاڑیوں کو فی کس ایک کروڑ روپے انعام، بی سی سی آئی کا اعلان

28 سال بعد ملک کے کروڑہا عوام کا خواب شرمندۂ تعبیر

دھونی کی ٹیم کو صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور سونیا گاندھی کی مبارکباد

ہندوستان 28 سال بعد پھر ایک بار ورلڈ کپ کرکٹ چمپئن بن گیا۔ ممبئی کے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میں ٹیم انڈیا نے سری لنکا کی طاقتور ٹیم کو 6 وکٹوں سے شکست دے دی۔ اس عظیم الشان کامیابی پر سارا ہندوستان خوشیوں سے جھوم اٹھا۔ ملک بھر میں جشن منایا جارہا ہے۔ خوشی و مسرّت کا اس قدر جذباتی ماحول دیکھا گیا کہ ہر طرف عوام دیوانہ وار سڑکوں پر نکل آئے۔ پٹاخوں،

SCERT TELANGANA

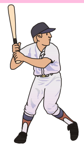
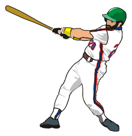
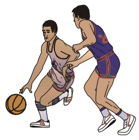

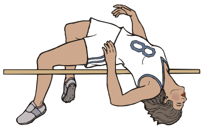

آتش بازی اور فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے شائقین نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ملک کے چپے چپے میں خوشی سے سرشار عوام نے فتح کے جلوس نکالے اور ٹیم انڈیا کی ستائش کی ۔ یوراج سنگھ کو مین آف دی ٹورنمنٹ اور کپتان مہیندر سنگھ دھونی کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ ماسٹر بلاسٹر سچن تنڈولکر اس عظیم الشان کامیابی پر اپنے جذبات سے مغلوب ہوگئے اور ان کی آنکھیں نم ہوگئی تھیں۔ بیشتر کھلاڑیوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسوں دیکھے گئے۔ سچن ٹنڈولکر نے اپنے جذبات و احساسات کا ان الفاظ میں اظہار کیا کہ ورلڈکپ کی فاتح ٹیم میں شامل ہونا ان کی زندگی کا قابل افتخار لمحہ ہے۔ سہواگ نے کہا کہ ٹیم کے ہر ایک کھلاڑی نے ورلڈکپ کے حصول کو یقینی بنانے حتی المقدور کوشش کی۔ ٹیم انڈیا کے کپتان مہیندر سنگھ دھونی اور نائب کپتان گوتم گمبھیر کی شاندار اور ناقابل فراموش اننگز نے ہندوستان کو سری لنکا کے خلاف کامیابی سے ہمکنار کیا۔ حالانکہ ویریندر سہواگ اور سچن ابتداء ہی میں آؤٹ ہوگئے تھے۔

ICC Cricket World Cup 2011

Official Logo of the 2011 ICC Cricket World Cup.

Dates	19 February – 2 April
Administrator(s)	International Cricket Council
Cricket format	One-Day International
Tournament format(s)	Round-robin and Knockout
Host(s)	India Sri Lanka Bangladesh
Champions	India (2nd title)
Participants	14 (from 104 entrants)
Matches played	49
Man of the Series	Yuvraj Singh (Ind)
Most runs	Tillakaratne Dilshan (500)
Most wickets	Shahid Afridi (21) Zaheer Khan (21)
Official website	cricket.yahoo.com
← 2007 (Previous)	(Next) 2015 →

v · d · e

I. سنیے - بولیے

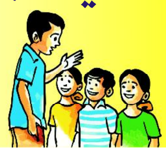

1. دعائیہ اجتماع میں کیا آپ کے مدرسے میں خبریں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں؟ اس میں خبریں پڑھنے والوں کا انداز کیسا ہوتا ہے؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ خبریں کس طرح پڑھی جائیں؟
2. اخبار کی کون سی خبریں آپ سب سے پہلے پڑھتے ہیں؟ اور اس کے بعد کون سی خبر پڑھتے ہیں؟ کیوں؟
3. ریڈیو اور دوردرشن کی خبریں سنیے۔ وہی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی ہیں یا نہیں تلاش کیجیے۔ ریڈیو اور اخبار کی خبروں میں کیا فرق ہوتا ہے بولیے؟
4. آپ نے کبھی کرکٹ، ہاکی یا کوئی دوسرے کھیل کی کامینٹری ریڈیو پر سنی ہوگی۔ اس طرح دوردرشن پر بھی سنی ہوگی؟ ریڈیو اور دوردرشن کی کامینٹری میں کیا فرق ہوتا ہے بتائیے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

5. کوئی ایک اخبار لے کر خبریں پڑھ کر اپنے دوستوں کو سنائیے۔ آپ کے خبریں پڑھنے کے انداز کے بارے میں دوستوں نے کیا کہا؟ کمرہ جماعت میں خبریں کون اچھا پڑھتا ہے؟ کیوں؟

6. ٹیلی ویژن پر آپ نے اینکر کو اُردو میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ ان کی زبان اور کمرہ جماعت میں آپ کے اُردو پڑھانے والے استاد کی زبان میں کیا فرق ہے؟ جو بہترین اُردو بولتے ہیں وہ اینکرس کی جانب سے بولے جانی والی اُردو زبان کے بارے میں کیا کہتے ہیں معلوم کر کے بولیے۔

II. پڑھیے - لکھیے

الف: ورقیہ پڑھیے حسب ذیل سوالوں کے جوابات دیجیے

آئی۔سی۔سی کرکٹ ورلڈ کپ 2011ء

تاریخ آغاز	=	18 رفروری تا 2 راپریل
منتظمین	=	بین الاقوامی کرکٹ کونسل
کرکٹ فارمیاٹ	=	ایک روزہ بین الاقوامی سطح کی کرکٹ
ٹورنمنٹ کا فارمیاٹ	=	راؤنڈ رابن اور ناک آؤٹ
میزبان ممالک	=	ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش
فاتح	=	ہندوستان (دوسری مرتبہ)
مقابلوں میں حصہ لینے والے ممالک کی تعداد	=	14 رممالک (104 رکن ممالک)
مقام فائنل مقابلہ	=	وانکھیڈے اسٹیڈیم ممبئی، ہندوستان
میان آف دی سیریز	=	یوراج سنگھ (ہندوستان)
سب سے زائد رن	=	تلک رتنے دلشان (500)
سب سے زائد وکٹیں	=	شاہد آفریدی (8 مقابلوں میں 21 وکٹیں)
		ظہیر خان (9 مقابلوں میں 21 وکٹیں)
پچھلی بار منعقدہ ورلڈ کپ سال 2007		آئندہ ورلڈ کپ کے انعقاد کا سال 2015

1. ورلڈ کپ کے منتظمین کون ہیں؟
2. میزبان ممالک کون سے ہیں؟
3. ورلڈ کپ مقابلے میں کتنے ممالک نے حصہ لیا؟
4. ورلڈ کپ کے مقابلے کتنے سال میں ایک مرتبہ ہوتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

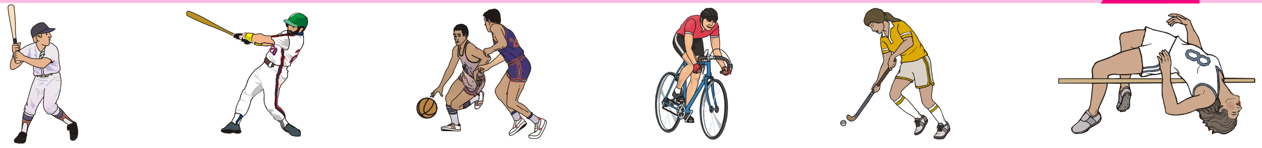

5. ورلڈ کپ فائنل 2011ء کا مقابلہ کہاں ہوا؟

6. سبق میں موجود کسی ایک اخبار کی خبر پڑھیے اور اپنے الفاظ میں لکھیے؟

ب: سبق کی بنیاد پر حسب ذیل سوالات کے جواب لکھیے؟

1. اخبارات میں ہندوستان کے ورلڈ کپ جیتنے سے متعلق سرخیاں کس طرح لکھی گئی ہیں؟

2. ورلڈ کپ کے آخری مقابلے میں ہندوستان کی طرف سے کس نے اچھا مظاہرہ کیا؟

3. ورلڈ کپ فائنل میں سری لنکا کی طرف سے اچھا مظاہرہ کرنے والا کھلاڑی کون ہے؟

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. اخبارات میں کھیل کی خبروں کے علاوہ اور کون سی خبریں ہوتی ہیں؟

2. سبق میں چند اخبارات میں شائع کھیل کی خبریں آپ نے پڑھیں! آپ کو کون سی خبر پسند آئی؟ کیوں؟

3. ورلڈ کپ جیتنے کے بعد ملک خوشیوں سے جھوم اُٹھا۔اس دن کس طرح جشن منایا گیا ہوگا؟

4. اگر آپ جیتنے والی ٹیم کے ارکان سے ملتے تو ان سے کیا گفتگو کرتے؟ اور انہیں کس طرح مبارک باد دیتے؟

5. ہار، جیت کسی بھی کھیل کا ایک جز ہے۔لیکن جیتنے والی ٹیم ہارنے والی ٹیم سے کس طرح پیش آئے؟

6. کھیلوں سے ہمیں کیا فائدے ہیں؟ کھیلوں کے ذریعہ ہمیں کیا سیکھنا چاہیے؟

7. اگر کھیل میں جیت جائے تو کھلاڑیوں کو آسمان پر بٹھایا جاتا ہے۔ہارنے پر انہیں تنقید کا نشانہ۔اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

8. اخبارات میں شائع ہونے والی کھیل کی خبروں کے تعلق سے آپ کی کیا رائے ہے؟ یعنی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں سے متعلق باتیں حقیقت ہوتی ہیں؟ کیوں؟ وجوہات بیان کیجیے؟

طویل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. اخبارات سے ہونے والے فوائد کے بارے میں تفصیل سے لکھیے؟

2. اخبارات کی سرخیوں اور استعمال کی جانے والی زبان کے بارے میں آپ کے خیالات ظاہر کیجیے؟

3. کوئی کھیل اور اس کے کھیلنے کا طریقہ اپنے الفاظ میں لکھیے؟

4. آپ کو کون سا کھیل پسند ہے؟ کیوں؟ اس کھیل میں خود کو ماہر بنانے کے لیے آپ کیا کرو گے 10 جملے لکھیے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

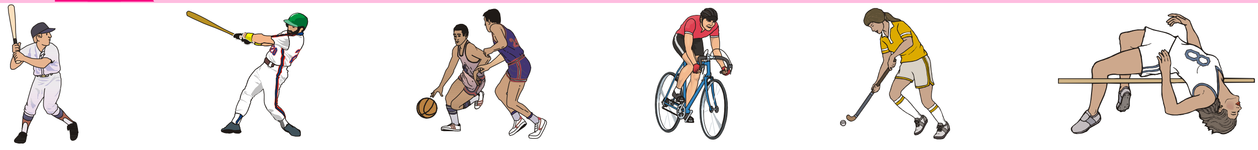

IV. لفظیات

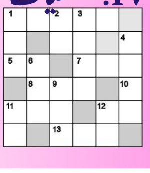

1. سبق کی خبروں کے مطابق ان میں استعمال ہوئے انگریزی الفاظ اور ان کے معنی لکھیے؟
2. سبق پڑھیے۔ حسب ذیل الفاظ کو کن حالات میں استعمال کیا گیا نشان دہی کیجیے۔ یہی الفاظ اور کون سے حالات میں استعمال کیے جاسکتے ہیں لکھیے؟

a. عبرت ناک

b. دم بخود

c. فرطِ مسرت

d. دیوانہ وار

e. سانپ سونگھ گیا

f. حتی المقدور

g. ناقابل فراموش

3. اخبارات سے تعلق رکھنے والے الفاظ لکھیے؟

مثلاً : خبریں، نامہ نگار،

4. کرکٹ کھیل سے تعلق رکھنے والے الفاظ لکھیے؟

V. تخلیقی اظہار

1. کسی ایک اخبار کی اپنی پسندیدہ خبر پڑھیے۔ اُس خبر کا آغاز کیسے کیا گیا؟ اس کی تفصیل کس طرح لکھی گی اس کو مدنظر رکھ کر، اپنے مدرسے میں منعقدہ کھیل کود کے مقابلوں سے متعلق ایک خبر لکھیے۔
2. اپنا پسندیدہ کوئی کھیل اور، اس کھیل کے کھلاڑیوں کی عظمت کو بیان کرنے والے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ایک خبر لکھیے۔ (سبق کے الفاظ کو استعمال کیا جاسکتا ہے)
3. اخبارات میں کئی قسم کے کارٹون شائع ہوتے ہیں۔ جو ہنسانے والے ہوتے ہیں۔ ان کا بغور مشاہدہ کیجیے۔ آپ بھی چند کارٹون بنا کر مظاہرہ کیجیے۔

VI. توصیف

1 اپنے مدرسے کے اچھے کھلاڑیوں کی نشاندہی کیجیے۔ ان کے بہتر کھیلنے کی وجہ کیا ہوسکتی ہے معلوم کرکے لکھیے۔

2. کسی کھیل میں ہارنے والی ٹیم میں اچھے کھلاڑی بھی ہوتے ہیں۔ ان سے آپ کیا سیکھیں گے بولیے۔

VII. منصوبہ کام

اپنی کمرہ جماعت کی طرف سے ایک اخبار تحریر کرنے کے لیے منصوبہ تیار کیجیے۔ اس کے لیے کون کون سے امور شامل کیے جائیں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔ ان کی تفصیلات کو پیش کرنے کے لیے درکار تصویریں بنائیے۔ فوٹوز حاصل

SCERT TELANGANA

کیجیے۔اس اخبار کو ایک اچھا عنوان دیجیے۔اخبار کی تکمیل کے بعد اس کا مظاہرہ کیجیے۔اپنے اخبار کے بارے میں دیگر جماعت کے بچّے کس طرح کا ردِ عمل ظاہر کیے معلوم کر کے بتائیے

2. اپنی کمرہ جماعت کو گروہوں میں تقسیم کیجیے۔ہر ایک گروہ ایک اخبار لے۔اس اخبار میں بچّوں کے لیے مختص صفحے میں کون کون سے نکات شائع ہوئے ہیں ان کی تفصیلات لکھیے۔جماعت کے دیگر بچّوں کو اس سے واقف کروائیے۔

3. گروہی کام: کوئی ایک اخبار حاصل کر کے اس کی اہم سرخیاں لکھیے؟ انہی سرخیوں کو انگریزی اخبار میں کس طرح لکھا گیا ہے مشاہدہ کیجیے اور پڑھ کر سنائیے۔

VIII. زبان شناسی

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. اے خدا! مجھے نیک بنادے۔
2. سنو! تم کہاں جا رہے ہو؟
3. اجی! ادھر آئیے۔

اوپر کے جملوں میں حروفِ فجائیہ اے، سنو!، اجی! کسی کو مخاطب کرنے یا پکارنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروفِ فجائیہ کی اس صورت کو ''ندا'' کہتے ہیں۔ جیسے اے، سنو!، اجی!

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. سبحان اللہ! آپ نے اول درجہ سے کامیابی حاصل کی۔
2. واہ واہ! آپ نے کیا خوب کہا۔

ان جملوں میں حروفِ فجائیہ سبحان اللہ اور واہ واہ خوشی کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروفِ فجائیہ کی اس صورت کو 'انبساط' کہتے ہیں۔ جیسے سبحان اللہ ، واہ واہ

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. شاباش! تم نے کیا کارنامہ انجام دیا۔
2. ماشاءاللہ ! کیا خوب صورت مکان ہے۔

ان جملوں میں حروف فجائیہ شاباش اور ماشاءاللہ تعریف کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروفِ فجائیہ کی یہ صورت 'تحسین' کہلاتی ہے۔ جیسے شاباش ، ماشاءاللہ

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. نعوذباللہ! مجھے بری عادتوں سے نفرت ہے۔
2. تف ہے! تمہاری بری عادتوں پر۔

ان جملوں میں حروف فجائیہ نعوذباللہ اور تف نفرت کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروفِ فجائیہ کی یہ صورت ''نفرین'' کہلاتی ہے۔ جیسے نعوذباللہ ، تف ہے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

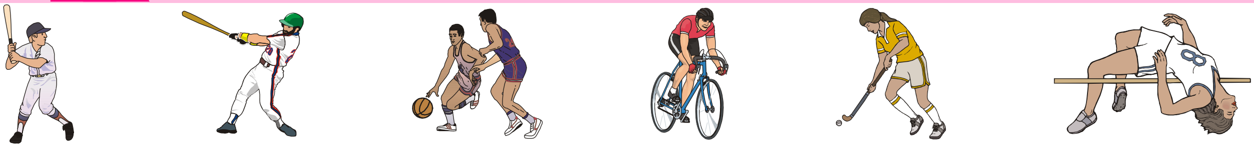

SCERT TELANGANA

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. خبردار! آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔

2. ارے! تم نے یہ کیا کر دیا۔

ان جملوں میں حروف فجائیہ ''خبردار'' تنبیہ کے لیے اور ''ارے'' تعجب کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروف فجائیہ کی یہ صورت ''تنبیہ اور تعجب'' کہلاتی ہے۔ جیسے خبردار ، ارے

❖ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

1. اُف! گرمی بہت زیادہ ہے۔

2. افسوس! محنت کے باوجود کامیابی نہ مل سکی۔

ان جملوں میں اُف! اور افسوس! کے الفاظ رنج و تاسف کے اظہار کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حروف فجائیہ کی یہ صورت رنج و تاسف کہلاتی ہے۔ جیسے: اُف ۔ افسوس

ایسے الفاظ جو بے ساختہ زبان سے ادا ہوتے ہیں ان کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ندا' خوشی و انبساط' تحسین' نفرین' رنج و تاسف اور تنبیہ و تعجب' وغیرہ ''حروف فجائیہ'' کہلاتے ہیں

حروفِ فجائیہ کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

حروف فجائیہ	جملے
1. الحمدللہ	
2. ماشاءاللہ	
3. لاحول ولاقوۃ	
4. شاباش	
5. واہ واہ	
6. ارے واہ	
7. خبردار	

کیا میں یہ کر سکتا / کر سکتی ہوں؟

1. اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کی خبر کے بارے میں اپنے الفاظ میں کہہ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2. اخبارات کی خبر اور سرخیاں پڑھ کر سمجھ سکتا/سکتی ہوں اور اپنے الفاظ میں کہہ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3. اخبار میں استعمال کئے گئے الفاظ کو سمجھ کر موقع و محل کی مناسبت سے ان کا استعمال کر سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4. اخبار میں بیان کردہ کھیلوں کے بارے میں مضمون لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
5. کھیل کی خبروں و دیگر چھوٹی چھوٹی خبروں کو بیانیہ انداز میں لکھ سکتا ہوں۔ کارٹونس بنا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

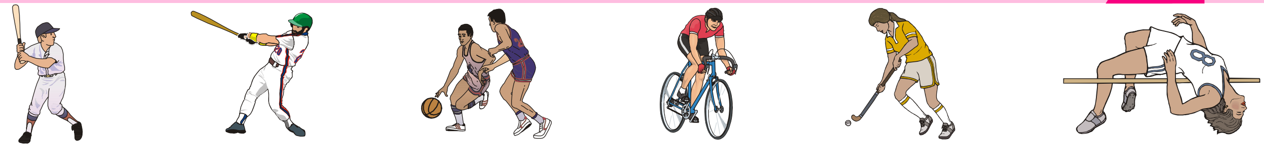

دوسرا یونٹ

8. ہم بھی حاضرِ خدمت ہیں

سوچیے ۔ بولیے

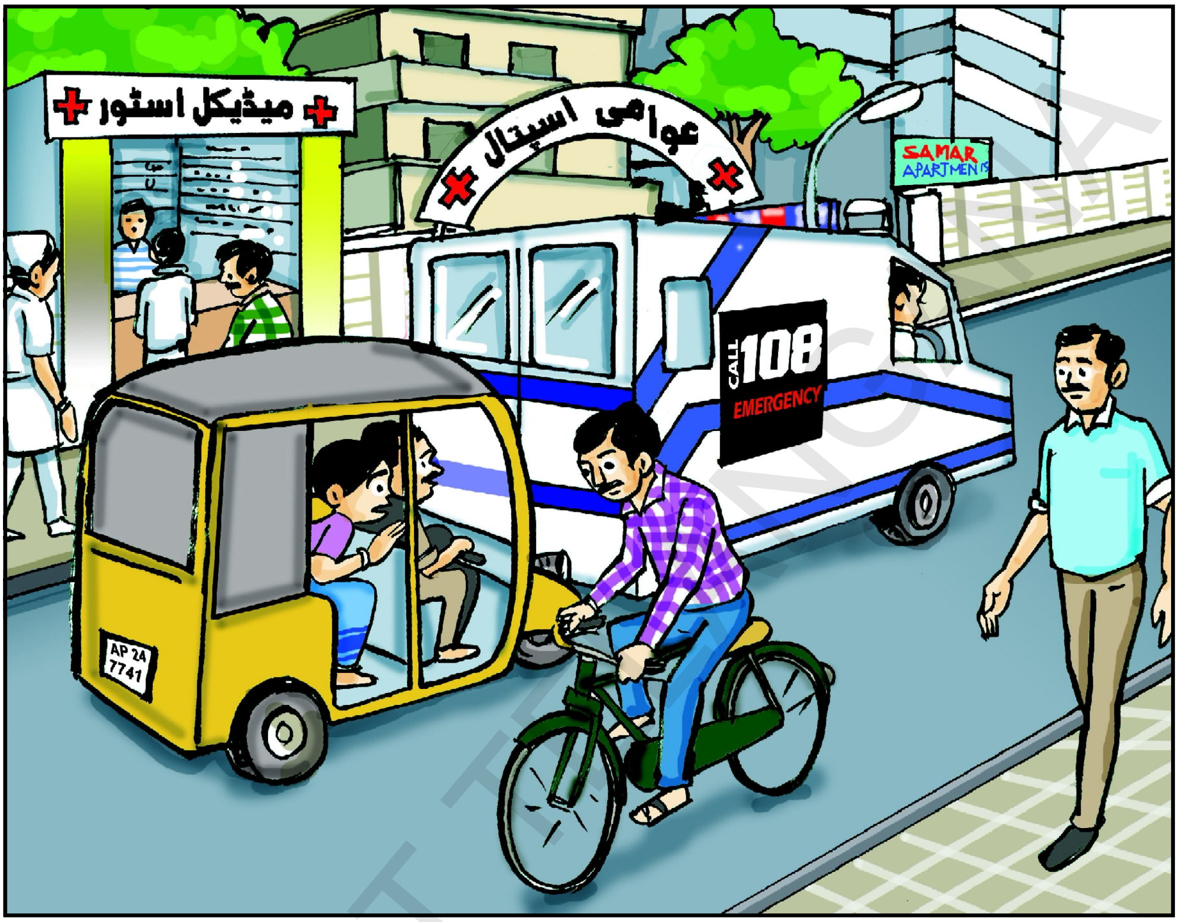

سوالات

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. حادثات واقع ہونے یا کسی ناگہانی صورتحال میں 108 نمبر کو فون کیوں کیا جاتا ہے؟
3. ایک نرس کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟
4. اس طرح کی خدمات انجام دینے والوں کو اگر آپ نے دیکھا ہو تو اُن کے بارے میں بولیے۔

مرکزی خیال

طلبا کو بچپن سے ہی سماجی خدمت کے عادی بنانا اور سب کو اس میں شراکت دار بنانا ہی اس سبق کا اہم مقصد ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچئے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مقام : حیدرآباد

بتاریخ 11/نومبر 2011ء

داداجان!

السلام علیکم

اُمید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

آپ کو یہ بات بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ مجھے اور سمرین کو یوم اطفال پر سماجی خدمت کے صلے میں انعام دیا گیا۔ واقعہ کیا تھا آپ بھی سنیے۔

ایک روز میں اور سمرین اسکول جارہے تھے۔ سڑک کے کنارے ایک ضعیف شخص پڑا کراہ رہا تھا اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا تھا۔ میں نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر بڑے میاں کے منہ پر پانی کی چند چھینٹیں ماریں۔ اُن میں کچھ حرکت پیدا ہوئی اور کچھ دیر بعد وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ سمرین نے اپنا پانی کا بوتل بڑے میاں کے منہ سے لگایا اور اُنھوں نے چند گھونٹ پانی پیا۔

میں نے پوچھا ''بڑے میاں! آپ کو آخر ہوا کیا ہے؟'' لیکن وہ کچھ کہہ نہیں پارہے تھے۔ اُف! اب کیا کیا جاے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ اِدھر اُدھر دیکھا۔ ایک شخص اسکوٹر پر جارہا تھا۔ ہم نے اُنھیں روکا اور بڑے میاں کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص نے کہا بیٹی! مجھے کام ہے اور ارجنٹ جانا ہے'' کہتے ہوئے وہ شخص رخصت ہوگیا۔ اُس کے ایک منٹ بعد ہمیں ایک عورت وہاں سے گزرتی ہوئی نظر آئی۔ ہمارے کہنے پر بھی وہ نہیں رُکی۔ اُس نے کہا بیٹی مجھے ضروری کام ہے' آپ لوگ 108 نمبر کو فون کیجیے اور بتایئے' وہ لوگ آکر اسے لے جائیں گے۔ بس اتنا کہتے ہوئے وہ عورت وہاں سے آگے نکل گئی۔ ہائے! اس شخص کی حالت پر کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ ہمیں بہت پریشانی ہورہی تھی۔ دوسری طرف ہمارے اسکول کا وقت بھی ہورہا تھا۔ میں نے اپنی شرٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولا تو مجھے کچھ پیسے ہاتھ لگے۔ سمرین نے بھی کچھ پیسے اپنی شرٹ کی جیب سے نکالے۔ ہم نے ایک آٹو رکوایا۔ اُس شخص کو بڑی مشکل سے اُٹھا کر آٹو میں سوار کروایا۔ اور دواخانہ لے گئے۔ ڈاکٹر سے ہم نے اُس شخص کی کیفیت بیان کی۔ ڈاکٹر صاحب نے ہماری خوب ستائش کی اور ہم دونوں وہاں سے اسکول روانہ ہوگئے۔

اسکول کا گیٹ آدھا بند کیا ہوا تھا۔ صدر مدرس صاحب گیٹ کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔ ہم دونوں اُن کے پاس گئے اور کہا ''معاف کیجیے سر! ہمیں دیر ہوگئی ہے۔'' اُنھوں نے کہا دیر کیوں ہوئی؟ ہم نے اُس ضعیف شخص کا واقعہ سنایا' یہ سُن کر وہ افسوس کا اظہار کرنے لگے اور ہمیں اپنی جماعت میں جانے کو کہا۔ دوسرے دن دُعائیہ اجتماع میں اُنھوں نے یہ واقعہ تمام طلبا اور اساتذہ کو سنایا اور کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ مصیبت زدہ اندھے' لنگڑے اور بہرے لوگوں کی وقتِ ضرورت مدد کرتے رہیں کیوں کہ اخلاص کے ساتھ مدد کرنا ہی انسانیت ہے۔

داداجان! آپ عظیم لوگوں کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ مجھے بھی اس بات سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہیں۔

دادی جان اور گھر پر تمام بزرگوں کو میرا آداب کہیے۔

آپ کی پوتی

شہلا

جماعت ششم

پتہ

جناب محمد غوث الدین

مکان نمبر 945-7-2

مکرم پورہ' کریم نگر

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

جواب

مقام : کریم نگر

30-11-2011

قرۃ العین شہلا

جیتی رہو!

تمہارا خط پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ۔ اس سے قبل لکھے ہوئے خطوط سے تمہارا یہ خط بہت ہی اچھا ہے۔تمہارے امی' ابا اور چھوٹی بہن سب خیریت سے ہیں؟

تمہاری اور سمرین کی دوستی لاجواب ہے۔ مجھے اب تک صرف یہ معلوم تھا کہ تم دونوں پڑھائی اور کھیل کود میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔تم روزانہ پودوں کو پانی دیتی ہو۔سمرین کی طرح تم بھی اچھی تصویریں بنالیتی ہو۔لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ سماجی خدمات میں بھی تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہو۔اس بات کی اطلاع تمہارے خط میں پا کر دِل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھا۔

سماجی خدمت کا لفظ تو تم سُن چکی ہوگی لیکن اس کا مطلب تم سمجھتی بھی ہو یا نہیں' اس بات کا تو مجھے علم نہیں ہے۔خاندان کسے کہتے ہیں تم بہتر طور پر سمجھتی ہو۔امی' ابا' بھائی بہن' دادا' دادی وغیرہ تمام لوگ مل کر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں تو ان سب کو خاندان کہا جاتا ہے۔ہمارے اطراف واکناف میں موجود اس طرح کے سبھی خاندانوں کو ملا کر سماج کہتے ہیں۔ہمارے خاندان میں ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں۔اُسی طرح سماج میں بھی ضرورت پڑنے پر ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہنا چاہیے۔یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ میں اپنے خاندان میں خوشحال ہوں۔مجھے اڑوس پڑوس کے لوگوں سے کیا لینا دینا؟ سماج بہتر ہوتو ہی ہم ٹھیک طور پر زندگی گزار سکتے ہیں۔مثال کے طور پر سارا محلّہ کوڑا کرکٹ سے بھرا رہے اور صرف اپنا گھر ہم صاف ستھرا رکھ لیں تو کیا ہم صحت مند رہ سکتے ہیں؟

سماج میں ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جنھیں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں رہتی ۔ بیماریوں سے متاثر اشخاص اندھے بہرے گونگے کئی لوگ ہوں گے۔ان تمام کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ آتشزدگی' طوفان' سیلاب' زلزلوں اور متعدی بیماریوں کی وبا سے متاثرہ افراد کو بھی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔

سماج کے مستحق افراد کی مدد کرنا ہی سماجی خدمت کہلاتی ہے۔اس طرح کی مدد کرنے کا خیال ہم لوگوں کو ہمیشہ اپنے ذہن میں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

رکھنا چاہیے۔ عام طور پر ہم لوگ ہمارے گھر کی اشیا کو حفاظت سے رکھتے ہیں۔ وہ ہماری ملکیت کہلاتی ہے۔ اس طرح کئی اشیا ہوتی ہیں جنھیں ہم عوامی ملکیت کہتے ہیں۔ یعنی بس، ریل، پارک اور سیر و تفریح کے مقامات، آثار قدیمہ کی عمارتیں وغیرہ تمام عوامی ملکیت کہلاتی ہیں۔ یہ ہمارے علاوہ بھی دوسروں کی ملکیت ہے۔ انھیں نقصان سے بچانا اور ان کی دیکھ بھال کرنا بھی ہم لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ انھیں سماجی، تہذیبی، ثقافتی ورثہ کہا جاتا ہے۔

بیٹی! تم اور سمرین نے سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ایک ضعیف شخص کے لیے جو کام کیا ہے وہ بھی خدمت خلق ہے۔ سماجی خدمت کرنے کا تم میں خیال پیدا ہونا خود تم میں سماجی جذبہ کی موجودگی کا اظہار ہے۔ اس کے لیے میں تمہاری اور سمرین کی بھرپور ستائش کرتا ہوں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ طلبا کا اولین فریضہ یہ ہے کہ وہ دلچسپی سے پڑھیں۔ لیکن پڑھائی کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی حتی المقدور مدد کرنا بھی بہت اہم ہے۔ مدر ٹریسا نے اپنے بچپن سے ہی سماجی خدمت کا آغاز کیا۔ صرف نصیحت کرنے سے کام نہیں چلتا۔

سماجی خدمات کا جذبہ رکھنے والے طلبا کے لیے کئی ایک راستے ہیں۔ اسکول کے باہر گھومنے والے بچوں کو مدرسہ میں داخلہ دلوانے کے لیے اساتذہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص غیر ضروری درخت کاٹ رہا ہو تو متعلقہ عہدیداروں کو اس کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ پلس پولیو پروگرام میں ڈاکٹروں کی مدد کر سکتے ہیں۔ پلاسٹک کی تھیلیاں اور برتن استعمال نہیں کرنا چاہیے، اس بات سے ساتھی طلبا کو واقف کروا سکتے ہیں۔ گلی کوچوں میں گھومنے والے آوارہ کتوں سے متعلق میونسپل آفس کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ ناخواندہ بزرگوں کو شام کے اوقات میں پڑھنا لکھنا سکھا سکتے ہیں۔ گھر، محلّہ، مدرسہ جہاں کہیں بھی ہو پودے لگا سکتے ہیں اور اُن کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ ساتھیوں کے علاوہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ تم یہ تمام باتیں سمجھ رہی ہو نا۔ بیٹی!

ہمارے گاؤں کے تمام لوگوں کو تمہارے کام کے متعلق بتاؤں گا۔ آئندہ بھی اس طرح کے اچھے کام کرنا مت بھولنا۔ جب تم یہاں آؤ گی تو میں تمھیں انعام میں کیا دوں گا تمھیں اُسی وقت پتہ چلے گا۔ اس خط کو تمہارے دوستوں سے بھی پڑھواؤ۔ صدا خوش رہو۔

فقط

تمہارا دادا جان

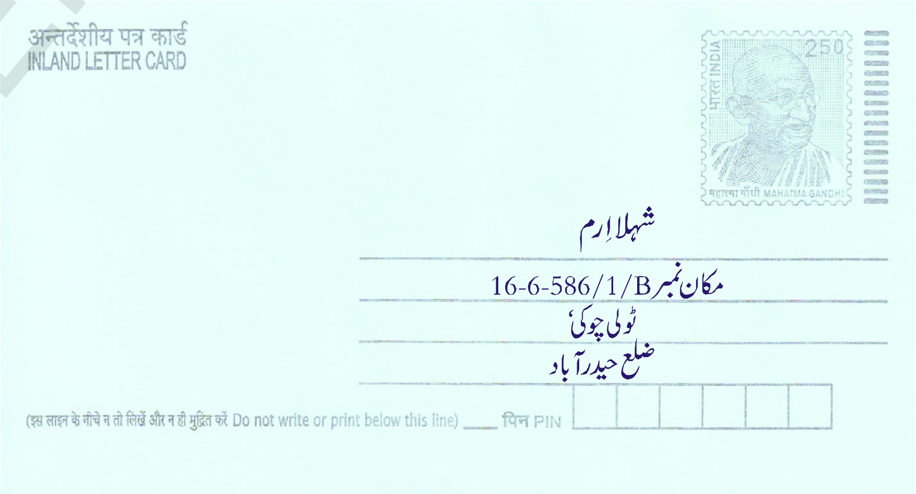

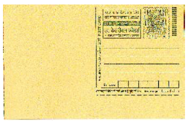

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

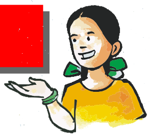

I. سنیے - بولیے

1. اس سبق میں کس نے کس کو اور کس لیے خط لکھا؟
2. دعائیہ اجتماع میں صدر مدرس صاحب نے شہلا کے بارے میں کیا کہا ہوگا؟
3. آپ کے اپنے مدرسے میں بھی آپ کے صدر مدرس صاحب دعائیہ اجتماع میں کون کون سی اچھی باتیں کہتے ہیں؟ سنایئے۔
4. شہلا اور اُس کی سہیلی سمرین کی طرح کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ کس طرح کی مدد کی بتایئے؟
5. آپ جانتے ہیں شہلا نے ضعیف شخص کی مدد کی۔ اسی طرح ہم بھی کن لوگوں کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟ بتایئے۔
6. شہلا کا لکھا خط اُس کے دادا جان کو اور دادا جان کا لکھا خط شہلا کو ملنا چاہیے۔ اسی طرح کسی کا بھی لکھا ہوا خط ایک مقام سے دوسرے مقام تک کس طرح پہنچتا ہے۔ بتایئے۔

II. پڑھیے - لکھیے

1. ذیل کے الفاظ پڑھیے۔ ان الفاظ سے متعلق جملے سبق میں کہاں کہاں ہیں، شناخت کیجیے۔

108 نمبر - اچھے کام - ہمارا گھر - گلی کوچوں - آتش زدگی - عظیم لوگ

2. سبق کے اُن جملوں کو جن میں یہ ''!'' ، ''؟'' علامتیں استعمال ہوئی ہیں علاحدہ کر کے ایک جگہ لکھیں۔
3. ذیل کا پیراگراف پڑھیے۔ اس پیراگراف سے متعلق سوالات لکھیے۔ عنوان تجویز کیجیے۔

زمانہ قدیم میں کبوتروں کے ذریعہ اطلاعات کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا جاتا تھا۔ اس کے بعد سفیر اور خبر رسانوں کے ذریعہ اطلاعات دوسرے مقامات تک بھیجی جاتی تھیں۔ یہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر یا پھر پیدل چلتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام تک اطلاعات پہنچاتے تھے۔ اس کے بعد خط رساں کے ذریعہ اور ٹیلی گرام کے ذریعہ اطلاعات ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچتی تھیں۔ جدید دور میں اطلاعات کی ترسیل کے لیے ٹیلیفون اور سیل فون استعمال کیے جا رہے ہیں۔ آج کے ترسیلی و تکنیکی دور میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعہ صرف چند لمحوں میں اطلاعات کی ترسیل ہو رہی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہمارے خیالات، احساسات کے تبادلے کے لیے بلاگ، ٹیوٹر اور فیس بک طریقوں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

سوال 1. ________________

سوال 2. ________________

سوال 3. ________________

سوال 4. ________________

سوال 5. ________________

عنوان: ________________

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

4. سبق کے مطابق سوالات کے جواب لکھیے ۔

1. صدر مدرس نے شہلا اور سمرین کو کس دن انعام سے نوازا؟ انہیں اس دن انعام کیوں دیا گیا؟
2. ضعیف شخص کو اسپتال لے جانے کے لیے شہلا اور سمرین کے پاس پیسے کہاں سے آے ؟
3. شہلا نے خط کسے لکھا؟ وہ کہاں رہتے ہیں؟
4. ڈاکٹر نے شہلا کی ستائش کرتے ہوئے کیا کہا اور کیوں؟
5. صدر مدرس نے کیا تقریر کی؟
6. سماجی شعور کا کیا مطلب ہے؟ اس سے متعلق شہلا کو دادا جان نے خط کے ذریعہ کیا معلومات پہنچائیں ۔
7. سماجی خدمات کے کون کون سے راستے دادا جان نے بتاے ؟______
8. شہلا نے دادا جان سے کون سی معلومات فراہم کرنے کی خواہش ظاہر کی؟

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات :

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے ۔

1. مدد کی ضرورت کن لوگوں کو ہوتی ہے؟
2. خط کی مخاطبت فرد تخاطب کو ملحوظ رکھ کر کی جاتی ہے ۔ چند خطوط کے القاب لکھیے ؟
3. شہلا کو سماجی شعور ہے ۔ یہ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں ؟
4. سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ضعیف شخص کو صرف شہلا اور اُس کی سہیلی کو کیوں اسپتال لے جانا پڑا؟
5. شہلا بزرگوں کے اقوال کیوں معلوم کرنا چاہتی تھی؟
6. 108 نمبر کو فون کیوں کرتے ہیں؟ اس طرح فون کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
7. سمرین نے کون سے فلاحی اداروں کے نام سنے؟
8. صدر مدرس، شہلا اور سمرین کے اسکول دیر سے پہنچنے پر بھی خفا نہیں ہوے ۔ کیوں؟

طویل جوابی سوالات :

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے ۔

1. آفات سماوی واقع ہونے پر کس طرح کی خدمات ضروری ہوتی ہیں؟
2. شہلا کی طرح آپ کی جانب سے بھی کیے گئے اچھے کام کے بارے میں اپنے دادا جان / ماموں جان کو خط لکھیے ۔
3. پینے کے پانی کی آلودگی کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے سرپنچ / میونسپل آفیسر کے نام ایک خط لکھیے ۔

IV. لفظیات

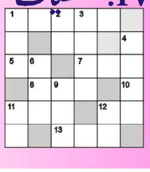

I. ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے ہم معنی الفاظ کو قوسین میں لکھیے ۔

مثال : میں یہاں خیریت سے ہوں ۔ (ٹھیک)

1. ڈاکٹر صاحب نے ہماری ستائش کی ۔ (   )

2. زلزلے آنے سے بہت سارے لوگ مصیبت میں پڑ جاتے ہیں ۔ (   )

SCERT TELANGANA

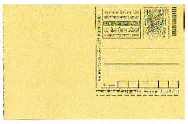

3. کچھ بچے اپنے بچپن میں ہی موسیقی میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ (   )

4. دو وقت کی روٹی میسر نہ ہونے والوں کی مدد کرنا چاہیے۔ (   )

5. مدر ٹریسا نے بچپن سے ہی سماجی خدمات کا آغاز کیا۔ (   )

II. ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی ضد خالی جگہوں میں لکھیے۔

1. امتحان میں کامیاب ہونے پر میں بہت خوش ہوں۔ کھیل کے مقابلے میں ہارنے پر مجھے بہت ________

2. دلچسپی سے پڑھنے پر کوئی بھی امتحان کامیاب کر سکتے ہیں۔ سبق سننے کے دوران ________ غلط بات ہے۔

3. محنت سے کوئی بھی چیز حاصل کی جا سکتی ہے۔ ________ کوئی بھی چیز حاصل نہیں ہوتی۔

5. اچھے لوگ دوستی کرتے ہیں۔ خراب لوگ ________ کرنا چاہتے ہیں۔

III. ذیل میں جسمانی نقص اور قدرتی آفات سے متعلقہ الفاظ دیے گئے ہیں۔ انھیں علیحدہ کیجیے اور ہر لفظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

طوفان ، سیلاب ، بہرے لوگ ، زلزلے ، اندھے لوگ ، گونگے لوگ

V. تخلیقی اظہار

1. شہلا نے اپنے دادا جان کو خط لکھا۔ دادا جان کی جگہ اگر آپ شہلا کے دوست/سہیلی ہوتے تو آپ خط کا جواب کس طرح دیتے۔ لکھیے۔

2. شہلا اور دادا جان کے خط کے متعلق گروہی طور پر مباحثہ کیجیے۔

VI. توصیف

1. خط کے ابتداء اور اختتام پر القاب لکھے جاتے ہیں۔ انہیں دیگر زبانوں میں کس طرح لکھا جاتا ہے لکھیے۔
مختلف افراد کو خط لکھتے وقت انہیں مخاطب کرنے کے لیے القاب لکھے جاتے ہیں۔ مثال میں دوست کے لیے کس طرح لکھا جاتا ہے بتایا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر افراد کے لیے القاب کس طرح لکھے جائیں گے۔

	اُردو میں	انگریزی میں	تلگو میں
مثال: دوست	پیارے دوست	ڈیئر فرینڈ	پریامینا متروڈو
	فقط آپ کا دوست	یورس لونگ لی	نی متروڈو
والد کے لیے:	________	________	________
	________	________	________

2. آپ کے مدرسہ/گاؤں میں سماجی خدمت کرنے والوں کی تفصیلات حاصل کیجیے۔

3. انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے کمپیوٹر کے ذریعہ ای۔میل کس طرح بھیجتے ہیں معلوم کیجیے۔ اسی طرح ہمیں درکار معلومات انٹرنیٹ سے کس طرح حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بتائیے۔

SCERT TELANGANA

VII. منصوبہ کام

1. چند مشہور لوگوں کے خطوط کو کتب خانے کی کتابوں سے حاصل کیجیے۔
2. مختلف اخبارات میں شائع خطوط کو حاصل کرکے ان کو کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
3. کسی ایک عنوان سے متعلق خط پڑھیے۔ وہ کس سے متعلق ہے۔ کس نے کس کو لکھا۔ بولیے۔

VIII. زبان شناسی

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

مدرسہ جاو   کتاب اچھی ہے   عمارت نئی ہے

ان جملوں میں مدرسہ، کتاب اور عمارت عام الفاظ ہیں جو کسی خاص عمارت، کتاب یا مدرسے کے نام کو ظاہر نہیں کرتے۔

> وہ نام جو کسی عام آدمی، شئے یا مقام کو ظاہر کرے ''اسم عام'' کہلاتا ہے۔

مشق: ان جملوں میں اسم عام کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1. ٹوپی پرانی ہے۔ (   )
2. گاؤں کا ماحول سرسبز ہوتا ہے۔ (   )
3. چیزیں نئی ہیں۔ (   )
4. شہروں میں بجلی کا انتظام ہے۔ (   )
5. جانور جنگل میں رہتے ہیں۔ (   )
6. تمام علاقوں میں تعلیم عام ہو رہی ہے۔ (   )

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

- احمد اچھا لڑکا ہے۔
- شاکرہ محنت سے پڑھتی ہے۔
- دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے۔

ان جملوں میں احمد، شاکرہ، دہلی اور ہندوستان اسم خاص ہیں۔

> وہ نام جو کسی خاص شخص، شئے یا مقام کو ظاہر کرے ''اسم خاص'' کہلاتا ہے۔

مشق: ان جملوں میں اسم خاص کی نشان دہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1. طیبہ ذہین لڑکی ہے۔ (   )
2. حیدرآباد ہماری ریاست کا صدر مقام ہے۔ (   )
3. چار مینار بلند عمارت ہے۔ (   )
4. تاج محل دنیا کا ایک عجوبہ ہے۔ (   )
5. صبا کھیل رہی ہے۔ (   )
6. ہندوستان کئی مذاہب کا گہوارہ ہے۔ (   )

اس طرح اسم کی دو قسمیں ہوئیں

اسم خاص	اسم عام

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. کسی کردار کے مکالمے ادا کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. نئے الفاظ کے معنی حروف تہجی کے مطابق لغت میں تلاش کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. لغت سے تذکیر و تانیث۔ واحد جمع۔ صفات۔ محاورے۔ تشبیہ وغیرہ سمجھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

9. عقلمند عورت

سہیل عظیم آبادی

کسی زمانے میں بغداد میں احمد نام کا ایک سوداگر رہتا تھا۔ دیس بدیس میں اس کا کاروبار پھیلا ہوا تھا۔ وہ بڑا ہی شریف اور رحم دل تھا۔ اس کی سخاوت اور رحم دلی کے چرچے دور دور تک مشہور تھے۔ اس نے بہت سے شہروں میں مسجدیں، مدرسے، مسافر خانے اور تالاب بنوائے تھے۔ بہت سے غریب آدمی ہر روز اس کے پاس مدد کے لیے آتے تھے اور کوئی بھی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا۔ جو بھی احمد سوداگر کو جانتا اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی عزت کرتا۔

ایسے آدمی کو تو ہر طرح سے خوش رہنا چاہیے تھا، لیکن احمد سوداگر اداس غمگین رہا کرتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ اوّل تو بہت دنوں تک اس کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ایک لڑکا ہوا بھی تو بالکل بیوقوف نکلا۔ وہ کسی کام کے لائق نہ تھا۔ احمد سوداگر کبھی کبھی اپنے دوستوں سے اس بارے میں باتیں کرتا اور ان سے رائے پوچھتا کہ کیا کیا جائے کہ جس سے اس کے لڑکے کی زندگی آرام سے کٹ جائے، اسے ڈر تھا کہ لوگ اس کی بیوقوفی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسے لوٹیں گے۔

دوستوں نے رائے دی کہ تھوڑا تھوڑا کام اس کے حوالے کیا جائے۔ احمد سوداگر نے یہی کیا لیکن اس کے بیٹے سلیم نے اپنی بے وقوفی سے سب برباد کر دیا۔ نوکر چاکر اور اس کے دوست لوٹ کر سب کھا گئے۔ کئی بار اس سے تجارت کرائی گئی لیکن ہر بار نقصان ہی ہوا۔ وہ کسی کام کو سنبھال نہ سکا۔ اس سے احمد سوداگر اور بھی غمگین رہنے لگا اور اسے یقین ہو گیا کہ بہت جلد وہ سب کچھ برباد کر دے گا۔

احمد سوداگر نے سوچا کہ اب کچھ بھی ہو لڑکا جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کر دینی چاہیے۔ شاید شادی کے بعد وہ سدھر جائے اس نے اپنے ایک دوست کی لڑکی زینت سے سلیم کی شادی کر دی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

زینت جتنی خوب صورت تھی اتنی ہی عقلمند بھی تھی' آتے ہی اس نے سمجھ لیا کہ اس کا شوہر نہایت بے وقوف ہے اور گھر ہی نہیں بلکہ باہر کا کام بھی اسے ہی سنبھالنا ہوگا اس نے اس کی تیاری بھی شروع کردی۔ آہستہ آہستہ اس نے ان سبھی نوکروں کو نکال دیا جو سلیم کو ٹھگتے تھے' پھر اس کے دوستوں کو بھی نکالا۔لیکن اس سے بھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔سلیم نے جو کام شروع کیا اس میں گھاٹا ہوا۔اسی درمیان احمد سوداگر بھی مرگیا' پھر کیا تھا شہر کے سارے ٹھگ اور بدمعاش سلیم سے دوستی کی غرض سے دوڑنے لگے اور اسے نئے نئے کاروبار کرنے کی صلاح دینے لگے۔سلیم بھی سب کی رائے کے مطابق کاروبار کرنے کے بارے میں سوچنے لگا' اس کی بیوی نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی قسم کے کاروبار کرنے کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں دے گی۔ سلیم چپ ہو رہا۔ چالاک اور ٹھگ جو اس وقت اس کے دوست بن گئے تھے کہنے لگے کہ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے کہ تم کوئی کام نہ کرو اور تمہاری بیوی سارا کام کرے۔ساری دنیا میں یہ بات مشہور ہو جائے گی اور تم کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گے۔

یہ بات سلیم کے سمجھ میں آئی اور اس نے اپنی بیوی سے جا کر کہا اور بہت سارو پیہ کاروبار کرنے کے لیے مانگا' لیکن ہوشیار زینت فوراً سمجھ گئی کہ اسے کسی نے بہکایا ہے اس نے صاف انکار کر دیا۔سلیم اس کے انکار کرنے پر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ ''میں بے کار نہیں بیٹھ سکتا۔'' مجھے کچھ کام کرنا چاہیے اگر میری بات نہیں مانتی ہو تو تم ہی کہو کہ میں کیا کروں ۔ زینت نے ہنستے ہوئے کہا کہ تم کام کرنا ہی چاہتے ہو تو ایک گدھا خرید لاؤ' اسے پالو پھر بیچ ڈالو کچھ فائدہ ہو ہی جائے گا۔زینت نے یہ بات مذاق میں کہی تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس نے دیکھا کہ سلیم ایک موٹا گدھا لیے آ رہا ہے۔اس نے اپنی بیوی کو دیکھتے ہی کہا لو دیکھو کتنا اچھا گدھا لایا ہوں' زینت کو اپنے شوہر کی بیوقوفی پر بہت تکلیف ہوئی اور اس نے کہا ''میں نے تو بات مذاق میں کہی تھی جاؤ اسے فوراً بیچ آؤ۔'' سلیم پھر گدھے کو لے کر بازار کی طرف نکلا۔دو ٹھگوں نے اسے دیکھا اور آپس میں رائے کرنے لگے کہ کسی طرح اس گدھے کو ہتھیایا جائے۔آخر میں جو زیادہ چالاک تھا وہ سلیم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ پیچھے والے ٹھگ نے جھٹ گدھے کی گردن سے رسی کھولی اور اپنی گردن میں ڈال لی اور گدھے کو دوسری رسی میں باندھ دیا۔جو ٹھگ آگے تھا وہ پیچھے آ گیا اور سلیم آگے چل پڑا۔سلیم کو پتہ بھی نہ چلا کہ اس کا گدھا اُڑا لیا گیا۔اس نے پلٹ کر دیکھا ارے وہاں تو ایک داڑھی والا آدمی تھا ۔گدھے کا کوئی پتہ نہ تھا۔سلیم حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ٹھگ نے گڑگڑا کر کہا ''مالک! ناراض نہ ہو میری کہانی بڑی دردناک ہے ۔ میں بڑے آدمیوں کے ساتھ رہتا تھا ۔ بڑے بڑے کام کرتا تھا۔ایک دن نشے کی

حالت میں اپنی ماں کو پیٹا‘ اس نے بددعا دی کہ جا گدھا ہو جا۔ بس کیا تھا میں گدھا ہو گیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ میری ماں نے میری خطا معاف کردی ہے اور میں پھر آدمی بن گیا ہوں۔ جب تک زندہ رہوں گا آپ کو یاد کروں گا۔

سلیم نے اس کی گردن سے رسّی کھول دی اور وہ ٹھگ چلا گیا۔ سلیم نے گھر آ کر سارا قصہ زینت کو سُنایا۔ زینت سب کچھ سمجھ گئی۔ لیکن کچھ نہ بولی۔ پھر بولی اچھا جاؤ ایک گدھا اور خرید لاؤ۔“ سلیم پہلے تو تیار نہ ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد نکلا تو وہی گدھا خرید لایا۔ زینت نے گدھے کو کھلایا پلایا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سلیم سے بولی۔ ”اسے بازار لے جاؤ اور اچھے داموں میں فروخت کرنا‘ لیکن اگر یہ بھی آدمی بن جائے تو اسے چھوڑنا نہیں۔ بلکہ گھر لے آنا میں اس کی کچھ خبر لوں گی۔ سلیم گدھے کو لے کر نکلا۔ اس بار پھر ان دونوں ٹھگوں نے اسے دیکھا۔ لیکن اس بار وہ نہیں گئے‘ بلکہ ایک ساتھی کو بھیجا اور پہلے ہی کی طرح ایک ٹھگ سامنے سے آکر اس سے باتیں کرنے لگا۔ دوسرے نے گدھے کی گردن سے رسی کھول کر اپنی گردن میں ڈال لی اور گدھا دوسرے ساتھی کے حوالہ کر دیا۔ پھر ٹھگ اپنی راہ چلا اور سلیم اپنی راہ۔ پہلے کی طرح گدھا تھوڑی دور جا کر رُک گیا‘ سلیم

نے دیکھا تو پھر وہی تماشہ گدھے کی جگہ ایک آدمی بندھا ہوا ہے وہ بہت گھبرایا اور ٹھگ نے پھر وہی کہانی دُہرائی کہ وہ اپنے باپ کی بددعا کی وجہ سے گدھا بن گیا تھا۔ سلیم نے بہت افسوس ظاہر کیا اور کہا ”کوئی بات نہیں تم میرے گھر چلو۔ وہاں تمہیں ہم بہت سا روپیہ پیسہ دیں گے اور تم آرام سے اپنی زندگی بسر کرنا۔“

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ٹھگ بھی لالچ میں آ گیا اور خوشی خوشی اس کے ہمراہ ہو گیا۔ جب سلیم گھر آیا اور اپنی بیوی سے سارا حال کہہ سُنایا تو اس کی بیوی نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اس آدمی کو ایک کھونٹے سے باندھ دیا جائے۔ اسے کھونٹے سے باندھ دیا گیا تو وہ رونے چلانے لگا۔ زینت نے اپنے نوکروں سے کہا کہ جاؤ اس گدھے سے کہو کہ تمہارے ماں باپ کی وجہ سے میرے دو گدھوں کی قیمت باقی رہ گئی ہے، دونوں گدھوں کے دام واپس کردو ورنہ ہم ان دونوں گدھوں کا کام تم سے لیں گے اور کبھی نہ چھوڑیں گے۔

یہ سُن کر ٹھگ بہت گھبرایا اور رونے چلانے لگا لیکن زینت نے ایک نہ سنی آخر دوسرے ساتھی آ گئے اور انھوں نے جتنا روپیہ ٹھگا تھا واپس کر دیا اور ٹھگ کو چھڑا لے گئے۔

سوالات

1. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ احمد ایک نیک سوداگر تھا؟
2. احمد سوداگر کو اس بات کا کیسے پتہ تھا کہ اس کا بیٹا قابل سوداگر نہیں بن پائے گا؟
3. زینت کے کردار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
4. کیا حقیقت میں کوئی شخص سلیم جیسا بے وقوف ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو ایسا کوئی واقعہ معلوم ہو تو لکھیے؟
5. زینت کی جگہ اگر آپ ہوتے تو ٹھگ کے ساتھ کیا معاملہ کرتے؟
6. اس کہانی کا کون سا کردار آپ کو پسند ہے؟ کیا آپ بھی اس جیسا بننا پسند کریں گے؟ کیسے؟
7. سلیم کی بیوی نے اپنے شوہر کو سدھارنے کے لیے کیا کیا؟
8. ٹھگوں کی چال کیا تھی؟
9. سلیم کی بیوی نے ٹھگوں کو کس طرح سبق سکھایا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

10. گائے اور بکری

سوچیے۔ بولیے

علامہ اقبالؔ

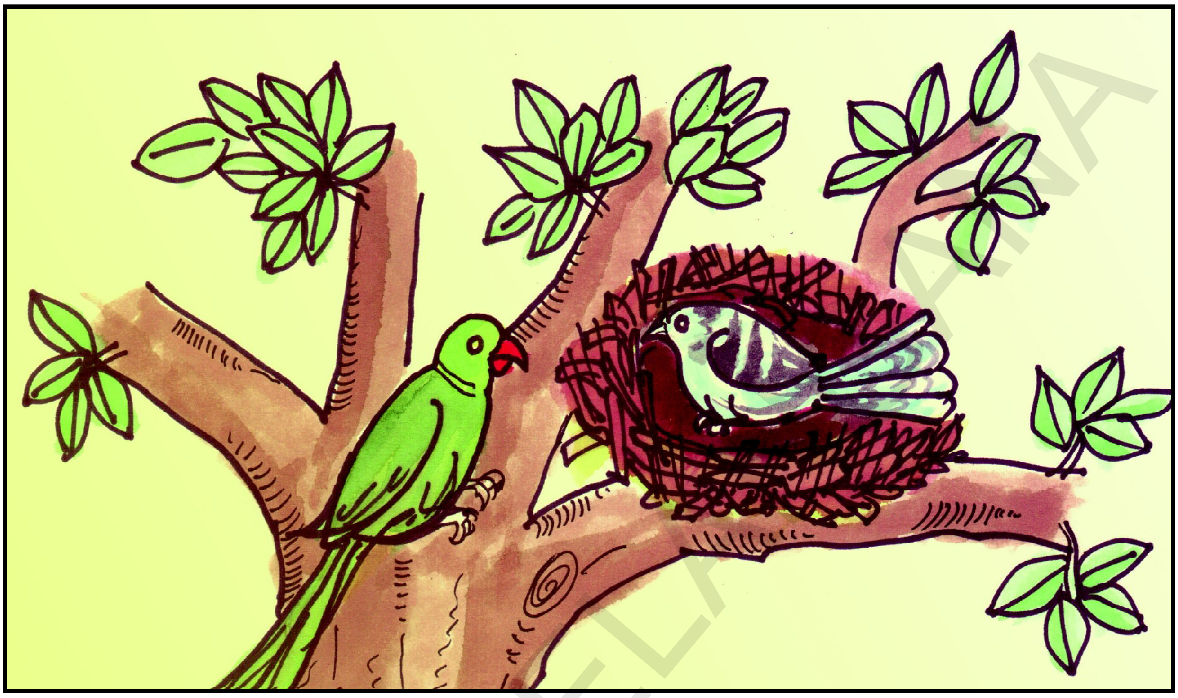

سوالات

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. چڑیا اور طوطے کے درمیان کیا گفتگو ہو رہی ہوگی؟
3. علامہ اقبال کی چند نظموں کے نام کہیے جو بچوں کے لیے لکھی گئی ہیں۔

مرکزی خیال

آدمی بڑا ہو کہ چھوٹا کسی کی شکایت نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ کسی کام کے اچھا یا بُرا ہونے کا سبب بہت دیر میں سمجھ میں آتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات دیکھنے میں اچھی نظر آنے والی چیزیں حقیقت میں ویسی نہیں ہوتیں۔ اسی طرح اکثر چیزیں جس میں ہمیں فائدہ نظر نہیں آتا حقیقت میں وہ فائدہ مند ہوتی ہیں۔ (جیسے ماں باپ کی ہدایات بچوں کو بُری معلومات ہوتی ہیں لیکن اُن کی باتوں میں بہت ساری اچھائیاں چھپی ہوتی ہیں)۔ اس لیے ہم کو یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ کون بول رہا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا کہہ رہا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ایک چراگاہ ہری بھری تھی کہیں
تھی سراپا بہار جس کی زمیں

کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں
ہر طرف صاف ندیاں تھیں رواں

کسی ندی کے پاس ایک بکری
چرتے چرتے کہیں سے آنکلی

جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا
پاس ایک گائے کو کھڑے پایا

پہلے جھک کر اسے سلام کیا
پھر سلیقے سے یوں کلام کیا

کیوں بڑی بی مزاج کیسے ہیں
گائے بولی کے خیر اچّھے ہیں

کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی

زور چلتا نہیں غریبوں کا
پیش آیا لکھا نصیبوں کا

آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے
اُس سے پالا پڑے خدا نہ کرے

دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دُبلی تو بیچ کھاتا ہے

اس کے بچّوں کو پالتی ہوں میں
دودھ سے جان ڈالتی ہوں میں

SCERT TELANGANA

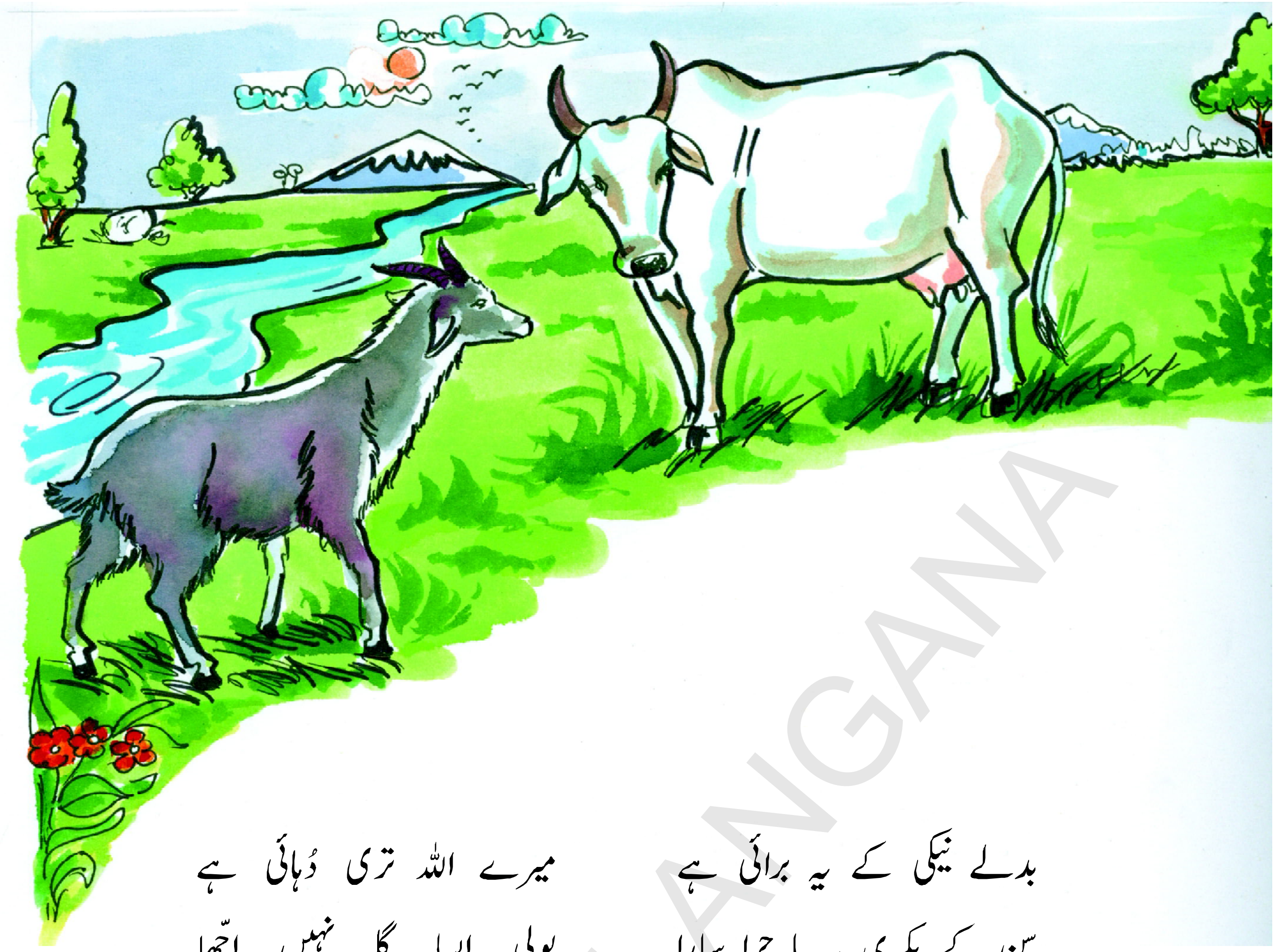

بدلے نیکی کے یہ برائی ہے — میرے اللہ تری دُہائی ہے
سن کے بکری یہ ماجرا سارا — بولی ایسا گلہ نہیں اچّھا
بات سچی ہے بے مزا لگتی — میں کہوں گی مگر خدا لگتی
یہ مزے آدمی کے دم سے ہیں — لطف سارے اسی کے دم سے ہیں
ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا — ہم کو زیبا نہیں گلہ اِس کا
قدر آرام کی اگر سمجھو — آدمی کا کبھی گلہ نہ کرو
گائے سن کر یہ بات شرمائی — آدمی کے گِلے سے پچھتائی
دل میں پرکھا بُرا بھلا اس نے — اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

خلاصہ

ایک ہری بھری چراگاہ (ہری بھری گھاس کے خطے) میں ایک بکری چرتے چرتے ایسی جگہ نکل آئی جہاں ایک گائے کھڑی تھی۔تو اُسے دیکھ کر وہ مودبانہ کھڑی ہوئی اور سلام دُعا کے بعد گائے کی کیفیت پوچھی تو وہ شکایت کرنے لگی کہ کہنے کو تو وہ ٹھیک ہی ہے لیکن اُس کی زندگی مصیبتوں سے گھری ہے کیونکہ وہ غریب جانور ہے اور اُس کا فائدہ آدمی اُٹھاتے ہیں۔دودھ اپنے بچّوں کو پلاتے ہیں لیکن آدمی ہے کہ ہمارے آرام کا خیال نہیں کرتا۔نیکی کے بدلے یہ برائی ہے بکری یہ بات سن کر کہنے لگی کہ آدمی کی شکایت اچھی بات نہیں ہے کیونکہ آدمی کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں۔اُس کی وجہ سے ہی زندگی کے جینے کا مزہ ہم جیسے لوگوں کو ملتا ہے۔کیونکہ وہی ہماری رکھوالی کرتے ہیں۔اگر وہ نہ ہوتے تو ہماری بھوک پیاس کیسے مٹتی۔بکری کی بات سن کر گائے شرمائی کہ بکری اُس سے چھوٹی ہونے کے باوجود عقلمندوں جیسی باتیں کرتی ہے۔

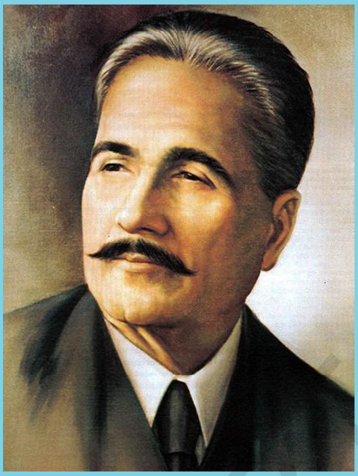

شاعر کا تعارف:

نام	:	شیخ محمد اقبال
تخلص	:	اقبؔال
پیدائش و وفات	:	1877ء - 1938ء
مقام ولادت	:	سیال کوٹ
خطاب	:	انگریزی حکومت نے سر کے خطاب سے نوازا
شعری مجموعے	:	بانگ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز

I. سنیے - بولیے

1. یہ نظم کس کے بارے میں ہے اور آپ نے کیا سمجھا؟
2. اس نظم کو لحن سے پڑھیے۔
3. گائے، بکری سے انساں کا گِلہ کررہی ہے کیا گائے اپنی جگہ صحیح ہے یا غلط؟ کیوں؟
4. گائے کا گِلہ سن کر بکری نے اس کو نصیحت کی۔اگر بکری کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

SCERT TELANGANA

II. پڑھیے - لکھیے

الف: نظم پڑھیے اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1. اس نظم میں شاعر نے چراگاہ کا منظر کس طرح بیان کیا؟
2. بکری نے جب گائے کو دیکھا وہ کس طرح پیش آئی ؟
3. گائے کی بات سن کر بکری نے کیا جواب دیا؟
4. بکری کی بات کا گائے پر کیا اثر ہوا؟

ب: مندرجہ ذیل مصرعے صحیح ترتیب میں لکھیے۔

1. کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی	ہوں جو دبلی تو بیچ کھاتا ہے
2. اس کے بچّوں کو پالتی ہوں میں	بولی ایسا گِلہ نہیں اچّھا
3. دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے	دودھ سے جان ڈالتی ہوں میں
4. سُن کے بکری یہ ماجرا سارا	ہے مصیبت میں زندگی اپنی

ج: ذیل میں چند اشعار کی تشریح کی گئی ہے۔ پڑھیے اور متعلقہ اشعار لکھیے۔

گائے سے بکری کہہ رہی ہے کہ سچّی بات سب کو بُری لگتی ہے حالانکہ گائے جو گِلہ کر رہی ہے وہ بیجا ہے زندگی کے سارے مزے انسان کے دم سے ہیں۔ اس لیے کسی حال میں بھی گِلہ نہیں کرنا چاہیے، یہ بات سُن کر گائے کو شرم سی محسوس ہوئی کہ چھوٹی سی بکری جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے۔ انسان نہ ہوتا تو آرام نہ ہوتا زندگی میں کوئی رونق نہ ہوتی۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

حسب ذیل سوالات کے جواب پانچ جملوں میں لکھیے ۔

1. گائے سمجھتی ہے کہ اس کی زندگی مصیبت میں ہے ۔ کیوں؟
2. ''زور چلتا نہیں غریبوں کا'' سے کیا مراد ہے؟
3. آرام کی قدر کیوں کرنا چاہیے؟
4. گائے کا گلہ سُن کر بکری اسے شکر کرنے کے لیے کہتی ہے ۔ آپ کا دوست اگر کسی بات پر گلہ کرتا ہے تو آپ اس کو کس طرح نصیحت کریں گے؟

طویل جوابی سوالات

حسب ذیل سوالات کے جواب دس جملوں میں لکھیے ۔

1. اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے؟
2. اس نظم کے کردار گائے اور بکری میں آپ کو کون سا کردار پسند ہے اور کیوں؟
3. علامہ اقبال کی یہ نظم آپ کو کیوں پسند آئی؟ اُس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیجیے ۔

IV. لفظیات

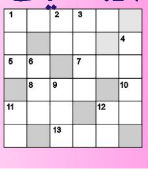

(الف) خط کشیدہ الفاظ کے موزوں معنی قوسین میں لکھیے ۔

1. جانور چراگاہ میں چرتے ہیں ۔ (   )
   (الف) درخت (ب) جانور چرنے کی جگہ (ج) ندی
2. ڈوبتے سورج کا سماں سہانا لگتا ہے ۔ (   )
   (الف) نظارہ (ب) کیفیت (ج) حالت
3. ہر انسان کو بات چیت کا سلیقہ آنا چاہیے ۔ (   )
   (الف) ادب (ب) گفتگو (ج) طریقہ
4. احمد کو جنگل میں شیر سے پالا پڑ گیا ۔ (   )
   (الف) سابقہ پڑنا (ب) راستہ دکھانا (ج) روک دینا

SCERT TELANGANA

5. ہم موسیقی سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ (   )

(الف) مزہ لینا (ب) ہنسنا (ج) سننا

6. اللہ کی ذات غفورالرّحیم ہے۔ (   )

(الف) آدمی (ب) صفت (ج) عورت

(ب) دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. کلام 2. نصیب 3. گِلہ 4. زیبا 5. ماجرا 6. سماں

1. ______________________

2. ______________________

3. ______________________

4. ______________________

5. ______________________

6. ______________________

V. تخلیقی اظہار

1. نظم ’’گائے اور بکری‘‘ کو مکالموں کی شکل میں لکھیے۔
2. نظم ’’گائے اور بکری‘‘ لحن سے پڑھیے۔

VI. توصیف

1. آپ کی جماعت میں اس نظم کو جس نے بہترین انداز میں پڑھا اس کے بارے میں ایک عبارت لکھیے اور کمرہ جماعت میں سنائیے۔

VII. منصوبہ کام

1. نصیحت پر مبنی نظمیں جمع کیجیے اور انہیں کتابی شکل دیجیے۔
2. گائے اور بکری پر کچھ اور نظمیں اخبارات اور رسائل سے جمع کیجیے۔

SCERT TELANGANA

❖ ذیل کے الفاظ غور سے پڑھیے۔

☆ قلم ۔ کتاب ۔ کرسی ۔ دوات

قلم لکھنے، کتاب پڑھنے، کرسی بیٹھنے اور دوات اپنی سیاہی رکھنے کی حیثیت سے الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔

وہ اسم جو اپنی مخصوص حیثیت کی وجہ سے پہچانا جائے ''اسم ذات'' کہلاتا ہے۔

مشق:

ان جملوں میں اسم ذات کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. گھوڑا سرپٹ بھاگا ( ) 2. کاغذ سفید ہے ( )

3. انسان سب سے بہتر ہے ( ) 4. عمارت بلند ہے ( )

☆ بچپن ۔ جوانی ۔ گولائی ۔ مٹیالا ۔ اندھیری

مندرجہ بالا تمام الفاظ کسی اسم کی کیفیت یا حالت کو بتا رہے ہیں۔

مثلاً: رات اندھیری ہے۔

وہ اسم جو کسی اسم کی اصل کیفیت یا حقیقت کو بتائے ''اسم کیفیت'' کہلاتا ہے۔

مشق:

ان جملوں میں اسم کیفیت کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. یاسمین ذہین لڑکی ہے ( ) 2. اس کا رنگ مٹیالا ہے ( )

3. دنیا گول ہے ( ) 4. آسمان سرخ ہے ( )

5. زمین سخت ہے ( ) 6. احمد نرم مزاج ہے ( )

☆ قلم ۔ چاقو ۔ قینچی ۔ بھالا یہ تمام اسما آلہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

وہ اسم جو کسی آلہ، اوزار اور ہتھیار کا نام ہو ''اسم آلہ'' کہلاتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

مشق:

ان جملوں میں اسم آلہ کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. بیلن سے روٹی بناؤ۔ (   )
2. سبل سے زمین کھودو۔ (   )
3. درانتی سے گھاس کاٹو۔ (   )
4. معلم پوائنٹر کی مدد سے پڑھا رہے ہیں (   )

☆ گاؤں ۔ شہر ۔ ضلع

مندرجہ بالا تمام عام جگہوں کے نام ہیں۔

صبح سویرے ۔ گھنٹہ ۔ صدی

مندرجہ بالا تمام الفاظ وقت یا زمانہ کو بتا رہے ہیں۔

وہ اسم جو جگہ یا وقت کو بتائے ''اسم ظرف'' کہلاتا ہے۔

مشق:

ان جملوں میں اسم ظرف کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. میدان میں کھیلو (   )
2. کوئی لمحہ بھی ضائع مت کرو (   )
3. ہماری ریاست کا صدر مقام حیدر آباد ہے (   )
4. روزانہ آٹھ گھنٹے پڑھو (   )

☆ جماعت ۔ قطار ۔ فوج ۔ صف ۔ جھنڈ

مندرجہ بالا تمام الفاظ واحد ہیں مگر معنوی اعتبار سے جمع ہیں۔

وہ اسم جو ایک ہی قسم کے افراد یا چیزوں کے لیے بولا جائے یعنی لفظاً واحد اور معناً جمع ہو ''اسم جمع'' کہلاتا ہے۔

مشق:

ان جملوں میں اسم جمع کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. باجماعت نماز پڑھو۔ (   )
2. فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ (   )
3. طلباء کی قطار سیدھی ہے۔ (   )
4. درخت پر طوطوں کا جھنڈ بیٹھا ہے۔ (   )

SCERT TELANGANA

اس طرح اسم عام کی پانچ قسمیں ہیں:

اسم ذات	اسم کیفیت	اسم آلہ	اسم ظرف	اسم جمع

مشق:

ان الفاظ میں اسم عام کی کونسی قسم ہے خانے میں لکھیے۔

الفاظ	اسم عام کی قسم	الفاظ	اسم عام کی قسم
سُستی		ہجوم	
مفلسی		شام	
قبرستان		مسجد	
درخت		کپڑا	
برسی		کفگیر	
ہنسی		ٹھنڈک	

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں اس نظم کو لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. میں اس نظم کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. میں اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. زندگی کی نصیحتوں کے بارے میں سمجھ سکتا ہوں ہاں / نہیں
5. اس نظم کو مکالموں کی شکل میں لکھ سکتا ہوں ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

11. آیئے لغت دیکھیں

سوچیے۔ بولیے

سوالات

1. تصویر میں آپ کو کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. مدرسے میں فرصت کے اوقات میں زائد کتابوں کا مطالعہ کہاں کیا جاتا ہے؟
3. الفاظ کے معنی معلوم کرنے کے لیے آپ کیا کریں گے؟
4. لغت کو ٹیچر کی ٹیچر کیوں کہا جاتا ہے؟

مرکزی خیال

لغت دیکھنے میں ایک ضخیم کتاب جیسی ہوتی ہے لیکن اُس میں نہ صرف الفاظ کے معنی ہی تلاش کیے جاسکتے ہیں بلکہ اس میں اعراب' تلفظ' تذکیر و تانیث' واحد اور جمع کے علاوہ لفظ کس زبان سے تعلق رکھتا ہے جیسی باتیں لغت کے ذریعہ سیکھی یا جاتی ہیں ۔ اس لیے طلبا میں لغت دیکھنے کی عادت ڈالنا' لغت سے شغف رکھنا جیسی باتوں کی اہمیت کو اُجاگر کرنا چاہیے۔

طلبا کے لیے ہدایات:

1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

(چھٹی جماعت کا کمرہ۔ استاد جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تمام طلبا کھڑے ہوجاتے ہیں)

طلبا : (ایک ساتھ) السّلام علیکم۔

استاد : وعلیکم السّلام! بیٹھ جاؤ بچو! آپ تمام جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت کے طالب علم جاوید احمد نے مضمون اردو میں سب سے زیادہ نشانات لے کر اوّل مقام حاصل کیے ہیں۔ اسی لیے انہیں مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں ایک کتاب انعام میں دی گئی ہے۔ ہاں! جاوید میاں! کہاں ہو! پیچھے کیوں بیٹھے ہو، سامنے آ جاؤ، تاکہ دوسرے طلبا بھی تمہیں دیکھ سکیں اور ہاں بہت بہت مبارکباد۔

(تمام جماعت کے طلبا نظریں اٹھا کر جاوید کو دیکھتے ہیں) اور سب کے سب ایک آواز میں مبارکباد دیتے ہیں۔

جاوید زیرِلب مسکراتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

استاد : جاوید میاں! یہ تو بتاؤ کہ تمہیں کونسی کتاب انعام میں ملی ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

جاوید : سر مجھے نام تو یاد نہیں ہے۔ ہاں! ابا کہہ رہے تھے کہ اس میں ہزاروں اردو الفاظ کے معنی لکھے ہوے ہیں۔

استاد : آپ جانتے ہیں ایسی کتاب کو کیا کہتے ہیں؟

جاوید : جی نہیں سر!

استاد : اچھا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ ایسی کتاب کو کیا کہتے ہیں؟

(تمام طلبہ خاموش رہتے ہیں)

استاد : بچو! ایسی کتاب کو 'لغت' کہتے ہیں۔ لغت کو انگریزی میں Dictionary کہتے ہیں۔

حنا : سر! ہماری اردو کی کتاب میں بھی تمام اسباق کے بعد آخر میں الفاظ کے معنی دیے گئے ہیں۔ کیا لغت میں بھی ایسے ہی الفاظ کے معنی ہوتے ہیں؟

استاد : (مسکراتے ہوے) بالکل اسی طرح تو نہیں ہوتا' کچھ فرق ہوتا ہے۔ ہماری کتاب کے آخر میں ہر سبق میں آنے والے نئے اور مشکل الفاظ کے معنی ہی لکھے ہوتے ہیں جب کہ لغت میں بہت سارے الفاظ کے معنی ہوتے ہیں۔

رحمت : لیکن سر! لغت میں ہزاروں لفظ ہوتے ہوں گے پھر ہم کسی خاص لفظ کے معنی کس طرح ڈھونڈتے ہیں۔ کیا اس کے لیے پوری کتاب دیکھنی پڑتی ہے؟

استاد : یہ بہت اچھا سوال کیا تم نے! آج میں آپ تمام کو یہی بتانے والا ہوں کہ لغت میں الفاظ کے معنی کیسے تلاش کیے جاتے ہیں؟

(استاد بچوں کو لغت دکھاتے ہوے۔ سبھی طلبا باری باری سے لغت دیکھتے ہیں)

استاد : کوئی بتا سکتا ہے کہ اس میں کیا خاص بات ہے؟

عرشیہ : سر! میں نے دیکھا ہے کہ الف سے شروع ہونے والے تمام الفاظ ابتدائی صفحات میں دیے گئے ہیں۔

استاد : بالکل صحیح! صرف اتنا ہی نہیں! اس میں تمام الفاظ حروفِ تہجی کی ترتیب میں لکھے گئے ہیں۔

اکبر : سر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ الف سے ی تک تمام الفاظ حروفِ تہجی کی ترتیب میں لکھے گئے ہیں۔

استاد : درست ہے! آپ کو تمام حروفِ تہجی ترتیب سے یاد ہونی چاہیے۔
ہاں اسلم! تم بتاؤ! ''لام'' کے بعد کون سا حرف آتا ہے۔

اسلم : میم! (م)

استاد : اور نون کے بعد کیا آتا ہے۔ عظیم! تم بتاؤ۔

عظیم : (سوچ کر) واؤ!

استاد : بہت خوب! اگر تمہیں لفظ منزل کے معنی دیکھنے ہوں تو کیسے دیکھو گے؟

SCERT TELANGANA

جاوید : آپ بتائیں سر!

(استاد تختہ سیاہ پر لفظ ''منزل'' لکھتے ہیں)

جاوید : حرف میم کے نیچے دیکھیں گے۔

استاد : اچھا ڈھونڈ کر بتایئے!

(جاوید لغت میں ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔لیکن یہ لفظ نہیں ملتا)

جاوید : سر! اس میں ''میم'' سے شروع ہونے والے بہت سے لفظ ہیں۔ڈھونڈنا مشکل ہے۔

استاد : لفظ منزل میں میم کے بعد کون سا حرف ہے۔

تمام بچے: (ایک ساتھ) ''نون''۔

استاد : لغت میں میم سے شروع ہونے والے الفاظ غور سے دیکھیے' آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں پہلے وہ الفاظ اکٹھا کیے گئے ہیں۔جن میں ''میم'' کے بعد الف آتا ہے۔
جیسے ''مات''، ''مار''، ''ماش'' وغیرہ اس کے بعد وہ الفاظ ہیں جن کے بعد ''ب'' آتا ہے۔جیسے ''مبارک''، ''مبتلا''، ''مبشر'' وغیرہ۔اس سے آپ کی سمجھ میں کون سی بات آتی ہے۔

فوزیہ : سر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں نہ صرف ''میم'' سے شروع ہونے والے تمام الفاظ کو ایک ساتھ جمع کیا گیا ہے بلکہ ہر لفظ کے دوسرے حروف کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

استاد : بالکل صحیح! یہ بھی حروف تہجی کی ترتیب میں ہیں اس لیے لفظ منزل کے معنی ڈھونڈنے کے لیے آپ کس بات کا خیال رکھیں گے۔

فوزیہ : ہم اسے ''میم'' اور پھر ''نون'' میں ڈھونڈیں گے۔

استاد : اچھا جاوید ''میم''، ''نون'' کے نیچے دیکھو

(جاوید لغت میں لفظ ڈھونڈ نکالتا ہے)

جاوید : مل گیا سر! اس کے معنی ہیں' اترنے کی جگہ' رہنے کی جگہ' مسافر خانہ' سرائے' اس میں تو بہت سے معنی دیے ہوئے ہیں۔کون سے معنی صحیح ہیں۔

استاد : ہر معنی اپنی جگہ صحیح ہے۔فرض کیجیے کہ آپ نے کسی مکان پر ''انور منزل'' لکھا ہوا دیکھا تو یہاں منزل کے معنی ہوں گے۔ ''رہنے کی جگہ'' یعنی مکان۔ ہر لفظ کے معنی جملے میں اس کے استعمال کے مطابق ہوتے ہیں۔

(استاد تختہ سیاہ پر لکھتے ہوئے ابر' ابتر' ابن)

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

افراح : سر میں بتاتی ہوں!

استاد : ہاں بتاؤ!

افراح : پہلے ابرؔ آئے گا۔

استاد : جاوید! کیا یہ صحیح ہے؟

جاوید : جی نہیں سر! پہلے ابترؔ آئے گا۔

استاد : کیوں؟

جاوید : ان تینوں لفظوں میں پہلے دو حروف وہی ہیں ''الف'' اور ''ب'' اس لیے تیسرا حرف دیکھنا ہوگا۔ ''ابرؔ'' میں ''ر'' ہے ابترؔ میں ''ت'' ہے۔ ابن میں ''ن'' ہے۔ حروفِ تہجی میں ''ت'' پہلے آتا ہے۔ اس لیے ''ابترؔ'' پہلے آئے گا۔ اس کے بعد ''ابرؔ'' اور آخر میں ''ابنؔ'' آئے گا۔

استاد : شاباش! میرا خیال ہے کہ اب آپ کو لغت دیکھنا آچکا ہے۔

(سارے طلبا ایک ساتھ) ہاں! سر! اب ہم لغت میں الفاظ کے معنی تلاش کر سکتے ہیں۔

استاد : ٹھیک ہے! اس بارے میں آئندہ اور بھی معلومات دی جائیں گی۔ (ماخوذاز NCERT)

I. سنیے - بولیے

1. سبق کی تصویر دیکھ کر اُس کے بارے میں بولیے۔
2. جاوید احمد کو اُردو میں سب سے زیادہ نشانات حاصل کرنے پر لغت انعام میں دی گئی۔ آپ کے مدرسہ میں کن موقعوں پر انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔
3. کیا آپ نے کبھی لغت دیکھی ہے؟ لغت کب اور کیوں دیکھتے ہیں؟

II. پڑھیے - لکھیے

1. لغت کسے کہتے ہیں؟
2. لغت کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں؟
3. لغت سے حسبِ ذیل الفاظ کے معنی نکال کر بتایئے۔

اختراع ، ہاتھ اٹھالینا ، ظہور ، مشق

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

4. دیئے گئے الفاظ کو پڑھیے اور بتائیے کہ لغت میں یہ الفاظ کس ترتیب سے آئیں گے۔

1. برسات 2. کتاب 3. انعام 4. شاباش 5. آئندہ

6. حامد 7. ترکاری 8. فیاض 9. جماعت 10. بندہ

11. تلوار 12. جانچ 13. دعوت 14. ریشم 15. شہر

5. اِن الفاظ کی تذکیر و تانیث لغت دیکھ کر بتائیے۔

بقا ۔ بہشت ۔ محراب ۔ کیچڑ ۔ شفاء ۔ گھاس

6. کسی لفظ کے معنی لغت میں دیکھنے کے طریقے کو نیچے بیان کیا گیا ہے لیکن ان جملوں کی ترتیب بگڑ گئی ہے۔ انہیں ترتیب میں لکھیے۔

1. اس طرح مکمل لفظ تک پہنچنا اور معنی معلوم کرنا۔
2. لفظ کا پہلا حرف شناخت کرنا۔
3. اس لفظ کے دوسرے حروف کو حروف تہجی کے اعتبار سے تلاش کرنا۔
4. لفظ کے پہلے حروف والے صفحہ کو لغت/ ڈکشنری میں تلاش کرنا۔
5. معنی معلوم کرنے والے لفظ کو تحلیل کرنا۔

III. خود لکھیے

1. تعلیم میں لغت کی اہمیت کو بیان کیجیے۔
2. آپ کے پاس لغت دستیاب نہ ہو تو آپ کسی لفظ کے معنی کیسے معلوم کریں گے؟
3. لغت کا استعمال معنی دیکھنے کے علاوہ اور کس لیے کیا جاتا ہے؟
4. لغت اور درسی کتاب میں دی جانے والی فرہنگ میں کیا مماثلت اور فرق پایا جاتا ہے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

IV. لفظیات

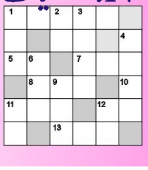

الف: نیچے دیے گئے الفاظ سے لغت میں پہلے آنے والے الفاظ کی شناخت کیجیے اور انھیں ترتیب دیجیے۔

بادل	بندر	برکت	برتن
برسات	باریک	بال	باغ
بلی	بھارت	بیگن	بیٹا

ب: اپنے ساتھیوں کے نام لکھ کر انہیں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیجیے۔

V. تخلیقی اظہار

1. اگر آپ لغت ہوتے تو اپنا تعارف کس طرح پیش کرتے۔ لکھیے۔

مثال: میں لغت ہوں۔

1. مجھ میں ہر لفظ کے معنی موجود ہیں۔

2. ______________ 4. ______________

3. ______________ 5. ______________

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

VI. توصیف

اردو اخبارات سے کم از کم 20 نئے الفاظ منتخب کر کے ان کے معنی اردو کے علاوہ تلگو اور انگریزی میں لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

اخبار یا رسالوں سے کم از کم 100 نئے الفاظ منتخب کر کے انہیں حروف تہجی کی ترتیب میں لکھیے اور معنی معلوم کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

غور کیجیے

☆ افراح پڑھ رہی ہے۔ شمامہ لکھ رہی ہے۔

اوپر کے جملوں میں افراح اور شمامہ لڑکیوں کے پیدائشی نام ہیں۔

وہ نام جو کسی شخص یا چیز کے وجود میں آنے کے وقت رکھا گیا ہو ’’علم‘‘ کہلاتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں سے علم کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. کرشنا ندی لمبی ہے ( )
2. ہمالیہ اونچا پہاڑ ہے ( )
3. تاج محل خوبصورت ہے ( )
4. ثنا لکھ رہی ہے ( )

☆ منو گھر جاو۔ چھوٹو پڑھو۔

اوپر کے جملوں میں منو اور چھوٹو محبت سے پکارا جا رہا ہے۔

وہ چھوٹا نام جو محبت یا حقارت سے پکارا جائے ’’عرف‘‘ کہلاتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں سے عرف کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. کلّو تیل فروخت کرتا ہے ( )
2. چنو الماری بنا رہا ہے ( )
3. حامد کے بھائی کالو کو بلاؤ ( )
4. انو پڑھتا ہے ( )

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ’’کلیم اللہ‘‘ کہا جاتا ہے۔

’’کلیم اللہ‘‘ کے معنی اللہ سے بات کرنے والا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے تھے۔ یہ ان کی خصوصیت تھی۔

وہ اسم خاص جو کسی صفت یا خاصیت کی وجہ سے مشہور ہو جائے ’’لقب‘‘ کہلاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مشق: ذیل کے جملوں سے لقب کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. بُلبلِ ہند سروجنی نائیڈو پہلی خاتون گورنر تھیں ( )
2. غالبؔ کو مرزا نوشہ بھی کہا جاتا ہے ( )
3. صوفی سرمد کی رباعیات کو پڑھو ( )
4. ذبیح اللہ کی قربانی کو یاد کرو ( )

☆ پدم شری مجتبیٰ حسین نامور مزاح نگار ہیں۔

خط کشیدہ لفظ حکومت کی طرف سے مجتبیٰ حسین کو اعزاز کے طور پر دیا گیا ہے۔

وہ اسم جو کسی کارنامے کی وجہ سے حکومت یا بڑوں کی طرف سے دیا جائے ''خطاب'' کہلاتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں سے خطاب کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. بھارت رتن ڈاکٹر عبدالکلام ( )
2. سالار جنگ سوم کو نوادرات جمع کرنے کا بے حد شوق تھا ( )
3. ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ترانۂ ہندی لکھا ( )

☆ خواجہ الطاف حسین حالیؔ

شاعر کا اصلی نام خواجہ الطاف حسین ہے۔ شاعری میں انھوں نے اپنا نام حالیؔ استعمال کیا ہے۔

وہ قلمی نام جو شاعر اپنے کلام میں پیش کرتا ہے ''تخلص'' کہلاتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں سے تخلص کی نشان دہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. مرزا اسداللہ خاں غالبؔ ( )
2. ولی محمد نظیرؔ ( )
3. علی سکندر جگرؔ ( )
4. شوکت علی خاں فانیؔ ( )

اس طرح اسم خاص کی پانچ قسمیں ہوتی ہیں۔

علم	عرف	لقب	خطاب	تخلص

مشق: ذیل میں اسم خاص کے اقسام کی نشاندہی کر کے لکھیے۔

روح اللہ		شمس العلماء	
شاداں انجم		چنو	
بلبل ہند		محمد فاروق	
جوشؔ		نوبل	
حبیب اللہ		نجم السحر	
گیان پیٹھ		شفا انجم	

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. میں سبق کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. کسی کردار کے مکالمے ادا کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. نئے الفاظ کے معنی حروف تہجی کے مطابق لغت میں تلاش کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. لغت سے تذکیر و تانیث۔ واحد جمع۔ صفات۔ محاورے۔ تشبیہ وغیرہ معلوم کرسکتا/سکتی ہوں اور سمجھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

تیسرا یونٹ

12. بات مساوات کی

ڈاکٹر اشفاق احمد

سوچیے ۔ بولیے

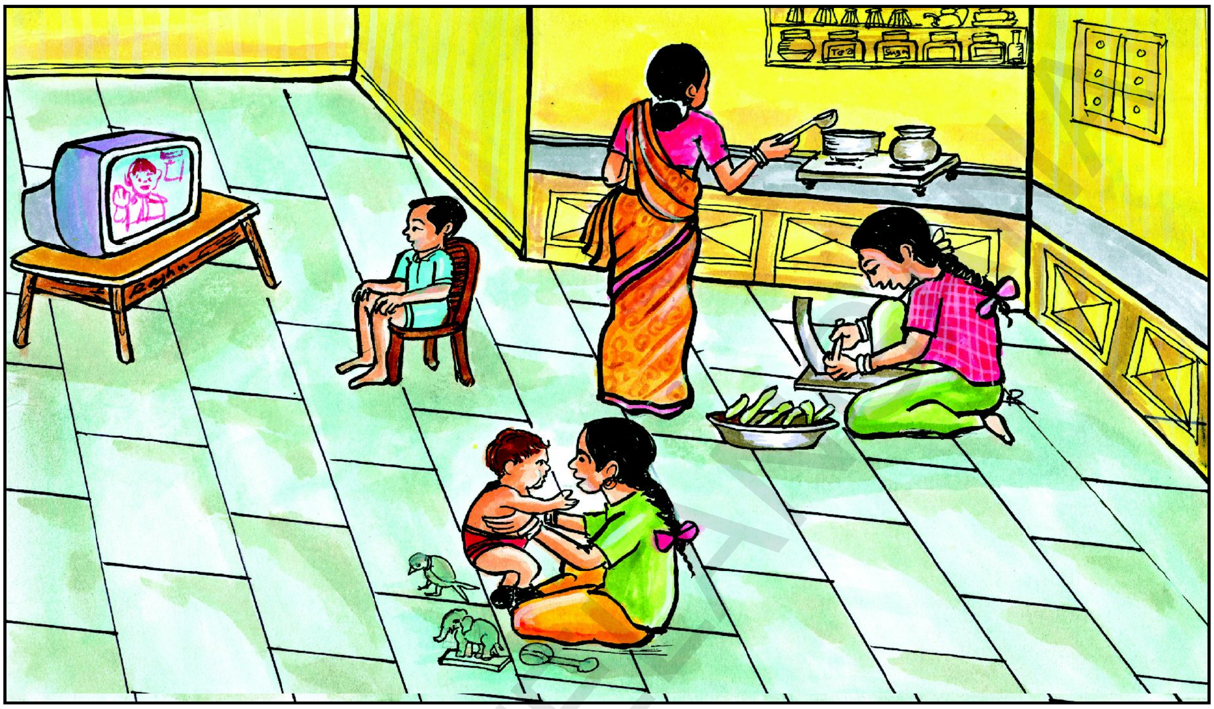

سوالات

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. روزمرہ کے گھریلو کام کاج کی ذمہ داری کس پر ہوتی ہے؟
3. مساوات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

مرکزی خیال عام طور پر ہندوستانی سماج میں لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان امتیاز کیا جاتا ہے۔ یہ تصور عام ہے کہ لڑکے پڑھ لکھ کر ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں اور لڑکیوں کو پرایا دھن کہا جاتا ہے۔ لڑکی شادی میں بہت کچھ ماں باپ سے لے جاتی ہے جب کہ لڑکا لے آتا ہے۔ لڑکے کو گھر کا چراغ بھی کہتے ہیں۔ لیکن انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو لڑکا ہو کہ لڑکی وہ ماں باپ کے لیے دونوں برابر ہیں۔ اولاد کو مساوی حق دینا ماں باپ کا فریضہ ہے۔ تاکہ لڑکوں میں برتری اور لڑکیوں میں کمتری کا احساس پیدا نہ ہو۔ اس سبق میں اسی فلسفہ کو پیش کیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. سبق پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

کاشف اور طلعت انصار صاحب کے دو بچے تھے۔ طلعت تو نہایت بھولی بھالی بچی تھی جو گھر کے کام کاج میں اپنی امی کا ہاتھ بٹاتی رہتی۔ لیکن کاشف جسے گھر میں اس کے ابو اور امی لاڈ و پیار سے چنٹو کہا کرتے تھے، بڑا ہی نٹ کھٹ اور شریر تھا۔ گھر میں ایک پل نہ ٹھہرتا۔ مئی کی تیز دھوپ اور شدت کی گرمی میں امی سے اجازت لیے بغیر کھیلنے کے لیے چپکے سے بھاگ کھڑا ہوتا۔

کاشف کو انگور بہت پسند تھے۔ دو روز قبل جب اس کے ابو انگور لائے تو انگور کے خوشے دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس دن اس نے سارے انگور خود ہی اڑا لیے۔ بے چاری طلعت اس کا منہ تکتی رہ گئی۔ طلعت نے امی سے جب اپنا دکھڑا سنایا تو امی نے کاشف کو بہت ڈانٹا اور اس کے ابو سے شکایت بھی کی۔

آج بازار کا دن تھا۔ ابو نے کاشف کے لیے آم لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اپنے معمول کے مطابق کاشف دروازے کی دہلیز پر کھڑا ابو کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی ابو کی اسکوٹر آنگن میں داخل ہوئی طلعت بول اٹھی، ابو آئے لیکن یہ کیا؟ آج تو ابو نے بیگ میری طرف بڑھانے کے بجائے خود ہی لیے گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ تب ہی کاشف کو خیال آیا ''کل امی نے اس کی شکایت جو کی تھی۔ شاید یہ اسی کا ردِ عمل ہے''۔ وہ مایوس ہو کر ابو کے پیچھے پیچھے ہولیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی ابو نے آموں سے بھرے بیگ کو الماری کے اوپر رکھ دیا اور خود ہاتھ منہ دھونے کے لیے غسل خانے میں چلے گئے۔ ادھر کاشف اور طلعت حیران تھے، ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آج آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ بے چارے دونوں الماری کے سامنے کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگے۔ ابو تولیہ سے ہاتھ منہ صاف کرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آئے اور کہا۔

''چنٹو جاؤ...... امی سے چاقو مانگ کر لے آؤ''۔

طلعت تم بھی جاؤ اور طشتریاں لے آؤ۔ کاشف نے طلعت کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا اور دونوں باورچی خانہ کی جانب چل پڑے۔

کاشف منہ بناتا ہوا چاقو لے آیا۔ طلعت بھی طشتریاں صاف کرتی ہوئی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اور دونوں ابو کے سامنے بیٹھ گئے۔ طلعت سوچ رہی تھی، ابو بلا وجہ آم کاٹ رہے ہیں۔ ہمیں ایک ایک آم مل جاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

کاشف سوچ رہا تھا کہ آم آخر تربوز کی طرح تو نہیں ہیں کہ انھیں بھی کاٹ کر دیا جائے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

انصار صاحب نے کاشف کی امی کو آواز دی وہ بھی سر پر دوپٹا ڈالتے ہوئے آئیں اور چنٹو کے بازو بیٹھ گئیں۔

انصار صاحب نے بیگ سے دو آم نکالے اور دونوں کو یکساں طور پر چاقو سے کاٹ دیا اور ایک آم کا آدھا اور دوسرے آم کا آدھا حصہ طلعت کی جانب بڑھا دیا۔

طلعت نے مسکراتے ہوئے کاشف کی طرف دیکھا اور ابو سے اپنا حصہ لے کر امی کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئی۔

کاشف بھی طلعت کو دیکھ کر مسکرا دیا اور امی کے کانوں میں سرگوشی کی۔ یہ دیکھ کر ابو نے کاشف کی امی سے پوچھا ''چنٹو نے آپ سے کیا کہا؟''

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

”وہ کہہ رہا ہے ابو ہر چیز سب سے پہلے طلعت کو کیوں دیتے ہیں؟“ یہ سن کر ابو نے کہا۔”چنٹو!......طلعت لڑکی ہے اور تمہاری چھوٹی بہن ہے۔ وہ بھی تمہارے برابر ہے“۔ یہ کہتے ہوئے انصار صاحب نے کاشف کی جانب آموں کے دونوں حصے بڑھا دیئے۔

چنٹو نے اپنا حصہ لے لیا۔لیکن ایک بات اب بھی اسے بے چین کر رہی تھی۔ وہ تھوڑی دیر تک اپنے حصہ کو دیکھتا رہا۔ آخر اس سے رہا نہ گیا تو اس نے اپنے ابو سے پوچھ ہی لیا۔

”ابو......آخر آپ نے ہمیں ایک ایک آم ہی تو دیا ہے، پھر دو آموں کو کاٹنے کی ضرورت کیا تھی؟ ہمیں سالم آم دیتے تو اس میں حرج ہی کیا تھا؟“

انصار صاحب نے طلعت کی جانب دیکھا۔طلعت یوں تو خاموش بیٹھی تھی لیکن اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے ذہن میں بھی یہی سوال گونج رہا ہے انصار صاحب نے چاقو طلعت کی امی کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا!

چنٹو! تمہیں تو یاد ہی ہوگا دو روز قبل تم نے سارے انگور خود ہی کھا لیے تھے۔ کیا اس دن میں انگور صرف تمہارے ہی لیے لایا تھا؟ ان پر تمہاری بہن کا حق بھی تھا۔تم نے اس کے ساتھ ناانصافی کی۔ بیٹا دوسروں کا حق چھین کر خود فائدہ اٹھانا اور انصاف نہ کرنا گناہ عظیم ہے۔ والدین کے لیے تمام بچے برابر ہوتے ہیں۔سب کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔

(کاشف کا سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا۔)

بچو! اگر میں ایک ایک آم تم دونوں کو دے دیتا اور ان میں سے کوئی ایک آم پھیکا اور بے مزہ نکل آتا تو یقیناً تم دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ناانصافی ہوتی۔اس لیے میں نے دونوں آموں کا آدھا آدھا حصہ تم میں تقسیم کیا ہے تاکہ تمہارے ساتھ صحیح انصاف ہو سکے۔ ہمارا پیارا مذہب تو انصاف سے متعلق اسی طرح کی تعلیم دیتا ہے۔یہ سن کر دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔دونوں نے بڑے پیار سے ابو کو دیکھا اور ان سے لپٹ گئے۔

(تھوڑی دیر بعد کاشف نے طلعت کو اپنے پاس بلایا اور دونوں مزے لے کر آم کھانے لگے۔)

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

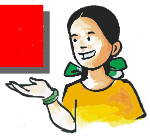

I. سنیے - بولیے

1. یہ کہانی کیا آپ کو پسند آئی۔ کیوں؟
2. اس کہانی میں انصار صاحب نے اپنے بچوں کو کیا نصیحت کی؟
3. آپ کے گھر میں آپ کے ابو جب کبھی کوئی کھانے کی چیز لاتے ہیں تو کس طرح تقسیم کرتے ہیں؟
4. کاشف کے ابو نے آم کی تقسیم کس طرح کی؟ اگر وہی آم آپ کو دیے جاتے تو آپ کس طرح تقسیم کرتے؟
5. کاشف کو گھر میں پیار سے چنٹو پکارتے ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کو کس طرح بلاتے ہیں؟
6. آپ کو کونسا پھل پسند ہے اور کیوں؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف: سبق پڑھیے ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے۔

1. اس کہانی میں انصار صاحب نے دو آموں کو کاٹ کر کیوں تقسیم کیا؟
2. ہمارا مذہب مساوات کے تعلق سے کیا کہتا ہے؟
3. کاشف کیسا لڑکا تھا؟
4. اگر انصار صاحب نے آموں کی تقسیم نہ کی ہوتی تو کیا ہوتا؟
5. ابو نے کاشف سے کس بات کا وعدہ کیا تھا؟
6. گھر میں داخل ہوتے ہی ابو نے آموں سے بھرا بیگ کہاں رکھا؟
7. کاشف نے امی کے کان میں کیا کہا؟
8. انصار صاحب نے کاشف کی جانب آموں کے کتنے حصے بڑھائے؟
9. کاشف کے انگور کھانے پر انصار صاحب نے اسے کیا نصیحت کی؟

ب: ذیل کے دیے ہوئے جملے کس نے کس سے کہے۔

1. ''چنٹو تمہیں یاد ہوگا دو روز قبل تم نے سارے انگور خود کھا لیے۔''
2. ''آخر آپ نے ہمیں ایک ایک ہی تو دیا۔''
3. ''وہ بھی تو تمہارے برابر ہے۔''
4. ''طلعت لڑکی ہے اور وہ تمہاری چھوٹی بہن ہے۔''
5. ''اللہ تعالٰی نے عورت اور مرد کو برابر بنایا ہے۔''

ج: اس سبق میں چند سوالات موجود ہیں پڑھیے اور لکھیے۔ بتایئے کہ یہ سوالات کس نے کس سے پوچھے۔

________________________ ________________________

________________________ ________________________

SCERT TELANGANA

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب، تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. لڑکیوں کو بھی لڑکوں کے برابر تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ کیوں؟
2. کسی کام کے کرنے میں لڑکے اور لڑکیوں کو برابر کا کام کرنا چاہیے یا نہیں۔ لکھیے۔
3. اگر آپ کاشف کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
4. اپنے ساتھیوں کے حقیقی اور پیار سے پکارے جانے والے نام لکھیے۔
5. آپ کو انصار صاحب کا فیصلہ کیوں اچھا لگا؟

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
2. اس کہانی میں مساوات پر زور دیا گیا ہے۔ مساوات پر مبنی واقعہ یا کہانی لکھیے۔
3. اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
4. آپ کیسے کہیں گے کہ عورت کو مرد سے کم تر سمجھنا غلط ہے؟

IV. لفظیات

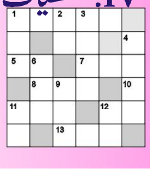

(i) سبق کی مناسبت سے درج ذیل الفاظ جوڑتے ہوئے جملے بنائیے۔

کاشف ابو طلعت امی	نے کاشف سے آم لانے کا وعدہ کیا تھا۔
	شرمیلی سی بھولی بھالی لڑکی تھی۔
	نے سرگوشی کی۔
	کو انگور بہت پسند تھے۔
	کا سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا۔
	نے آموں سے بھرے بیگ کو الماری پر رکھ دیا۔
	منہ بناتا ہوا چاقو لے آیا۔
	خاموش بیٹھی تھی۔
	نے مسکراتے ہوئے کہا۔

SCERT TELANGANA

v. ذیل میں دیے گئے الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے اور ان کے انگریزی اور تلگو متبادل اپنے والدین یا دوستوں سے معلوم کر کے لکھیے۔

سلسلہ نشان	لفظ	اردو معنی	انگریزی متبادل	تلگو متبادل
.1	ماہ			
.2	تحقیق			
.3	سوغات			
.4	عوام			
.5	قلب			

(ii) ذیل میں ہر ایک لفظ کے تحت تین تین الفاظ دیئے گئے ہیں جس میں ایک اس لفظ کی ضد ہے انہیں شناخت کر کے دائرہ بنائیے۔

دقت	حق	مسکراہٹ
آسانی لائق شریف	ناحق انصاف فیصلہ	امید حوصلہ رنجیدگی

سرگوشی	مفلسی	شہرت
چیخنا خاموشی سکون	پرہیزگار امیری سوداگر	ظالم معلوم گمنامی

iv. حسب ذیل کہاوتوں کو قوسین میں دیئے گئے موزوں الفاظ سے پُر کیجیے اور ان سے جملے بنائیے۔

الف: 1. گھر کی مرغی...................... برابر (ترکاری/ دال/ چاول)

2. ناچ نہ جانے...................... ٹیڑھا (دیوان خانہ/ کمرہ/ آنگن)

3. آسمان سے گرا...................... میں اٹکا (ناریل/ کھجور/ انگور)

4. سر منڈھاتے ہی...................... پڑے (گولے/ پتھر/ اولے)

5. بلی کے بھاگوں...................... ٹوٹا (گھڑا/ چھیکا/ پھل)

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

دیے گئے اشاروں کی مدد سے کہانی مکمل کیجیے۔

مچھیرا ۔ مچھلیاں بادشاہ ۔ محل ۔ چوکیدار ۔ آدھاانعام ۔ بادشاہ ۔ خوش ۔ انعام

اصرار ۔ کوڑے ۔ روک دینا ۔ باقی کوڑے ۔ حقیقت ۔ کڑی سزا

VI. توصیف

1. صنفی مساوات کے متعلق کوئی واقعہ، نظم اردو، انگریزی زبانوں سے حاصل کیجیے انھیں پڑھ کر سنائیے۔
2. یوم خواتین کے موقع پر تحریری و تقریری مقابلوں میں حصہ لیجیے۔

VII. منصوبہ کام

1. 8 / مارچ کو ''یومِ خواتین'' منانے کے لیے جلسہ منعقد کریں اور رپورٹ تیار کریں۔
2. آج کے زمانے میں تمام شعبوں میں خواتین برابر حصہ لے رہی ہیں۔ آپ کسی مشہور خاتون کے متعلق تفصیلات جمع کیجیے۔ دیواری رسالہ پر آویزاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

آپ نے پچھلی جماعتوں میں سیکھا ہے کہ وہ کلمہ جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو ضمیر کہلاتا ہے۔ جیسے: میں، وہ، ہم

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

<u>میں</u> گھر آیا ۔ <u>وہ</u> اسکول گیا ۔ <u>ہم</u> پڑھ رہے ہیں۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ سے مراد فرد ہے۔

وہ ضمیر جو کسی شخص کے نام کے بجائے استعمال ہوتا ہے وہ 'ضمیر شخصی' کہلاتا ہے۔

مشق:

ذیل کے جملوں میں ضمیر شخصی کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. تجھ کو گھر جانا ہے ( ) 2. ہم لوگ پڑھ رہے ہیں ( )

3. میں آیا تھا ( ) 4. تم سمجھ دار ہو۔ ( )

SCERT TELANGANA

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

یہ وہی آدمی ہے جو کل ملا تھا ۔ وہ کتاب جو گم ہوگئی تھی مل گئی

خط کشیدہ لفظ دو جملوں کو ملا رہا ہے۔

وہ ضمیر جو کسی بیان کی وضاحت یا دو جملوں کو ملانے کے لیے استعمال ہوتی ہے ''ضمیر موصولہ'' کہلاتی ہے۔

مشق:

ضمیر موصولہ کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. یہ کتاب جس کی ہے اس کو دے دو۔ (   )
2. وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے دیکھا (   )
3. یہ وہی آدمی ہے جس سے آپ ملنا چاہتے تھے۔ (   )
4. وہ لڑکا آ گیا جس کو آپ یاد کر رہے تھے۔ (   )

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

احمد کہاں جا رہے ہو؟ ۔ دیکھو کون آیا؟ ۔ تم بازار سے کیا لائے؟

خط کشیدہ الفاظ سوال کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔

وہ ضمیر جو کوئی سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتی ہے ''ضمیر استفہامیہ'' کہلاتی ہے۔

مشق:

ضمیر استفہام کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. تم کہاں تھے؟ (   )
2. یہ کتاب کس کی ہے؟ (   )
3. وہ کون ہے؟ (   )
4. تم کب آ ؤ گے؟ (   )

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے

یہاں کوئی نہیں ہے ۔ کسی سے کچھ مت کہو

اوپر کی مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ ایسے ضمائر ہیں جو غیر معین ہیں۔ جن کا حال معلوم نہیں ہے۔

وہ ضمیر جو غیر معین فرد یا شئے کے لیے استعمال ہوتی ہے ''ضمیر تنکیر'' کہلاتی ہے

مشق:

ضمیر تنکیر کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1. کوئی ہے جو سنے۔ (   )
2. جس کی ہے اسے دے دو۔ (   )
3. کچھ ہمیں بھی دے دو (   )
4. جہاں بھی رہو خوش رہو۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

یہ کتاب ہے ۔ وہ قلم ہے

یہ ۔ اشارہ قریب کے لیے استعمال ہوا ہے۔

وہ ۔ اشارہ بعید کے لیے استعمال ہوا ہے۔

وہ ضمیر جو اشارہ قریب یا بعید کے لیے استعمال ہوتی ہے "ضمیر اشارہ" کہلاتی ہے۔

مشق:

ضمیر اشارہ کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1. ان سے کہو ( )
2. یہ قلم کس کا ہے ( )
3. یہ کون ہے ( )
4. وہ کس کی کتاب ہے ( )

اس طرح ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں

ضمیر شخصی	ضمیر موصولہ	ضمیر استفہامیہ	ضمیر تنکیر	ضمیر اشارہ

مشق: خط کشیدہ لفظ ضمیر کی کون سی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1. جو چاہے کھالو ( )
2. آپ کہاں ہیں ( )
3. جو کھیل چاہو کھیلو ( )
4. وہ کتاب ہے ( )
5. تم کہاں تھے ( )
6. یہ لڑکا ہے ( )
7. میں گھر گیا ( )
8. جہاں جاو اپنی پہچان بناو ( )
9. اسکول کب جاوگے ( )
10. وہ لڑکا کہاں ہے جو کل جماعت میں نہیں تھا ( )

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1.	اس سبق کو میں اپنے الفاظ میں بیان کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
2.	اس سبق کے مشکل الفاظ کو میں اپنے جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
3.	اشاروں کی مدد سے کہانی مکمل کرسکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
4.	صنفی مساوات پر مضمون لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں

13. ننھی چیزیں

علقمہ شبلی

سوچیے۔ بولیے

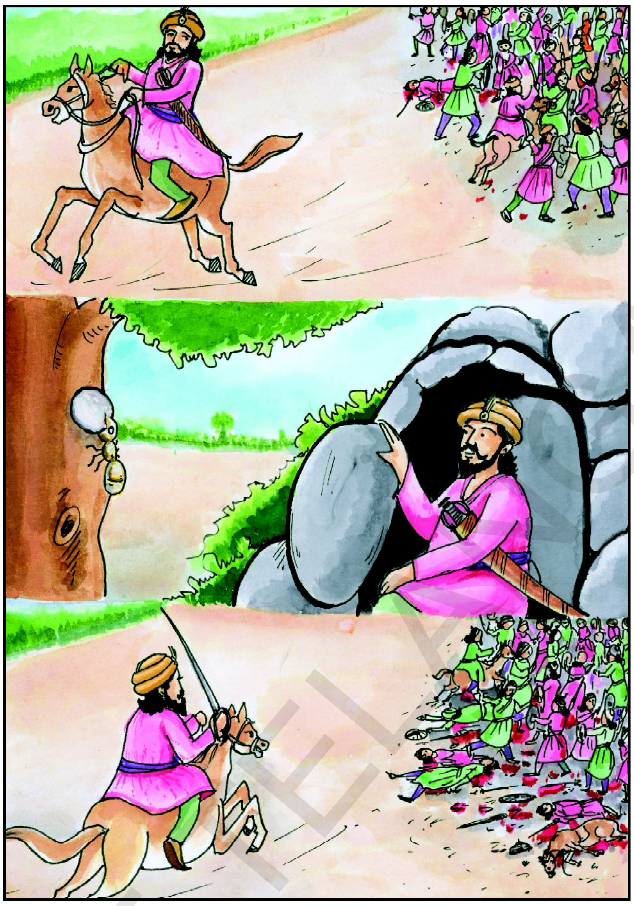

سوالات

1. بادشاہ کہاں چھپ کر بیٹھا تھا؟
2. غار میں بادشاہ نے کیا دیکھا؟
3. چیونٹی کیا کر رہی تھی؟
4. چیونٹی ناکام کیوں ہو رہی تھی؟
5. آخر میں چیونٹی اپنے مقصد میں کامیاب رہی یا ناکام؟
6. بادشاہ نے اس چیونٹی سے کیا سیکھا؟

مرکزی خیال

اللہ نے دنیا میں بہت ساری چیزیں پیدا کی ہیں۔ انسان بعض چیزوں کو چھوٹی اور غیر اہم سمجھتا ہے اور توجہ نہیں دیتا۔ ان نظموں میں تصوراتی پیکر تراشے گئے ہیں۔ جس سے منظر بدلنے کی کیفیت کو بڑے دل نشین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر اصطلاحی معنی مراد لیے جائیں تو ہر نظم دِل و دماغ کے نئے دریچے کھولتی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. نظم پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA

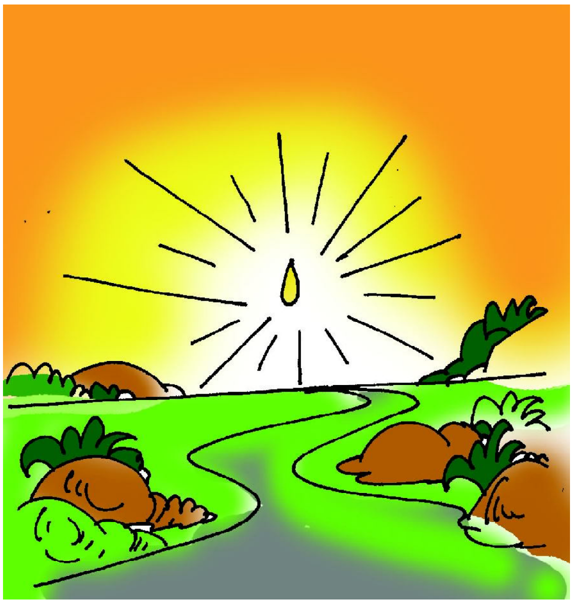

تھا اندھیرا ہر طرف
راہ بھی ملتی نہ تھی
ایک ننھا سا دیا
روشن ہوا
اور اندھیرا چھٹ گیا

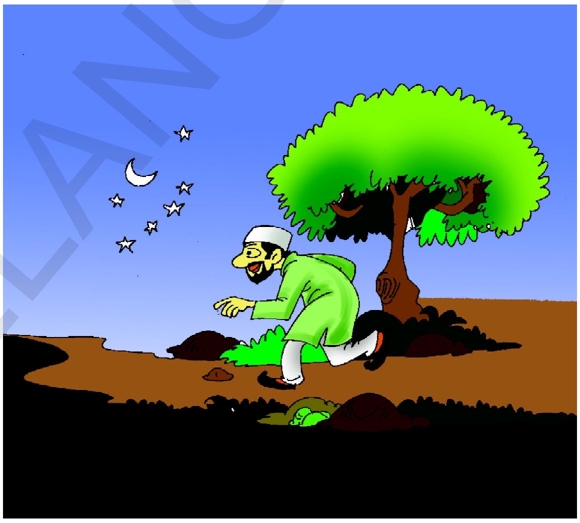

اِک مسافر رات کو
کھا رہا تھا ٹھوکریں
چاند کی ننھی کرن
چھٹکی ذرا
اور رستہ مل گیا

تھا پریشاں دیر سے
ایک دہقاں دھوپ میں
ایک ٹکڑا ابر کا
آیا وہاں
اور سایہ ہوگیا

SCERT TELANGANA

باغ میں اڑتی تھی دھول
سارے پتے زرد تھے
ایک ننھی سی کلی چٹکی
جو کل
مسکرا اٹھا چمن

تھا نہ دل میں ولولہ
زندگی خاموش تھی
ایک ننھی سی ہنسی
نغمہ بنی
کھِل اٹھی دل کی کلی

اک دیا ، اک کرن
ایک ٹکڑا ابر کا
اک کلی
ایک ننھی سی ہنسی
ہیں نشانِ زندگی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

خلاصہ

دنیا میں اعلیٰ ادنیٰ، بڑی چھوٹی، اونچی نیچی ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ ہر چیز اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے۔ہم اکثر بڑی، اونچی اور اعلیٰ چیزوں پر ہی دھیان دیتے ہیں لیکن بہت معمولی چیزیں بھی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہوجاتی ہیں۔ جیسے اندھیرے میں آدمی کو کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا۔گھپ اندھیرے میں ایک معمولی روشنی والا دیا کمال کر دکھا دیتا ہے تو زندگی پھر سے جاگ اٹھتی ہے۔

اندھیری رات، مسافر راستہ چلتا ہے۔منزل دور۔راستے میں پتھر۔ٹھوکریں۔گرتا پڑتا جارہا تھا کہ اچانک چاند بادلوں سے نکل آیا تو سارا راستہ چاندنی سے روشن ہوگیا اور راستہ چلنے کی دشواریاں، آسانیوں میں بدل گئیں اور یہ کمال چاند کی ایک ننھی سی کرن نے کر دکھایا اور مشکلیں آسان کردیں۔

چلچلاتی دھوپ میں سایے کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔لوگ کسی نہ کسی سایے کی تلاش کرتے ہیں۔ دھوپ میں کسان اپنے کھیتوں میں کام کرتے رہتے ہیں۔ پسینے میں ڈوبے ہوے اور تب ہی کوئی ابر کا ٹکڑا سورج کے سامنے آکھڑا ہوجائے تو کچھ دیر میں ہی فضا بدل جاتی ہے اور دھوپ کا احساس جاتا رہتا ہے۔

موسم بہار کے بعد موسم خزاں آتا ہے تو درختوں سے پتے جھڑنے لگتے ہیں اور سارے چمن میں درختوں کی شاخیں ننگی ہوجاتی ہیں۔ایسے ماحول میں کہیں کسی درخت پر کوئی کلی کھل اُٹھتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے سارا چمن مسکرانے لگا ہے۔

زندگی میں جوش و ولولہ ختم ہوگیا تھا جس کی وجہ سے ایک سکوت طاری ہوگیا تھا۔ایک ننھی سی ہنسی جب نغمہ بن گئی تو ساری زندگی کھل اٹھی۔

شاعر نے ہماری زندگی میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی اہمیت بتانے کی کوشش کی ہے کہ ایک چھوٹا سا دیا، ایک کلی، ایک ننھی سی ہنسی، ایک کرن۔کیسے ہمارے ماحول کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔اس لیے ہم کو ان معمولی معمولی باتوں پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔

شاعر کا تعارف:

نام	:	علامہ علقمہ شبلی
تخلص	:	شبلی
تاریخ ولادت	:	1930ء
مقامِ ولادت	:	میر غیاث چک (بہار)
مجموعہ کلام	:	تارے زمین کے۔پھول عالم کے وغیرہ۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

یہ کیجیے

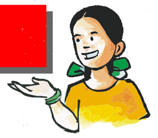

I. سنیے - بولیے

1. نظم کس کے متعلق ہے۔اس سے کیا درس ملتا ہے۔
2. آپ نے بہار کا موسم دیکھا ہوگا وہ کیسا ہوتا ہے؟
3. نظم میں مسافر کے ساتھ مصیبت پیش آئی۔اگر آپ کی زندگی میں بھی کوئی مصیبت پیش آے تو آپ اُسے کیسے دور کریں گے۔
4. شاعر کہتا ہے کہ جب تک دل میں کوئی عزم نہ ہو تو زندگی بے معنی ہے۔آپ کے آئندہ کے عزائم کیا ہیں۔
5. نشان زندگی سے کیا مراد ہے؟
6. شاعر نے اس نظم میں چند ننھی چیزوں کا ذکر کیا ہے؟ان چیزوں کے ذکر سے شاعر کا کیا مقصد ہے۔
7. شاعر نے اس نظم کا عنوان ''ننھی چیزیں'' رکھا ہے؟ کیا یہ عنوان نظم کی مناسبت سے موزوں ہے۔کیوں؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف: 1. وہ مصرعے پڑھیے جن میں ننھا سا دیا ، ننھی کرن، ٹکڑا ابر کا، ننھی سی کلی، ننھی سی ہنسی کا ذکر کیا گیا ہے۔

2. اس نظم کے پہلے، دوسرے، تیسرے بند کو پڑھیے اور ان پر مشتمل سوالات لکھیے۔

ب: کالم ''الف'' کے مصرعوں کو کالم ''ب'' سے جوڑیے۔

	الف		ب	
1.	تھا اندھیرا ہر طرف	a.	کھا رہا تھا ٹھوکریں	( )
2.	ایک مسافر رات کو	b.	راہ بھی ملتی نہ تھی	( )
3.	تھا پریشاں دیر سے	c.	زندگی خاموش تھی	( )
4.	باغ میں اڑتی تھی دھول	d.	ایک دہقاں دھوپ میں	( )
5.	تھا نہ دل میں ولولہ	e.	سارے پتے زرد تھے	( )

ج: ذیل کے سوالات کے جواب دیجیے۔

1. شاعر نے دھوپ اور ابر کے بارے میں کیا کہا؟
2. مسافر کی مشکل کس طرح آسان ہوئی؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

3. شاعر نے نشانِ زندگی کے لیے لفظ 'دیا' اور 'کرن' جیسی تشبیہات کا ذکر کیا ہے؟ نظم میں اس طرح کی مزید تشبیہات تلاش کر کے لکھیے۔

4. نظم کے کون سے اشعار میں کلی کے کھلنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

5. زندگی میں جوش اور ولولہ ہونا چاہیے۔ اس کے بغیر زندگی پھیکی ہے۔ نظم کا کون سا شعر ان باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

6. شاعر نے اس نظم میں کون سی ننھی چیزوں کا ذکر کیا ہے۔

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. باغ بے رونق کب ہوتا ہے اور کب اس کا سماں اچھا لگتا ہے؟
2. اس نظم کا عنوان ''ننھی چیزیں'' ہے۔ اس عنوان کے علاوہ اور کون کون سے عنوانات ہو سکتے ہیں؟
3. اندھیرے میں مسافر کو کون کون سی مشکلات درپیش ہوتی ہیں؟
4. کسان کب خوش ہوتا ہے؟
5. دل کی کلی کب کھلتی ہے؟
6. اس نظم میں بیان کی گئی ننھی چیزوں کے علاوہ اور کون کون سی ننھی چیزیں ہوتی ہیں جن کی آپ کو ضرورت پڑتی ہے۔

طویل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. ''چھوٹی چھوٹی باتیں دل خوش کر دیتی ہیں'' آپ کی زندگی میں کوئی دل خوش کرنے والا واقعہ پیش آیا ہو تو لکھیے۔

IV. لفظیات

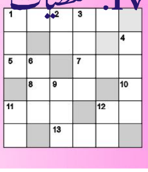

I. ذیل میں دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ سے دیکھ کر لکھیے۔

1. راہ میں اندھیرا تھا ____________
2. کٹیا میں دیا جل رہا ہے ____________
3. چاند کی کرن چھٹکی ہے ____________
4. کھیتوں کو سرسبز و شاداب کرنے میں دہقان کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ ____________

SCERT TELANGANA

II. دیے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. اندھیرا چھٹنا ____________________
2. ٹھوکریں کھانا ____________________
3. دل کی کلی کھلنا ____________________
4. سایہ سر سے اٹھنا ____________________
5. جان پہ بن آنا ____________________
6. نو دو گیارہ ہونا ____________________

V. تخلیقی اظہار

الف: ذیل کے جملوں کو استعمال کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے واقعات جو کتابوں میں یا خود آپ پر گزرے ہوں لکھیے۔

مثلاً: ''اگر اس نے بتایا نہ ہوتا''

میں غلط راستے پر نکل پڑا تھا۔ پتہ نہیں کتنی دور تک نکل جاتا۔ راستے میں ایک شخص ملا، اس سے دریافت کیا تو بتلایا کہ آپ نے اچھا کیا جو مجھ سے پوچھ لیا ورنہ آپ یوں ہی چلے جاتے تو آگے آپ کو ڈاکو مل جاتے اور آپ کا کام تمام کردیتے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا اگر ''اُس نے بتایا نہ ہوتا'' تو میں لُٹ گیا ہوتا۔

1. اتنی سی بات، لیکن ____________________
____
____

2. اگر وہ نہ ہوتا' تو میں ____________________
____
____

ب: تصور کیجیے کہ آپ کوئی ایک پھول ہیں۔ اس پھول کی آپ بیتی لکھیے۔

مثال: میں گلاب کا پھول ہوں ____________________
____________________ ____________________

VI. توصیف

آپ کی جماعت کے کسی طالب علم کو تقریری مقابلہ میں انعام ملا اس کی تعریف میں ایک توصیفی عبارت لکھیے۔

VII. منصوبہ کام

1. نظم میں دیا، چاند، دھوپ، خاموشی جیسے الفاظ موجود ہیں ان الفاظ سے مطابقت رکھنے والے اشعار اخبارات، لائبریری یا بزرگوں سے معلوم کیجیے اور اسے اپنی کاپی میں لکھیے اور پھر کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔
2. چھوٹی چھوٹی چیزوں' پلاسٹک کی بوتلوں' دعوت ناموں اور اخباروں وغیرہ سے آرٹ کے نمونے بنائیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

VIII. زبان شناسی

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

یہ کتاب ہلکی ہے ۔ یہ کتاب رنگین ہے

اوپر کے پہلے جملے میں کتاب کی اندرونی کیفیت کو بتایا جا رہا ہے جب کہ دوسرے جملے میں کتاب کی ظاہری حالت کو بتایا جا رہا ہے۔

وہ صفت جو کسی اسم کی اندرونی یا بیرونی حالت و کیفیت کو بتائے ، ''صفت ذاتی'' کہلاتی ہے۔

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

یہ حیدرآبادی لڑکا ہے۔

یہ ایرانی کھجور ہے۔

اوپر کے جملوں میں لڑکے کو حیدرآباد سے اور کھجور کو ایران سے منسوب کیا جا رہا ہے۔

وہ صفت جو کسی اسم سے 'ی' معروف کے ذریعہ منسوب کی جاتی ہے۔ ''صفت نسبتی'' کہلاتی ہے۔

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

دس آم لے لو ۔ دو کتابیں لے جاو

اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ اسم کی تعداد کو بیان کر رہے ہیں۔

وہ صفت جو اسم کی تعداد کو بتائے ''صفت عددی'' کہلاتی ہے۔

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

تن بھر کپڑا ۔ من بھر روٹی

اوپر کی مثال میں 'تن بھر' اور 'من بھر' مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔

وہ صفت جو اسم کی مقدار کو بتائے ''صفت مقداری'' کہلاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

تم سا جہاں میں کوئی نہیں ۔ ایسی موٹر کار میں نے نہیں دیکھی۔

اوپر کے جملوں میں ''تم سا'' اور ''ایسی'' صفت ضمیری ہے۔

وہ ضمائر جو صفت کا کام دیتے ہیں ''صفت ضمیری'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ صفت کی کون سی قسم ہے۔ قوسین میں لکھیے۔

1. ویسے بزرگ اب کہاں ہیں۔ (   )
2. جیسا کام ویسا نام۔ (   )
3. میں نے جی بھر کر آم کھائے۔ (   )
4. اس کی حرکت جنگلی کی طرح ہے۔ (   )
5. پانچواں سبق کون سا ہے۔ (   )
6. نمکین غذا کھاو۔ (   )
7. سخی آدمی ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ (   )
8. مہینے میں تیس دن ہوتے ہیں۔ (   )
9. ٹوکری بھر سبزی لاؤ۔ (   )
10. کئی آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ (   )

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

1. اس نظم کو میں لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
2. اس نظم کا خلاصہ میں لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
3. اس نظم کے مشکل الفاظ کو میں جملوں میں استعمال کرسکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں
4. چھوٹے چھوٹے واقعات اور آپ بیتی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

14. کوپن

کرشن چندر

اپنے ہاں جو سلام بھائی رہتے ہیں نا، انھیں کوپن جمع کرنے کا بڑا شوق ہے۔ مذہب کے بعد اگر ان کا ایمان کہیں ہے تو کوپنوں میں۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے، میں نے سلام بھائی کی ناشتہ کی پلیٹ میں پراٹھے کے ساتھ سگریٹ کی ڈبیہ دیکھی۔

میں نے سوچا کہیں یہ کوپنوں کے شوق میں پراٹھوں کے سگریٹ تو نہیں کھانے لگے۔ اس لیے ان سے فوراً ہی گھبرا کر پوچھا:

''یہ کیا ماجرا ہے؟ ناشتے کی پلیٹ میں سگریٹ کی ڈبیہ کیسی؟''

سلام بھائی نے ڈبیہ کھولتے ہوے کہا: ''یہ سگریٹ کی ڈبیہ نہیں ہے، مکھن کی ڈبیہ ہے۔''

میں نے سلام بھائی سے کہا: ''آپ ناشتے کے وقت ہر روز ایک نئی ڈبیہ لاتے ہیں!''

سلام بھائی بولے! ''میں اس کے کوپن جمع کر رہا ہوں۔''

''کوپن جمع کرنے سے کیا ہوگا؟
سلام بھائی بولے: ''کوپنوں سے بہت سی اشیاء مفت ملتی ہیں۔''
''مفت؟ بھلا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟''
''ہاں، بالکل مفت! مثال کے طور پر اگر آپ کے پاس اس مکھن کی ڈبیہ کے پانسو کوپن ہوں تو آپ ایک ہری کین لالٹین حاصل کرسکتے ہیں۔''
''لالٹین لے کر میں کیا کروں گا؟ آج کل تو بجلی کا زمانہ ہے۔''
''اچھا لالٹین نہ سہی، کچھ اور سہی۔ فہرست میں بہت سی اشیاء کے نام ہیں۔''
''لالٹین ہے۔'' سلام بھائی نے فہرست پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا: ''سگریٹ جلانے کا چاندی کا لائٹر ہے۔ کیوی کا جوتا ہے، ریان کی جراب ہے۔''
''پھر بھی سلام بھائی! یہ فضول خرچی ہے۔ آخر پانسو کوپن جمع کرنے میں تو روپیہ خرچ ہوتا ہے نا۔''
سلام بھائی بولے: ''آپ بھی تو غضب کرتے ہیں۔ مکھن تو روزمرہ استعمال کی شئے ہے۔ آپ مکھن خریدتے ہیں ساتھ میں کوپن مفت ملتا ہے۔ پانسو کوپن اس طرح اکٹھا ہو جائیں تو ہری کین لالٹین، ایک ہزار ہوں تو چاندی کی موٹھ والی چھتری، دو ہزار ہوں تو پارکر فونٹین پین، دس ہزار ہوں تو ریڈیوگرام، بولیے۔''
میں قائل ہوگیا۔ میں نے پوچھا: ''مکھن کی ڈبیہ جس میں کوپن آتا ہے کتنے کی آتی ہے؟''
''دو روپے میں۔''
دوسرے روز میں نے بھی ڈبیہ خریدی۔ مجھے ریڈیوگرام لینے کا شوق تھا، اس لیے میں نے دن میں چار چار ڈبیہ خریدنی شروع کی۔ مجھے مکھن پسند نہیں۔ میں دراصل دہی پسند کرتا ہوں۔ مگر اب کیا کیا جاے۔ مکھن خریدنا تھا، کیونکہ ریڈیوگرام لینا تھا۔ روز چار چھ ڈبیہ خریدتا اور مکھن کھانے کی کوشش کرتا اور اکثر ناکام رہتا۔ اس لیے کوپن اٹھا کر جیب میں ڈال لیتا اور مکھن سلام بھائی کو دے دیتا۔ اس پر وہ بہت ناک بھوں چڑھاتے، کہتے: ''آپ مکھن رکھ لیجیے، کوپن ہمیں دے دیجیے۔''
میں کہتا: ''واہ! مجھے تو ریڈیوگرام لینا ہے۔ اسی لیے تو مکھن کھا رہا ہوں۔ آپ بھی کھایئے۔''
چنانچہ میں گھر میں زبردستی سب کو مکھن کھلانا شروع کیا۔ تھوڑی ہی عرصے میں مکھن کی افراط سے مجھے پیچش ہوگئی اور شفا ہوتے ہوئے ڈیڑھ سو روپے اٹھ گئے۔ اب تک میرے پاس دو سو کوپن جمع ہوگئے تھے۔ میں نے سوچا ریڈیوگرام تو کہاں آئے گا۔ چلو ان دو سو کوپنوں کا جو مل جاے لے لیں۔ میں دو سو کوپن لے کر دکاندار کے پاس گیا۔ اس نے کہا: ''ان اشیاء میں سے کوئی چیز اپنے لیے پسند کرلیں۔'' اشیاء یہ تھیں۔

SCERT TELANGANA

1. کاٹھ کا گھوڑا چھ سال کے بچے کی سواری کے لیے۔
2. بالوں کے پنوں کی تین سیٹ۔
3. لپ اسٹک۔
4. بالوں کو گھنگریالے بنانے کا آلہ۔
5. پھلوں کا رس نکالنے کی مشین۔
6. آئسکریم کھانے کا خوش نما پلاسٹک کا چمچہ۔

پہلے تو سوچتا رہا۔ ان میں سے کوئی چیز اپنے کام کی نہیں۔ آخر آئسکریم کھانے پر جی آ گیا۔ میں پلاسٹک کا چمچہ اٹھا لیا اور ریستوران میں آئسکریم کھانے چلا گیا۔ وہاں میں نے اس خوبصورت چمچے سے چھ پلیٹیں خوب ڈٹ کر کھائیں لیکن جب بل ادا کرنے لگا تو دیکھتا ہوں کہ پلیٹ میں بل کے ساتھ ایک کوپن بھی دھرا ہے۔ میں گھبرا کر پوچھا:

''یہ کیا ہے؟''

ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا: ''اپنے ہاں جو چھ پلیٹ آئس کریم ایکدم کھائے اسے ایک کوپن ملتا ہے۔''

''میں اس کوپن کو لے کر کیا کروں گا؟ نہ بابا! میں باز آیا، یہ کوپن اٹھا لو۔''

ویٹر نے مجھے اطمینان دلاتے ہوئے کہا: ''آپ اسے لے جایئے یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ آپ کو تو مفت مل رہا ہے۔ آپ کسی دوست کو دے ڈالیے گا، وہ ہمیشہ آپ کا احسان مند رہے گا۔''

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

''اجی صاحب!'' ویٹر نے ایک لمبی فہرست کھولتے ہوئے کہا: ''اگر آپ کے پاس ایک درجن ایسے کوپن ہوں تو ہم آپ کو گریٹا گاربو کی فریم کردہ خوبصورت تصویریں دیں گے۔''

''چوبیس کوپن ہوں تو بال اگانے کی کریم۔''

''مگر میں گنجا نہیں ہوں۔''

''پچاس کوپن ہوں تو بائیو کیمسٹری کا ایک چرمی بیگ میں مکمل دواخانہ۔''

''کاہے کے لیے بھائی؟''

''بدہضمی دور کرنے کے لیے اور ہر قسم کی بیماری کے لیے علاج کے لیے۔''

''پانسو کوپن ہوں تو ایک دوسیٹ کی چھوٹی موٹر گاڑی۔''

''باپ رے!'' میں اچھل پڑا۔ لاؤ لاؤ، ادھر لاؤ یہ کوپن۔''

کوپن لے کر اس دن کے بعد میں نے وہاں آئس کریم کھانی شروع کر دی۔ دو مہینے میں تین سو کوپن جمع کر لیے۔ اگلے ماہ پچاس اور بڑھ گئے۔ لیکن اب مجھ سے آئس کریم کھائی نہ جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا میں آئس کریم نہیں کوپن کھا رہا ہوں یا آنے والی فی ایٹ کار کے پرزے چبا رہا ہوں۔ پھر 50 کوپن اور بڑھ گئے۔ یہ کوپن بڑی مشکل سے کھائے گئے۔ میرا مطلب ہے آئسکریم بڑی مشکل سے چبائی گئی۔ روز رات کو کھٹی ڈکاریں آتیں، زکام ہو جاتا۔ دوسرے احباب بہتیرا سمجھاتے مگر مجھ پر تو ایک ہی دھن سوار تھی کہ کسی طرح پانسو کوپن پورے ہو جائیں اور اب تو صرف ایک سو کوپن باقی رہ گئے تھے۔ جب پانسو میں صرف پچیس کوپن باقی رہ گئے تو شام کے وقت مجھے کچھ حرارت سی ہو گئی۔ رات کو میں بے ہوش ہو گیا۔ صبح کو ملک عدم سدھار جاتا اگر عین وقت پر طبی امداد نہ طلب کر لی جاتی۔ معلوم ہوا زیادہ آئس کریم کھانے سے میرے پھیپھڑوں کی جھلی میں ورم پڑ گیا ہے۔ دو مہینے علاج ہوتا رہا۔ ڈیڑھ ہزار روپے خرچ ہوئے۔ خیر جب اچھا ہوا تو کوپن اٹھا کر دکان پر پہنچا۔ معلوم ہوا انعام یا تو چار سو کوپن پر ملتا یا پانسو کوپن پر۔ چار سو پچھتر کوپن پر کچھ نہیں ملے گا۔

''تو چار سو کوپن پر ہی دے دیجیے۔''

''یہ دیکھیے فہرست۔''

میں نے دیکھی فہرست آپ بھی دیکھ لیجیے۔

1. کوٹ ٹانگنے کی کھونٹیاں چوبیس۔
2. سوٹ پریس کرنے کی مشین دو۔
3. بجلی سے حجامت کرنے کی مشینیں دو۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

4. ریان کی جرابیں چار عدد۔

5. عورت کے لیے یورپی ہیٹ۔

6. اونچی ایڑی کے سینڈل دو۔

میں نے پوچھا'' چار سو پچھتر کوپن میں فی ایٹ کار نہیں دو گے؟''

''نہیں! وہ تو پانسو کوپنوں میں آتی ہے۔ آپ پچیس کوپن اور جمع کر لیجیے۔ اِس میں کون سی بڑی بات ہے؟''

''بڑی بات!'' میں نے گرج کر کہا: ''میرے پھیپھڑوں کی جھلی میں ورم آ گیا ہے آئس کریم کھاتے کھاتے اور تم پچیس کوپنوں کی رعایت نہ کر سکے۔''

''ہمیں بڑا افسوس ہے۔''

میں نے کہا: تم ان پچیس کوپنوں کے عوض میں اس کار کا ہڈ اتار لو، اس کے آگے کی دو بتیاں غائب کر دو یا ایک ٹائر پنکچر کر دو۔ اس کا ''اسٹیئرنگ وھیل توڑ دو مگر اللہ مجھے وہ کار ضرور دے دو۔''

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

1. سلام بھائی کو کس بات کا شوق تھا؟
2. سلام بھائی کوپن کیوں جمع کرتے تھے؟
3. مصنف نے مکھن کی ڈبیہ کیوں خریدنا شروع کی؟
4. دو سو کوپن کے بدلے میں دکاندار نے کن اشیاء کی فہرست پیش کی؟
5. مصنف نے کس لالچ میں آئس کریم کھانی شروع کی؟
6. زیادہ آئس کریم کھانے سے مصنف کی صحت پر کیا اثر ہوا؟
7. مصنف کو ''فی ایٹ کار'' کیوں نہیں مل سکتی تھی؟
8. مصنف نے ''فی ایٹ کار'' حاصل کرنے کے لیے دکاندار کے سامنے کیا تجویز رکھی؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

15. رباعیات

سوچیے۔بولیے

امجدؔ حیدرآبادی

نیک بنو نیکی پھیلاؤ

سچ بولو سچے کہلاؤ سچ کی سب کو ترغیب دلاؤ
جب اوروں کو راہ بتلاؤ خود رستے پر تم آ جاؤ
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

ہے جس گھر میں ایک بھی اچھا واں نہ رہے گا نام بُرے کا
تم بھی چلن دکھلاؤ کچھ ایسا جس سے ہو سارے جگ میں اُجالا
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

SCERT TELANGANA

سوالات

1. اوپر دی گئی نظم میں کس بات کی ترغیب دی گئی ہے؟
2. نظم کی کون کون سی قسمیں ہیں؟
3. چار مصرعوں والی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

مرکزی خیال

امجدؔ حیدرآبادی اپنی پہلی رباعی کے ذریعہ اس بات کی ترغیب دیتے ہیں کہ یہ دنیا انسان کے لیے ایک مسافرخانہ ہے اور وہ یہاں چند دن کا مہمان ہے۔ اسی طرح اپنی دوسری رباعی میں امجد حیدرآبادی نے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ جس طرح بیج سے درخت بننے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔انسان کے تمام کام اپنے وقت مقررہ پر مکمل ہوتے ہیں صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. رباعی پڑھیے۔ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

صنفِ رباعی کا تعارف:

عربی میں ربع کے معنی چار کے ہیں۔ رباعی اس نظم کو کہتے ہیں ▪ جو چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ رباعی کا پہلا' دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے جب کہ تیسرا مصرعہ قافیہ و ردیف کا پابند نہیں ہوتا۔ رباعی میں چوتھا مصرعہ حاصل کلام ہوتا ہے۔

(1)

دُنیا کے ہر ایک ذرے سے گھبراتا ہوں
غم سامنے آتا ہے جدھر جاتا ہوں
رہتے ہوئے اِس جہاں میں مدّت گزری
پھر بھی اپنے کو اجنبی پاتا ہوں

تشریح: یہ دنیا انسان کے لیے مسافر خانہ ہے اور ہر انسان یہاں چند دن کا مہمان ہے۔ جس طرح ایک مہمان' میزبان کی اشیا کو دیکھ کر گھبراتا ہے کہ کہیں کچھ نقصان نہ ہو جائے اسی طرح میں بھی اس دنیا کی ہر چیز کو دیکھ کر گھبراتا ہوں۔ میں اس دنیا میں جدھر بھی جاتا ہوں میرے سامنے دنیا کو چھوڑنے کا غم آ جاتا ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے ایک مدت ہو گئی لیکن میں اپنے آپ کو یہاں اجنبی ہی محسوس کرتا ہوں کیوں کہ میں یہاں مہمان ہوں۔ یہ میرا ٹھکانہ نہیں۔ یہ میرا گھر نہیں۔

(2)

کچھ وقت سے اک بیج شجر ہوتا ہے
کچھ روز میں اک قطرہ گُہر ہوتا ہے
اے بندہ ناصُبور، تیرا ہر کام
کچھ دیر میں ہوتا ہے، مگر ہوتا ہے

تشریح: شاعر کا خیال ہے کہ بیج سے درخت بننے کے لیے وقت لگتا ہے اور کوئی بھی چیز آنِ واحد میں پوری نہیں ہوتی۔ ایسے ہی پانی کے قطرے کو موتی بننے کے لیے وقت درکار ہے۔ بے صبری اور جلد بازی میں کام بگڑ جاتے ہیں۔ ہر کام کی تکمیل میں وقت لگتا ہے۔ اس لیے صبر سے کام لیں تو ہر کام ثمر آور ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

شاعر کا تعارف

نام	:	سید احمد حسین امجؔد
تخلص	:	امجؔد
پیدائش و وفات	:	1888ء – 1961ء
مقامِ ولادت	:	حیدرآباد
مجموعہ کلام	:	ریاضِ امجد، خرقۂ امجد، رباعیاتِ امجد
لقب	:	حکیم الشعراء، صوفی سرمد

یہ کیجیے

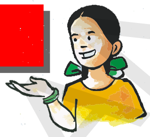

I. سنیے - بولیے

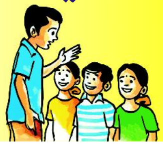

1. ''کچھ وقت سے اک بیج شجر ہوتا ہے'' اِس رباعی میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ بتلائیے۔
2. شاعر کہتا ہے کہ ''رہتے ہوئے اِس جہاں میں مدت گزری'' لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو اجنبی کیوں سمجھتا ہے''؟
3. بے صبروں کو شاعر صبر کرنے کی تلقین کیوں کرتا ہے۔ بتلائیے۔
4. کسی ایک رباعی کے مرکزی خیال کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

II. پڑھیے - لکھیے

1. ''صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے'' اِس کہاوت کا تعلق رباعی کے کس شعر سے ہے بولیے اور لکھیے۔
2. پانی کے قطرے کو موتی بننے کے لیے وقت درکار رہے۔ اس سے متعلق کون سا شعر ہے بولیے۔
3. گھبراتا' جدھر جاتا' شجر' گُہر یہ الفاظ رباعی کے کن مصرعوں سے لیے گئے ہیں؟ بولیے۔
4. رباعی کے ادھورے مصرعوں کو پُر کیجیے۔

دنیا کے ہر ....

.... جدھر جاتا ہوں

.................ہوئے اس جہاں...........

پھر بھی اپنے کو ....

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

5. رباعی کے ان مصرعوں کو ترتیب میں لکھیے۔

کچھ دیر میں ہوتا ہے، مگر ہوتا ہے
کچھ روز میں ایک قطرہ گُہر ہوتا ہے
اے بندہ ناصُبور، تیرا ہر کام
کچھ وقت سے اک بیج شجر ہوتا ہے

6. ذیل کی عبارت پڑھ کر موزوں سوالات تیار کیجیے۔

سید اکبر حسین نام، اکبر تخلص تھا۔ 16/نومبر 1846ء کو بارہ ضلع الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکتبوں، سرکاری مدارس میں حاصل کی۔ جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1898ء میں سرکار کی طرف سے ''خان بہادر'' کا خطاب ملا۔ اکبر اپنے عہد کے طنز و مزاح کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔ اِن کا وصال 1921ء میں ہوا۔

مثال: اکبر الٰہ آبادی کو سرکار نے کس خطاب سے نوازا؟

1. ....
2. ....
3. ....
4. ....
5. ....

7. عبارت پڑھ کر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیے۔

1. گوہر سمندر میں ملتے ہیں۔ ( )
2. دُنیا فانی ہے۔ ( )
3. مصیبتوں میں صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ( )
4. بیج کے بونے سے قطرہ بنتا ہے۔ ( )
5. رباعی چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ( )

6. حسب ذیل مصرعوں کو پڑھیے شاعر کے اس جہاں میں اجنبی بن جانے کی وجہ کیا ہے؟

(الف) رہتے ہوئے اس جہاں میں مدت گزری
پھر بھی اپنے کو اجنبی پاتا ہوں

کوئی بھی کام جلد کیوں نہیں ہوتا؟ دیر سے کیوں ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

(ب) اے بندہ ناصبور تیرا ہر کام کچھ دیر میں ہوتا ہے مگر ہوتا ہے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

III. خود لکھیے

مختصر جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. آپ کن کن موقعوں پر خوش رہتے ہیں اور کیوں؟
2. رُباعی میں صبر کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟
3. کیا صبر کرنا اچھی بات ہے؟ صبر کرنے اور نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
4. شاعر نے ناصُبور کو کیا ہدایت کی ہے؟
5. شاعر اپنے آپ کو اجنبی سمجھنے کی وجہ کیا ہے؟

طویل جوابی سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. ان رباعیوں سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟
2. جلدی میں کام بگڑتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے۔
3. آپ کو اگر کوئی مشکل درپیش ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟

IV. لفظیات

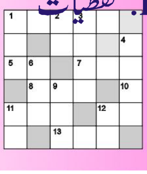

الف: حسب ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال: ذرہ ، گھبرانا ، جہاں ، اجنبی ، شجر ، گہر ، مدت

1. ____________________
2. ____________________
3. ____________________
4. ____________________
5. ____________________
6. ____________________
7. ____________________

ب: خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1. گیا وقت پھر __________ آتا نہیں۔
2. سانپ مرے نہ __________ ٹوٹے۔
3. علم بڑی __________ ہے۔
4. __________ ہزار نعمت ہے۔
5. نادان دوست سے __________ دشمن بہتر۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ج: مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے جس میں خط کشیدہ الفاظ ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں انہیں تلاش کر کے علاحدہ لکھیے۔

ڈاکٹر اطہر اپنے دواخانہ میں مریضوں کو دیکھ رہے تھے۔ رات کافی ہوگئی تھی۔ اتنے میں اُن کی دختر نے آواز دی۔ ''ابو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے جلد آ یئے''۔ پانی رکھا ہوا ہے آپ منہ ہاتھ دھو کر طعام تناول کیجیے۔ ڈاکٹر اطہر نے کہا بیٹی حنا ابھی آ رہا ہوں، تھوڑا انتظار کر لو پھر ہم دونوں بیٹھ کر کھائیں گے۔

تمھیں اسکول جانے کے لیے صبح، بیدار بھی ہونا ہے۔ ویسے شب بھر جاگنا ٹھیک نہیں ہے۔ جلد بستر پر جاؤ گی تو صبح جلد اُٹھ کر نسیمِ سحر کا مزہ لے سکوگی۔ کل صبح تم بھی میرے ساتھ چہل قدمی کے لیے چلو وہاں تازی ہوا میں سانس لوگی تو صحت مند ہوگی اس کے علاوہ دِن بھر نہ صرف چاق و چوبند رہوگی بلکہ چوکنا اور ہوشیار بھی رہوگی۔ میں اپنے مریضوں سے بھی یہی کہتا رہتا ہوں کہ تندرست رہنے کے لیے وقت پر کھانا، رات میں جلد سونا اور صبح جلد اُٹھنا ضروری ہے۔ ابو میں یہ کہنا بھول ہی گئی کہ شاکر ماما حج کر کے واپس ہوئے ہیں اور آپ کو آبِ زم زم کا تحفہ دے گئے ہیں۔

مثال: دختر ۔ بیٹی

د: ذیل میں چند ایسے الفاظ دیے گئے ہیں جن کا تلفظ ایک جیسا ہے لیکن املا اور معنی الگ الگ ہیں۔ اِن الفاظ کو مثال میں بتائے گئے طریقے پر جملوں میں استعمال کیجیے۔

معمور، مامور ________ تخریب، تقریب ________ خبر، قبر ________ ارب، عرب ________

نظر، نذر ________ حال، ہال ________ قطرہ، خطرہ ________ ارض، عرض ________

عصر، اثر ________

مثال: 1. قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔

2. جنگلوں میں وحشی جانوروں کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

V. تخلیقی اظہار

شاعر نے رُباعی میں صبر کی تلقین کی ہے یعنی ''صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے''۔ اس محاورے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کہانی لکھیے۔

VI. توصیف

اِن رباعیوں کو لحن سے پڑھیے۔ مشق کیجیے۔

VII. منصوبہ کام

1. آپ نے امجد حیدر آبادی کی رباعیاں پڑھیں۔ اسی طرح دوسرے شاعروں کی رباعیات کو جمع کیجیے۔ کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے اور انھیں دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔
2. ایسی نظمیں، اشعار اور کہانیاں جمع کیجیے جس میں صبر کی تلقین کی گئی ہو۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

VIII. زبان شناسی

❖ ذیل کے اشعار غور سے پڑھیے۔

نار نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچالیا تو نے

شاعر کہتا ہے کہ نمرود نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کے لیے آ گ بھڑکائی۔ جوں ہی نمرود نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو اُس آ گ میں ڈالا تو اللہ نے اپنے دوست حضرت ابراھیم علیہ السلام کو بچانے کے لیے اُس آ گ کو آنِ واحد میں گلزار بنا دیا۔

اِبن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں ابن مریمؑ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے آپؑ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ اگر کوئی کوڑی، اندھا یا دیگر امراض میں مبتلا شخص شفایابی کے لیے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ علیہ السلام اس شخص کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے تو وہ شخص مرض سے شفایاب ہو جاتا۔

اس لیے شاعر کہتا ہے کہ میرے دکھوں کی دوا بھی صرف ابن مریمؑ ہی سے ہو سکتی ہے یعنی میری تکلیف کو دور کرنے کے لیے معجزہ کی ضرورت ہے۔

پہلے شعر میں ''نار نمرود'' ایک مشہور واقعہ ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر میں اِبن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حاجت روائی تاریخی معجزہ ہے۔

> ایک ایسا لفظ یا الفاظ جس کے ذریعہ کسی تاریخی قصے یا واقعے کی طرف اشارہ کیا جائے ''تلمیح'' کہلاتا ہے۔

مشہور تلمیحات یہ ہیں:

شق القمر، جلوۂ طور، طوفانِ نوح، یوسف وزلیخا، جوئے شیر

مشق:
1. مندرجہ بالا تلمیحات کے متعلق معلم سے معلوم کر کے اشعار جمع کیجیے۔
2. مندرجہ بالا تلمیحات سے متعلقہ واقعات اپنے معلم سے معلوم کیجیے۔

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. میں رباعی کو روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں/نہیں
2. میں رباعی کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔	ہاں/نہیں
3. میں ہم معنی الفاظ کے فرق کو سمجھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں/نہیں
4. میں محاوروں کی مدد سے کہانی لکھ سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں/نہیں

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

16. جو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے

سوچیے۔ بولیے

سوالات

1. اوپر کی تصویروں میں موجود افراد کیا کر رہے ہیں؟
2. ان میں آپ نے کیا خاص بات محسوس کی؟
3. اُنہیں دیکھ کر آپ کو کیسا لگا؟
4. اس طرح کے واقعات کیا کبھی آپ نے دیکھے ہیں؟

مرکزی خیال

خوداعتمادی معذوری پر کامیابی حاصل کرتی ہے یہ بتانا ہی اس سبق کا اہم مقصد ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. سبق پڑھیے۔ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

کبھی کبھی میں اپنی سہیلیوں کا امتحان لیتی ہوں، یہ جاننے کے لیے کہ وہ کیا دیکھتی ہیں۔حال ہی میں میری ایک سہیلی جنگل کی سیر کے بعد واپس لوٹیں۔میں نے ان سے پوچھا’’آپ نے کیا کیا دیکھا‘‘؟

’’کچھ خاص نہیں‘‘ان کا جواب تھا۔سُن کر مجھے تعجب نہیں ہوا کیوں کہ میں اس طرح کے جوابوں کی عادی ہو چکی تھی۔میرا یقین ہے کہ جن لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں،وہ بہت کم دیکھتے ہیں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی جنگل میں گھنٹہ بھر گھومے اور پھر بھی کوئی خاص چیز نہ دیکھے؟ جسے کچھ بھی دِکھائی نہیں دیتا‘ وہیں مجھے کئی سیکڑوں دلچسپ چیزیں ملتی ہیں،جنہیں میں چُھو کر پہچان لیتی ہوں۔میں پیڑوں کی چکنی اور کُھردری چھالوں کو لمس کے ذریعہ پہچان لیتی ہوں۔موسم بہار میں ٹہنیوں پر نئی کلیاں ڈھونڈتی ہوں۔مجھے پھول کی پنکھڑیوں کی مخملی سطح کو چھونے اور ان کی حلقہ دار بناوٹ محسوس کرنے میں بہت زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔اس دوران مجھے قدرت کی صناعی کا احساس ہوتا ہے۔جب کبھی میں خوشی وانبساط کے عالم میں پیڑ کی ٹہنی پر ہاتھ رکھتی ہوں تو چڑیا کی میٹھی آواز میرے کانوں میں گونجنے لگتی ہے۔اپنی انگلیوں کے بیچ جھرنے کے پانی کو بہتے اور اسے محسوس کرتے ہوئے مجھے بے انتہا مسرّت حاصل ہوتی ہے۔مجھے ’چیڑ‘ کی پھیلی پتّیاں یا گھاس کا میدان کسی بھی مہنگے قالین سے زیادہ پسند ہے۔بدلتے ہوئے موسم کا سماں میری زندگی میں نئے رنگ اور خوشیاں بھر جاتا ہے۔

ہیلن کیلر پھول کی خوشبو سونگھتے ہوئے

کبھی کبھی میرا دل ان سب چیزوں کو دیکھنے کے لیے مچل اُٹھتا ہے۔اگر مجھے ان چیزوں کو صرف چُھونے سے اتنی خوشی ملتی ہے تو ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو جائے گا۔لیکن،جن لوگوں کی آنکھیں ہیں،وہ سچ مچ بہت کم دیکھتے ہیں۔اس دنیا کے الگ الگ خوبصورت رنگ ان کے احساس کو نہیں چھوتے!انسان اپنی صلاحیتوں کی کبھی بھی قدر نہیں کرتا۔وہ ہمیشہ اس چیز کی آس لگائے رہتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔

یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ آنکھوں کی نعمت کو لوگ ایک حقیر سی چیز سمجھتے ہیں۔جب کہ اس نعمت کے ذریعہ زندگی کی خوشیوں کو قوس قزح کے رنگوں کی طرح رنگین بنایا جاسکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں یہ خوبصورت احساسات کس کے ہیں؟ دنیا کی مشہور اندھی بہری خاتون ہیلن کیلر کے ہیں۔ان کی باتیں ہی نہیں بلکہ زندگی بھی حوصلہ بڑھانے والی ہے۔عام طور پر خصوصی مُراعات کے مستحق بچّے نا امیدی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہوکر،بے حس وحرکت زندگی گزارنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ایسے بچّوں میں چند بچّے عام بچّوں کی طرح نہ صرف زندگی گذارتے ہیں بلکہ ان سے کہیں زیادہ باصلاحیت بچّوں کے طور پر شناخت حاصل کر لیتے ہیں۔اس طرح شناخت پانے والوں میں ہیلن کیلر پہلی صف میں نظر آتی ہیں۔

ہیلن کیلر مورتیوں کا چھوکر مشاہدہ کرتے ہوئے

ہیلن کیلر

1880ء میں امریکہ میں پیدا ہوئی ہیلن کیلر پیدائش ہی سے دوسرے بچّوں کی طرح دیکھ سکتی تھی، سُن سکتی تھی اور بات بھی کر سکتی تھی۔ ہیلن کیلر ابھی بات کرنا سیکھ ہی رہی تھی کہ ایک خطرناک بیماری کا شکار ہوگئی۔ بیماری کی شدت نے سب سے پہلے اس کی بینائی چھین لی۔ اس کے بعد دھیرے دھیرے قوت سماعت و گویائی بھی جاتی رہی۔

ہیلن کیلر دوسرے بچّوں کے مقابلے کافی ذہین تھی۔ انتہائی با صلاحیت ہیلن اپنی لاچاری کی وجہ چھوٹے بہن بھائیوں کو ڈانٹنے اور مارنے لگتی۔ بعد میں غلطی کا احساس ہونے پر وہ اپنے آپ کو سزا دینے لگتی۔ اس حالت کو دیکھ کر ہیلن کے والدین نے اس کا داخلہ گونگے بہروں کے اسکول میں کروا دیا۔ ہیلن کا اسکول میں داخلہ ان کی زندگی کا ایک کامیاب فیصلہ ہوگا جس کا اس کے والدین کو بھی تصور نہیں تھا۔

اس اسکول میں سلی ون نام کی ایک ٹیچر تھی۔ جن کو بچّوں سے بہت زیادہ انسیت تھی۔ لیکن انہیں صرف ایک ہی سوال ستائے جا رہا تھا کہ اندھی، بہری اور گونگی ہیلن کو تعلیم یافتہ کیسے بنایا جائے۔ سلی ون خود بھی ایک اندھی بہری خاتون تھی۔ اس لیے وہ ان اندھے، گونگے اور بہرے بچّوں کے مسائل اور ان کے دکھوں پر ہمدردانہ غور کرتی اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی۔ لیکن ہیلن کو کس طرح خواندہ بنایا جائے اُسے کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ حالات کتنے ہی پیچیدہ کیوں نہ ہوں ان کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔ ہیلن کے مسئلے کا ایک بہترین حل سلی ون کو اس کے کھلونے کی شکل میں نظر آیا۔

ہیلن ایک پل کے لیے بھی اپنے کھلونے سے دور نہیں رہتی تھی۔ وہ کھلونا اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ ایک دن سلی ون اس کھلونے کا نام ہیلن کے ہاتھ پر انگلی سے لکھتی ہے۔ سلی ون نے کیا لکھا واضح طور پر نہ سمجھنے کے باوجود ہیلن انگلی کے ان اشاروں کو جان لیتی ہے۔ اس کے بعد سلی ون، ہیلن اور اس کی پسندیدہ اشیاء کے نام ہاتھ پر لکھتی ہے۔ ہیلن کو یہ عمل بہت پسند آیا۔ اس طرح انتہائی دلچسپی اور تیزی سے ہیلن باتیں سیکھنے لگی۔ یہ باتیں ہیلن میں دنیا کے تئیں پیار، ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے لگیں۔ سلی ون ہیلن کی اس دلچسپی کو بریل رسم الخط کی جانب موڑ کر حروف اور الفاظ سے متعارف کروانے لگی۔

ہیلن کیلر اپنی معلّمہ سلی ون کے ہمراہ

ایک دن اچانک ہیلن چند آوازیں نکالتی ہے۔ ان آوازوں کو صحیح ترتیب دینے پر ''آج بہت گرمی ہے'' کے معنی نکلتے ہیں۔ اس واقعہ کو ہیلن اپنی زندگی میں نہ بھولنے والے انتہائی خوشگوار واقعے کے طور پر بیان کرتی ہے۔

حروف تہجّی سیکھ کر مطالعہ شروع کرنے والی ہیلن کے لیے کتابیں ہی اس کی دنیا بن گئیں۔ سلی ون کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے ہیلن نے کیمبرج اسکول میں داخلہ لے لیا اور اسکولی تعلیم سے لے کر کالج کی تعلیم تک ہیلن ہمیشہ اوّل مقام حاصل کرتی رہی۔

1904ء میں ہیلن نے بی۔اے کی تکمیل کی اور بریل رسم الخط میں ''میری آپ بیتی'' کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ جس میں اپنی زندگی کی

خصوصیات بیان کی۔ اس کے بعد کئی ایک تصانیف ان کے زورِ قلم سے شائع ہوتی رہیں۔ ان کی آپ بیتی کا دنیا کی تقریباً 50 زبانوں میں ترجمہ میں کیا گیا۔

ہیلن کیلر کا جانوروں سے پیار

ہیلن کا دل ہمدردی کا سرچشمہ تھا۔ دکھی لوگوں کو دیکھتے ہی ہیلن کا دل پگھل جاتا تھا۔ خصوصی مراعات کی مستحق زندگیوں میں روشنی پھیلانے کے لیے خود کی زندگی کو وقف کرنے والی شخصیت ہیلن کیلر کی ہے۔

ساری دنیا کا سفر کر کے خصوصی مراعات کے مستحق بچّوں سے مل کر، ہیلن نے ان میں خود اعتمادی پیدا کی۔ اس سلسلے میں وہ انگلینڈ، امریکہ اور افریقہ جیسے ملکوں کا دورہ کرتے ہوئے ہندوستان بھی آئی تھیں۔ ہیلن کیلر کی زندگی اور ادب سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

ترجمہ: محمد افتخار الدین شاؔد

یہ کیجیے

I. سنیے - بولیے

1. جو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے.......... '' سبق سُن کر آپ کو کیا محسوس ہوا؟
2. ہیلن دیکھ نہیں سکتی۔ کچھ لوگ سُن نہیں سکتے اور کچھ لوگ بات نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود جن کے پاس سب کچھ ہے اُن سے یہ لوگ کیوں عظیم ہیں؟
3. ہیلن کیلر کی کون سی عادتیں آپ کو اچھی لگیں؟
4. ہیلن جیسے لوگوں سے بھی آپ ملیں ہوں گے؟ ان کے بارے میں بولیے۔
5. ہیلن کو تعلیم دینے والی ٹیچر کے بارے میں بولیے۔
6. سلی ون اور آپ کی ٹیچر میں مناسبت اور فرق بتائیے۔

II. پڑھیے - لکھیے

الف: سبق کا یہ پیراگراف پڑھیے اس میں چند خط کشیدہ الفاظ کی ترتیب بگڑ گئی ہے۔ ان کی نشان دہی کیجیے اور موزوں جگہ پر استعمال کرتے ہوئے پیراگراف دوبارہ لکھیے۔

کبھی کبھی میرا مچل ان سب چیزوں کو دیکھنے کے لیے دل اُٹھتا ہے۔ اگر مجھے ان چیزوں کو صرف چھُونے سے اتنی سچ مچ ملتی ہے تو ان کی خوبصورتی دیکھ کر میرا دل خوبصورت ہو جائے گا۔ لیکن، جن لوگوں کی صلاحیتوں ہیں، وہ خوشی بہت کم دیکھتے ہیں۔ اس دنیا کے الگ الگ باغ باغ رنگ ان کے احساس کو نہیں چھوتے! انسان اپنی آنکھیں کی کبھی بھی آس نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ اس چیز کی قدر لگائے رہتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔

ب: سبق کے پہلے پانچ پیراگراف پڑھیے۔ اس کے تحت ایک عنوان دیجیے۔ اسی طرح دیگر پیراگراف پڑھ کر مناسب عنوان دیجیے۔

SCERT TELANGANA

ج: سبق پڑھیے۔ جوابات لکھیے۔

1. قدرتی نظاروں کے متعلق ہیلن کے بیان کردہ احساسات کیا تھے؟
2. لوگ آنکھیں رکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں دیکھ پا رہے ہیں۔ یہ سوچ کر ہیلن کیلر غم زدہ ہو جاتی ہے؟ کیوں؟
3. ہیلن کو والدین نے اسکول میں داخلہ کیوں دلوایا؟
4. ہیلن کے مسئلے کو لے کر سلی ون کیوں دکھی ہوئی؟ سلی ون نے مسئلے کے حل کے لیے کیا کیا؟
5. ہیلن کیوں قابلِ تقلید ہے؟

د: سبق میں چند جملے ایسے ہیں جو احساسات کو اُجاگر کرتے ہیں۔

مثلاً: زندگی کی خوشیوں کو قوس قزح کے رنگوں کی طرح رنگین بنایا جا سکتا ہے۔

اس طرح کے اور جملے کون سے ہیں۔

III. خود لکھیے

الف: ذیل کے سوالات کے جواب لکھیے۔

1. آنکھ ہونے کے باوجود نہیں دیکھ پا رہے ہیں، کیا آپ ہیلن کی اُن باتوں سے اتفاق کرتے ہیں؟
2. ہیلن کا دل چاہتا تھا کہ وہ چیزوں کو دیکھے۔ آپ کا دل کیا چاہتا ہے؟
3. جو حاصل نہیں ہوتا اس کی آس رکھنا سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجیے۔

ب: ذیل کے سوالات کے جواب دس جملوں میں لکھیے۔

1. ہیلن کی شخصیت کے بارے میں لکھیے۔
2. سبق کی اہم باتیں کیا ہیں لکھیے۔
3. خصوصی مراعات کے مستحق بچوں میں مخصوص صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہوئے چند جملے لکھیے۔
4. آدمی کس لیے پریشان رہتا ہے؟
5. "بصارت ایک نعمت ہے"۔ مصنفہ ایسا کیوں محسوس کرتی ہے۔

IV. لفظیات

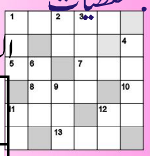

الف: خصوصی مراعات کے مستحق بچّوں کو کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، فہرست تیار کیجیے۔

معذوری	ضرورت
بصری معذوری	
سمعی معذوری	
پیروں سے معذوری	
ہاتھوں سے معذوری	
قوتِ گویائی سے محروم	

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ب: حسب ذیل الفاظ کے ہم معنی الفاظ دیے گئے جملوں میں تلاش کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1. لمس	:	بصارت سے محروم افراد کسی بھی چیز کو چھو کر پہچان لیتے ہیں۔	( )
2. حقیر	:	کسی کو ادنیٰ سمجھنا اچھی بات نہیں ہے۔	( )
3. قوسِ قُزح	:	دھنک جو برسات میں ابر کھلنے کے بعد دکھائی دیتی ہے۔	( )
4. مراعات	:	غربا کے لیے حکومت کی جانب سے کئی رعایتیں دی جاتی ہیں۔	( )
5. رسم الخط	:	احمد کی طرز تحریر بہت اچھی ہے۔	( )

ج: حسب ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(1) پنکھڑیاں (2) لاچاری (3) سرچشمہ (4) مشعل راہ (5) مچل جانا

د: دیے گئے الفاظ کو مثال کے مطابق استعمال کر کے جملے بنائیے۔

مثال: پھول۔ پنکھڑیاں۔ خوبصورت

پھول کی پنکھڑیاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔

1.	کوئل۔	سریلی آواز۔	گونجنے۔
2.	شامہ۔	گھر۔	آنا۔
3.	آسمان۔	تارے۔	چمکنا۔
4.	قدرتی مناظر۔	دل۔	باغ باغ ہونا
5.	مدرسہ۔	زندگی۔	خوش گوار

V. تخلیقی اظہار

1. میں پیڑوں کی چکنی وکھردری چھالوں کو .... پیراگراف پڑھیے اور اس کے مطابق تصویر بنائیے۔
2. ہیلن کیلر کے کردار کے بارے میں لکھیے اور اداکاری کیجیے۔
3. سبق کا دوسرا، تیسرا، چوتھا اور پانچواں پیراگراف پڑھیے۔اور ان کی بنیاد پر آپ اپنے اطراف کے ماحول یعنی درخت، پرندے، تالاب، پہاڑ۔۔۔وغیرہ کی منظرکشی کیجیے اور ایک عنوان دیجیے۔

VI. توصیف

ذیل کے صحیح جواب کو قوسین میں لکھیے۔

1. بس میں سفر کے دوران آپ بیٹھے ہیں اور ایک ضعیف شخص آپ کے بازو کھڑا ہے۔ ( )

(الف) پہلو میں جگہ دوں گا (ب) کھڑے ہو کر بیٹھنے کے لیے کہوں گا

(ج) توجہ نہیں دوں گا

SCERT TELANGANA

2. کھیلوں کے مقابلے میں اگر کوئی آپ سے اچھا کھیل پیش کرے تب ( )

(الف) حسد کروں گا (ب) تعریف کروں گا (ج) خاموش رہوں گا

3. اگر آپ کی جماعت میں کوئی نیا طالب علم داخلہ لے تب ( )

(الف) پہلے میں ہی مخاطب کروں گا (ب) دوری اختیار کروں گا (ج) توجہ نہیں دوں گا

4. جسمانی معذور بچوں کے لیے میں ( )

(الف) ہمدردی کا اظہار کروں گا (ب) دوری اختیار کروں گا (ج) توجہ نہیں دوں گا

VII. منصوبہ کام

ہیلن کیلر جیسے افراد جو دوسروں میں اعتماد پیدا کرتے ہیں ان کی تصاویر اور تفصیلات جمع کر کے دیواری رسالے پر آویزاں کیجیے۔

VIII. زبان شناسی

آپ نے پچھلے سبق میں پڑھا ہے کہ کسی کام کا ہونا یا کرنا ثابت ہو تو فعل کہلاتا ہے۔

❖ ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

احمد نے سبق پڑھا۔

حامد ہنس رہا ہے۔

راشد خوش ہوگا۔

❖ احمد نے سبق پڑھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

اس جملے میں احمد کا فعل یعنی ''پڑھنا'' گزرے ہوئے زمانے میں پایا جا رہا ہے۔

وہ کام جو گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہوا ہو ''فعل ماضی'' کہلاتا ہے۔

❖ حامد ہنس رہا ہے۔

اس جملے میں حامد کا فعل ''ہنسنا'' موجودہ زمانے میں پایا جا رہا ہے یعنی کام جاری ہے۔

وہ کام جو موودہ زمانے میں جاری رہے ''فعل حال'' کہلاتا ہے۔

❖ راشد خوش ہوگا۔

اس جملے میں راشد کا فعل ''خوش ہونا'' آنے والے زمانے میں واقع ہونے والا ہے۔

وہ کام جو آئندہ زمانے میں واقع ہوگا ''فعل مستقبل'' کہلاتا ہے۔

اس طرح فعل کی بلحاظ زمانہ تین قسمیں ہیں۔

فعل ماضی	فعل حال	فعل مستقبل

مشق

ذیل میں فعل کے اقسام کی نشاندہی کیجیے۔

1. بچے اسکول جائیں گے۔		4. شاکر نے خط لکھا۔	
2. احمد دوڑا۔		5. خالد لکھ رہا ہے۔	
3. ساجدہ پڑھ رہی ہے۔		6. راشد حیدرآباد آئے گا۔	

کیا میں یہ کرسکتا/کرسکتی ہوں؟

.1	ماحول سے پیار کرنا سیکھوں گا/سیکھوں گی۔	ہاں/نہیں
.2	خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کے تئیں ہمدردی کا اظہار کروں گا/کروں گی۔	ہاں/نہیں
.3	ہیلن کیلر کی طرح نام کماؤں گا/کماؤں گی۔	ہاں/نہیں
.4	اس سبق کی بنیاد پر کردار ادا کروں گا/کروں گی۔	ہاں/نہیں
.5	خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کی صلاحیتوں کی نشاندہی کروں گا/کروں گی۔	ہاں/نہیں

SCERT TELANGANA

17. غزل

سوچیے۔ بولیے

مرزا اسداللہ خان غالبؔ

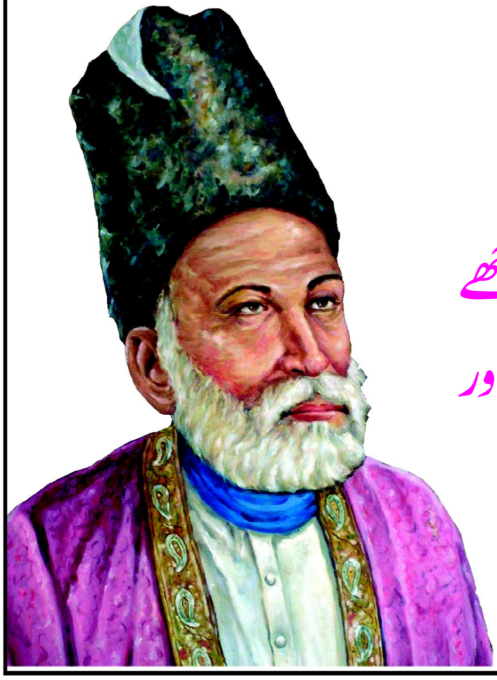

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

سوالات

1. یہ تصویر کس کی ہے؟
2. اس شعر کے شاعر کا نام بتایئے۔
2. اس شعر کا کیا مطلب ہے؟
3. چند نامور غزل گو شعرا کے نام بتلایئے۔

مرکزی خیال

غزل کا ہر شعر اپنے کسی بھی دوسرے شعر سے مطابقت نہیں کرتا۔ معنی و مفہوم کے اعتبار سے بھی اور اظہارِ ذات کے اعتبار سے بھی۔ اسی لیے غزل میں اُس کا کوئی مرکزی خیال نہیں ہوتا۔

طلبا کے لیے ہدایات:
1. غزل پڑھیے۔ ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
2. ان الفاظ کے بارے میں اپنے دوستوں سے گفتگو کیجیے۔
3. ان الفاظ کے معنی درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ یا لغت میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

غزل کی تعریف:

غزل اُردو شاعری کی مشہور و مقبول صنف ہے۔ غزل کے لغوی معنی ''عورتوں سے باتیں کرنا'' ہے۔ غزل میں زمانہ قدیم سے عشقیہ مضامین باندھے جاتے تھے لیکن اب صوفیانہ‘ فلسفیانہ‘ اخلاقی مضامین کے علاوہ سماجی و سیاسی مضامین بھی باندھے جارہے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو مقطع کہلاتا ہے۔ غزل کے مطلع کے دونوں مصرعوں میں اور ہر شعر کے دوسرے مصرعہ میں قافیہ و ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔ غزل کا ہر شعر سمندر کو کوزے میں بھرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

غزل میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ اکیس اشعار ہوتے ہیں۔ غزل کا ہر شعر معنی و مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔

غزل کا ہر شعر منفرد معنیٰ لیے ہوتا ہے۔ غزل کے اشعار نظم کی طرح ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے۔

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

ہے کچھ ایسی ہی بات‘ جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

ہم وہاں ہیں‘ جہاں سے ہم کو
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

کعبہ کس منہ سے جاؤگے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

SCERT TELANGANA

تشریح

اس شعر میں شاعر اپنے دل کی کیفیت بیان کر رہا ہے کہ وہ کچھ ایسے مشکل حالات میں گھر گیا ہے کہ اُس کی جو خواہش ہے اُس کے پوری ہونے کی اُمید باقی نہیں رہی اور پھر اُس خواہش کی تکمیل کے لیے کوئی راستہ بھی نظر نہیں آتا یعنی وہ مکمل طور پر مایوس ہو گیا ہے۔

آدمی دنیا میں سب سے زیادہ اپنی موت سے ڈرتا ہے اور اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ موت اپنے وقت پر ہی آتی ہے لیکن موت کے اندیشے اَن دیکھے ہوتے ہیں اور ایسی غیر یقینی حالت ہوتی ہے کہ کوئی بھی آدمی یہ بتا نہیں سکتا کہ موت اُسے کب آ گھیرے گی۔ موت ہر ذی نفس کا مقدر اور اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے لیکن انسان تمام عمر اس سے خوفزدہ رہتا ہے۔

ایک وقت وہ تھا کہ میں مصیبتوں، پریشانیوں اور دل کی کیفیت پر خود ہی ہنستا تھا مگر اب مایوسی کی انتہا یہ ہے کہ خود پر بھی ہنسی نہیں آتی۔

میں جانتا ہوں کہ خدا کی اطاعت کرنے اور عبادت و ریاضت کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ مگر میرا دل خشک عبادت کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

شاعر کہتا ہے کہ وہ بات کرنے سے گریز کر رہا ہے یا بات کرنا نہیں چاہتا تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس کو بات کرنا نہیں آتا بلکہ چند وجوہات ایسی ہیں جس کو وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اُس کے ظاہر کر دینے سے ہو سکتا ہے کہ اُس کا محبوب اُس سے کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ اس شعر میں طنز کی ہلکی سی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ اس لیے وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔

یعنی شاعر کہتا ہے کہ وہ بے خودی میں اتنی دور چلا گیا ہے کہ وہاں سے آنا مشکل ہے۔ اُسے معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔ اس شعر میں اپنی دلی کیفیت کا اظہار کر رہا ہے۔

شاعر بہت شرمندہ ہے کہ میں گنہگار اللہ کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں کہ میری تمام عمر گناہوں میں گذری ہے۔

شاعر کا تعارف:

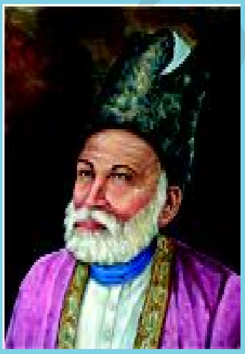

نام	:	اسد اللہ خاں	تخلص	:	غالبؔ/اسد
عرصہ حیات	:	1796ء تا 1869ء	مقامِ ولادت	:	آگرہ
دیوان	:	دیوانِ غالبؔ	تصانیف	:	مہرِ نیم روز، عودِ ہندی، اُردوئے معلیٰ، دستنبو
لقب	:	مرزا نوشہ			
خطاب	:	نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ اور ملک الشعرا			

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

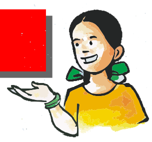

I. سنیے - بولیے

1. شاعر کہتا ہے کہ ''نیند کیوں رات بھر نہیں آتی'' شاعر نے ایسا کیوں کہا ہے؟
2. وہ کیا وجوہات ہوسکتی ہیں جن کی وجہ سے شاعر کعبہ شریف جیسے مقدس مقام کو جانے سے شرمندہ ہے؟
3. موت کا ایک دن مقرر ہے وہ ٹل نہیں سکتا لیکن شاعر کو رات بھر نیند نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟
4. غزل کے کون سے اشعار آپ کو پسند آئے اور کیوں؟

II. پڑھیے - لکھیے

الف: مختصر جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

1. پہلے شعر میں ''صورت نظر نہیں آتی'' سے کیا مراد ہے؟
2. شاعر نے ایسا کیوں کہا کہ ''ہم وہاں ہیں جہاں سے ہماری کوئی خبر نہیں آتی''؟
3. شاعر کو زندگی کے گذارنے پر کیا احساس ہوا؟
4. کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جب کوئی کام تکمیل کو نہیں پہنچتا تو ہم ایسے جملے کہتے ہیں۔ کبھی آپ بھی ایسی صورت سے دوچار ہوئے ہوں تو بولیے۔ لکھیے۔
5. اس غزل کو پڑھیے اور ہم آہنگ الفاظ کو یکجا کیجیے۔ مثلاً کیسے ۔ جیسے ۔ بر ۔ نظر وغیرہ۔
6. اس غزل کے امید اور ناامیدی کے خیالات پر مبنی اشعار پڑھیے۔ لکھیے۔

طویل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب کم از کم دس جملوں میں لکھیے۔

1. نیند نہیں آنے کی کئی ایک وجوہات ہوتی ہیں۔ وہ کیا کیا ہوسکتی ہیں؟
2. اچھے کاموں کے مقابلے میں آدمی بُرے کاموں کی طرف بہت مائل ہوتا ہے۔ کیوں؟

ب: ذیل میں مصرعے بے ترتیب دیے گئے ہیں۔ غزل کے لحاظ سے ترتیب دیجیے۔

ہم وہاں ہیں، جہاں سے ہم کو
کچھ ہماری خبر نہیں آتی
کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی
کوئی اُمید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

SCERT TELANGANA

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

ہے کچھ ایسی ہی بات‘ جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

III. خود لکھیے

1. شاعر اپنے دل کی حالت پر خود ہنس رہا ہے بعد میں اُس کو دل کی حالت پر بھی ہنسی نہیں آتی کیوں؟
2. کوئی اُمید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی
شاعر اس شعر میں اپنی دل کی کیفیت کس طرح بیان کر رہا ہے۔
3. آپ کو اس غزل کا کون سا شعر پسند آیا اور کیوں؟
4. آپ نا اُمیدی سے نکلنے کے لیے کون سے اقدامات اپنائیں گے لکھیے۔
5. بندے کی عبادت پر اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے شاعر کا دل نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ کیوں؟

SCERT TELANGANA

IV. لفظیات

الف: ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھیے۔

1. موت کا ایک دن معین ہے۔

____

2. پریشان کیوں ہو۔ کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔

____

3. تم کس منہ سے کہتے ہو کہ تم نے چوری نہیں کی۔ یہ دیکھو یہ قلم تمہاری جیب سے ہی نکلا ہے۔

____

4. ہر بات میں بات بنانا اچھا نہیں ہوتا۔

____

5. اُس کو گئے چار دن ہو گئے اُس کی کوئی خبر آئی کہ نہیں۔

____

6. یہ میری طبیعت میں نہیں کہ میں کسی کا مذاق اڑاؤں۔

____

ب: حسب ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

صورت نظر آنا ۔ معین ۔ رات بھر ۔ حالِ دل ۔ طاعت و فرماں برداری

____

____

____

____

____

SCERT TELANGANA

V. تخلیقی اظہار

ذیل کا پیراگراف پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ایک پیراگراف لکھیے۔

اب اُس کے آنے کی کوئی اُمید نہیں ہے اور کوئی دوسری صورت بھی نظر نہیں آتی کہ وہ ضرور آئے گی۔ میں تو اُس کے انتظار میں رات بھر جاگتا رہا ہوں۔ اب سوچتا ہوں تو حالِ دل پر ہنسی آرہی ہے کہ میں نے خواہ مخواہ اُس کے لیے رات بھر جاگا۔ اِسی کو شاید طبیعت کا آنا کہتے ہیں۔ ورنہ کیا بات کہ میں اور کسی کا انتظار؟ رات دیر گئے اس کا فون آیا تو اُس نے پوچھا کہ تم کہاں ہو تو میں نے جواب دیا کہ ہم وہاں ہیں جہاں سے خود ہماری خبر نہیں آتی تو اُس نے کہا کہ ایسی باتیں کرتے ہوئے کیا تم کو شرم نہیں آتی۔

VI. توصیف

شاعر اسداللہ خاں غالب کا دیوان پڑھیے۔ اپنی پسند کے اشعار کو اپنی بیاض میں لکھیے اور بتایئے کہ آپ نے ان اشعار کو کیوں پسند کیا ہے؟

VII. منصوبہ کام

1. غالب کی زندگی پر ایک چھوٹا سا مضمون لکھیے۔
2. ایسے اشعار جس میں رات۔ بات۔ نظر۔ خبر اور نیند جیسے الفاظ کا استعمال ہوا ہو، جمع کیجیے۔ اپنی کاپی میں لکھ کر، کمرۂ جماعت میں سنایئے۔
3. غالب کی زندگی سے متعلق لطائف جمع کیجیے اور جماعت کے دیگر طلبا کو سنایئے۔

VIII. زبان شناسی

غزل کے ان الفاظ پر غور کیجیے۔

بر، نظر، بھر، پر، ادھر، کر، گر، خبر، مگر

تمام الفاظ "ر" پر ختم ہو رہے ہیں اور یہ "نہیں آتی" سے پہلے استعمال ہوئے ہیں۔

شاعری کی اصطلاح میں ہم آہنگ یا ملتے جلتے الفاظ (بر، نظر، بھر) کو قافیہ کہتے ہیں اور ہر شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں بغیر کسی تبدیلی کے دہرائے جانے والے الفاظ "نہیں آتی" کو ردیف کہتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ب: درج ذیل غزل کے اشعار میں قافیہ اور ردیف کی نشاندہی کیجیے اور جدول میں لکھیے۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی — مرے دکھ کی دوا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں حاجت مند — کس کی حاجت روا کرے کوئی
روک لو گر غلط چلے کوئی — بخش دو گر خطا کرے کوئی
نہ سنو گر بُرا کہے کوئی — نہ کہو گر بُرا کرے کوئی

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

قافیہ	ردیف

ج: غزل کا مطلع اور مقطع لکھیے۔

مطلع: ______________________________

____

مقطع: ______________________________

____

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں؟

1. اس غزل کو لحن سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ — ہاں / نہیں
2. تمام اشعار کے مطلب سے واقف ہوا/ہوئی ہوں۔ — ہاں / نہیں
3. غزل میں قافیہ ردیف سے واقف ہوا/ہوئی۔ — ہاں / نہیں
4. غزل کے لطیف انداز اظہار سے محظوظ ہوا/ہوئی۔ — ہاں / نہیں

SCERT TELANGANA

18. اعتبار

ماں کو اپنے بیٹے اور زمیندار کو اپنے لہلہاتے کھیت دیکھ کر جو خوشی ہوتی ہے وہی خوشی بابا بھارتی کو اپنا گھوڑا دیکھ کر ہوتی تھی۔ یہ گھوڑا بڑا خوبصورت تھا۔ اس کے مقابلے کا گھوڑا سارے علاقے میں نہ تھا۔ بابا بھارتی اسے ''سلطان'' کہہ کر بلاتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے کھریرا کرتے، اپنے ہاتھ سے دانہ کھلاتے اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔ سلطان سے جدائی کا خیال بھی ان کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ ان کو وہم ہوگیا تھا کہ ''میں اس کے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا۔'' وہ اس کی چال پر فریفتہ تھے۔ کہتے: ''اس طرح چلتا ہے جیسے طاؤس اودی، اودی گھٹاؤں کو دیکھ کر ناچ رہا ہو۔'' گاؤں کے لوگ اس محبت پر حیران تھے۔ بعض وقت کنکھیوں سے اشارے بھی کرتے تھے، مگر بابا بھارتی کو اس کی پروا نہ تھی۔ جب تک وہ شام کے وقت سلطان پر سوار ہوکر آٹھ دس میل کا چکر نہ لگاتے انہیں چین نہ آتا۔

کلہن اس علاقے کا مشہور ڈاکو تھا۔ لوگ اس کا نام سن کر تھراتے تھے۔ ہوتے ہوتے سلطان کی شہرت اس کے بھی کانوں تک پہنچی۔ شوق نے دل میں چٹکی لی۔ ایک دن دوپہر کے وقت بابا بھارتی کے پاس پہنچا اور نمسکار کر کے کھڑا ہو گیا۔

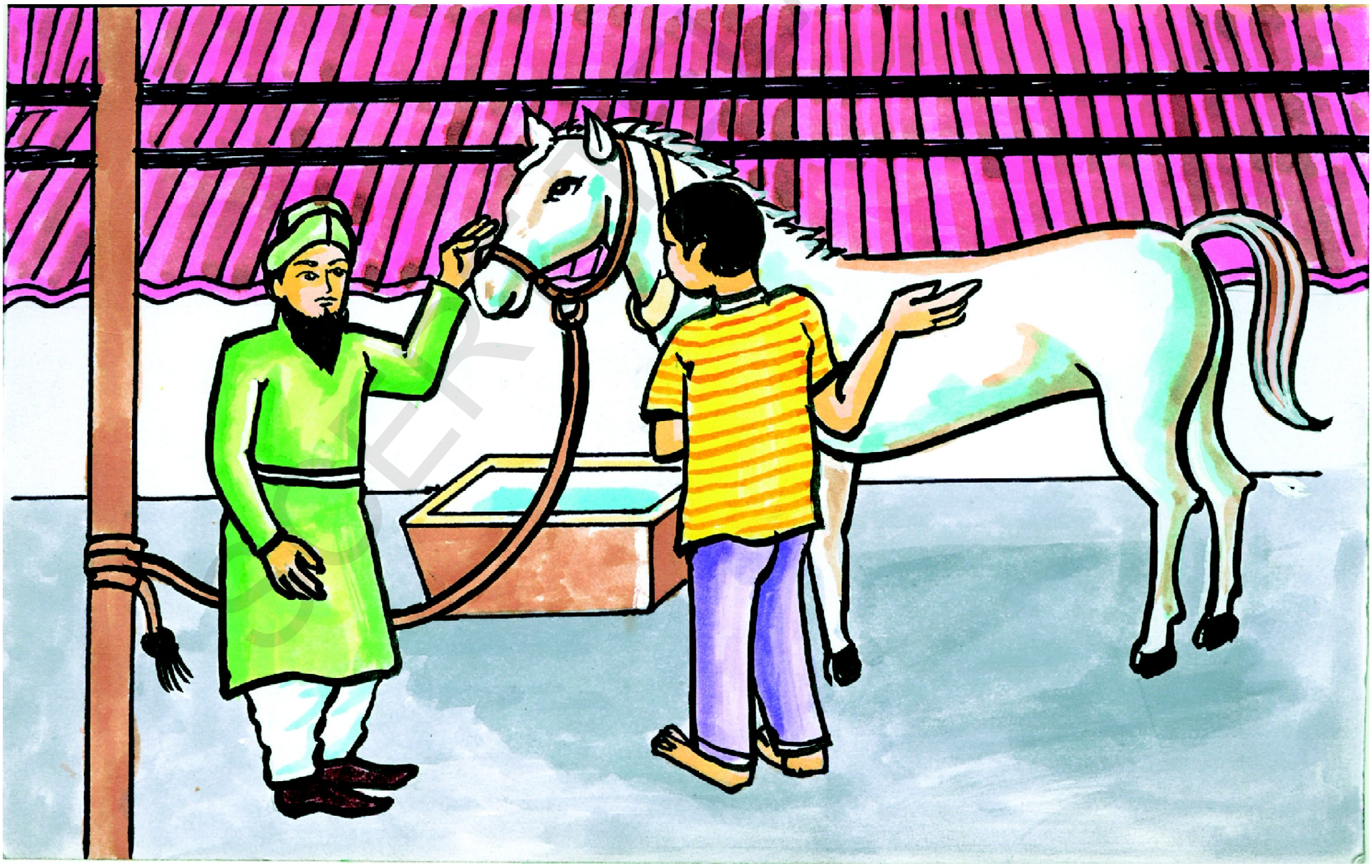

بابا بھارتی نے پوچھا: ''کلھن ! کیا حال ہے؟

کلھن نے سر جھکا کر جواب دیا: ''آپ کی مہربانی ہے۔''

''کہو، ادھر کیسے آ گئے؟

''سلطان کی شہرت کھینچ لائی ہے۔''

''عجیب جانور ہے، خوش ہو جاؤ گے۔''

''میں نے بڑی تعریف سنی ہے۔''

''اس کی چال تمہارا دل موہ لے گی۔''

''کہتے ہیں شکل بھی بڑی خوبصورت ہے۔''

''کیا کہنے! جو اسے ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے۔ اُس کے دل پر اس کی صورت نقش ہو جاتی ہے۔''

''مدت سے ترس رہا تھا۔ آج حاضر ہوا ہوں۔''

بابا اور کلھن دونوں اصطبل میں پہنچے۔ بابا نے بڑے غرور سے گھوڑا دکھایا۔ کلھن نے حیرت سے گھوڑے کو دیکھا۔ اُس نے ہزاروں گھوڑے دیکھے تھے، لیکن ایسا بانکا گھوڑا اس کی نگاہ سے آج تک نہ گزرا تھا۔ سوچنے لگا قسمت کی بات ہے۔ ایسا گھوڑا میرے پاس ہونا چاہیے۔ تھا۔ اس فقیر کو ایسی چیزوں سے کیا نسبت۔ اس کی چال دیکھ کر کلھن کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔

وہ ڈاکو تھا۔ اس کے پاس طاقت تھی۔

اُس نے کہا: ''بابا صاحب! اس گھوڑے کو تو میرے پاس ہونا چاہیے۔ تھا۔'' یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

بابا خوف زدہ ہو گئے۔ اب انہیں رات کو نیند نہ آتی تھی۔ ساری رات اصطبل کی خبر گیری میں کٹنے لگی۔ ہر وقت کلھن کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ مگر کئی مہینے گزر گئے اور وہ نہ آیا۔ یہاں تک کہ بابا بھارتی کسی حد تک بے پروا ہو گئے۔

شام کا وقت تھا۔ بابا بھارتی سلطان کی پیٹھ پر سوار ہو کر سیر کو جا رہے تھے۔ یکا یک ایک طرف سے آواز آئی: ''او بابا! ذرا اک محتاج کی بات بھی سنتے جاؤ۔''

آواز میں رقّت تھی۔ بابا نے گھوڑا روک لیا۔ دیکھا تو ایک اپاہج درخت کے سائے تلے پڑا کراہ رہا تھا۔ بابا بھارتی کا دل پسیج گیا، بولے: ''کیوں، تمہیں کیا تکلیف ہے؟''

اپاہج نے ہاتھ باندھ کر کہا: ''بابا! میں دکھی ہوں، مجھ پر مہربانی کرو۔ رام نوالہ یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ مجھے وہاں جانا ہے۔ گھوڑے پر چڑھا لو۔ پرماتما تمہارا بھلا کرے گا۔''

''وہاں تمہارا کون ہے؟'' بابا نے پوچھا۔

''درگا دت حکیم کا نام آپ نے سنا ہوگا، میں اُن کا سوتیلا بھائی ہوں۔''

SCERT TELANGANA

بابا بھارتی نے گھوڑے سے اُتر کر اپاہج کو گھوڑے پر سوار کیا اور خود اس کی لگام پکڑ کر آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ اچانک، انہیں ایک جھٹکا سا محسوس ہوا اور لگام ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ایک اپاہج گھوڑے کی پیٹھ پر تن کر بیٹھا اسے دوڑائے لیے جا رہا ہے تو ان کی حیرت کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ اُن کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ یہ اپاہج کلھن ڈاکو تھا۔

بابا بھارتی کچھ دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد پوری قوت سے چلا کر کہا:

”ذرا ٹھہرو!“ کلھن نے یہ آواز سن کر گھوڑا روک لیا اور اس کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا:

”بابا صاحب! یہ گھوڑا اب نہ دوں گا۔“

بابا بھارتی نے قریب آ کر کہا: ”یہ گھوڑا تمہیں مبارک ہو۔ میں تمہیں اس کی واپسی کے لیے نہیں کہتا، مگر کلھن تم سے صرف ایک درخواست کرتا ہوں، اسے رد نہ کرنا ورنہ میرے دل کو سخت صدمہ پہنچے گا۔“

”بابا حکم دیجیے۔ میں آپ کا غلام ہوں، صرف یہ گھوڑا نہ دوں گا۔“

”اب گھوڑے کا نام نہ لو۔ میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہ کہوں گا۔ میری درخواست صرف یہ ہے کہ اس واقعے کا کسی سے ذکر نہ ہونے پائے۔“

کلھن کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔ اسے خیال تھا کہ بابا بھارتی اس چوری کی اطلاع پولیس میں دے کر مجھے گرفتار کروا دیں گے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مجھے اس گھوڑے کو لے کر روپوش ہو جانا چاہیے۔ اس نے بابا بھارتی کے چہرے پر اپنی آنکھیں گاڑیں اور پوچھا:

”بابا صاحب! اس میں آپ کو کیا خطرہ ہے؟“

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

بابا بھارتی نے جواب دیا: ''لوگوں کو اگر اس واقعے کا علم ہو گیا تو وہ کسی غریب پر اعتبار نہ کریں گے۔''

اور یہ کہتے کہتے انہوں نے سلطان کی طرف سے اس طرح منہ موڑ لیا جیسے ان کا اس سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ بابا بھارتی تو چلے گئے مگر ان کا فقرہ کلہن کے کانوں میں اب تک گونج رہا تھا۔ سوچتا تھا بابا بھارتی کا خیال کتنا اونچا ہے۔ اگرچہ بابا صاحب کو اس گھوڑے سے عشق تھا، مگر آج ان کے چہرے پر ذرا بھی ملال نہ تھا۔ انہیں صرف یہ خیال ستا رہا تھا کہ کہیں لوگ غریبوں پر اعتبار کرنا نہ چھوڑ دیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی نقصان کو انسانیت کے نقصان پر قربان کر دیا۔ ایسا آدمی، آدمی نہیں فرشتہ ہے۔

رات کی تاریکی میں کلہن بابا بھارتی کے گھر پہنچا۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ آسمان پر تارے ٹمٹما رہے تھے۔ کلہن سلطان کی لگام پکڑے آہستہ آہستہ اصطبل کے دروازے پر پہنچا۔ دروازہ کھلا تھا۔ کبھی وہاں بابا بھارتی لاٹھی لے کر پہرہ دیتے تھے۔ کلہن نے آگے بڑھ کر سلطان کو اس کی جگہ پر باندھ دیا اور باہر نکل کر دروازہ احتیاط سے بند کر دیا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ صبح ہوتے ہی بابا بھارتی نے اپنے کمرے سے نکل کر سرد پانی سے غسل کیا۔ اس کے بعد اُن کے پاؤں اصطبل کی طرف اس طرح بڑھے جیسے کوئی خواب میں چل رہا ہو مگر دروازے پر پہنچتے ہی وہ چونک پڑے۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اب گھوڑا وہاں کہاں تھا۔

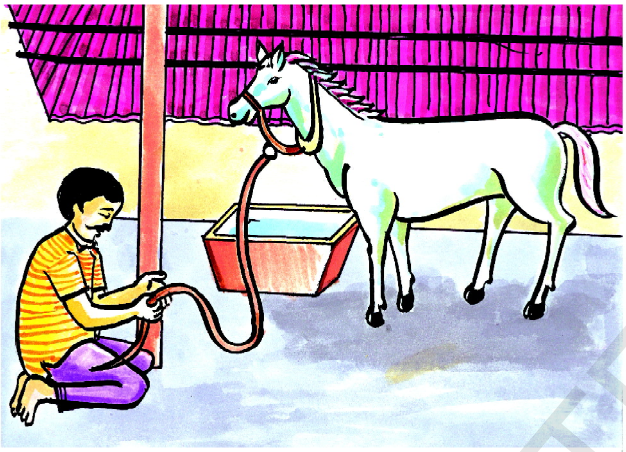

گھوڑے نے اپنے مالک کے قدموں کی چاپ کو پہچان لیا اور زور سے ہنہنایا۔ بابا بھارتی دوڑتے ہوئے اصطبل کے اندر چلے گئے اور گھوڑے کے گلے سے لپٹ کر اس طرح رونے لگے جیسے بچھڑا ہوا باپ مدت کے بعد بیٹے سے مل کر روتا ہے۔ بار بار اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتے اور کہتے تھے:

''اب کوئی محتاجوں کی امداد کرنے سے انکار نہ کرے گا۔''

سوالات

1. اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. بابا بھارتی کا کردار آپ کو کیوں پسند آیا؟
3. اگر کوئی آپ کی پسندیدہ شئے لے لے تو آپ کا کیا ردِ عمل رہے گا؟
4. کلہن کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟
5. آپ کس طرح کہیں گے کہ ضرورت مند غریبوں پر اعتبار کرنا چاہیے؟
6. گھوڑے کی جگہ کوئی اور قیمتی شئے ہوتی تو بابا بھارتی کا کیا ردِ عمل ہوتا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے
SCERT TELANGANA

فرہنگ

الف

ابتر = بدحال، خراب، خستہ

اجنبی = پردیسی، انجان

اجیرن = مشکل

اختتام = انجام

اعزاز = عزت

افتخار = فخر، عزت، بزرگی

اکٹھا = جمع

امتزاج = ملاوٹ، ہم آہنگی

انبساط = خوشی

انسیت = محبت

اوسان خطا ہونا = خوف کھانا، حواس گم ہوجانا

ایکتا = ایک ساتھ

اَشک بار = آنسو برسانے والا، رونے والا

آ

آپ بیتی = اپنا حال

آتش بازی = پٹاخوں کا کھیل

آتشزدگی = آگ لگنا

آثار قدیمہ = پرانی تاریخی چیزیں

آس = امید

ب

باب = حصہ

بال فشاں = پروں کو پھیلائے ہوئے

باوقار = قدر والے/شان وشوکت

بخشنا = عطا کرنا

بددیانتی = بے ایمانی، دغابازی

برتری = بڑھائی

برسات = بارش کا موسم

بری بھلی = اچھی بری، ہر قسم کی بات

بریل = اندھوں کے لیے ایک نظام وتحریر طباعت

بڑائی = عظمت، بزرگی

بکھرے ہوئے = پھیلے ہوئے

بہار = خوشی، موسم ربیع

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

بیدار = جاگتا ہوا

بے چین = بے قرار

بے حس = جو حرکت نہ کر سکے، جس کو تمیز نہ ہو

بے راہ روی = آوارگی، بدچلنی

پ

پالا پڑنا = سابقہ پڑنا

پچھتانا = افسوس کرنا

پچھوا = پچھّم کی ہوا

پُرخواب فضا = ایسی خوشگوار فضا جس میں نیند آنے لگے

پُرکیف = پُربہار

پرکھنا = جانچنا

پل = لمحہ، پلک جھپکنے کا وقفہ

پہلو = بازو

ت

تبلیغ = خدا کا حکم پہنچانا، احکامِ شریعت پہنچانا

تعاقب کرنا = پیچھا کرنا، دوڑنا

تماشائی = تماشہ دیکھنے والا

تہذیبی = خوش اخلاقی

تیمارداری = بیمار کی مزاج پرسی، ہمدردی

ٹ

ٹھاٹ باٹ = شان وشوکت

ٹیلے = چھوٹی پہاڑیاں، مٹی کے تودے

ث

ثقافتی = تہذیب

ج

جنونی = دیوانہ/ پاگل

جھرنے = آبشار

چ

چٹکی = کھلی

چراگاہ = جانور چرنے کی جگہ

چمن = باغ

SCERT TELANGANA

چوک = غلطی کر جانا
چھٹکی = بکھری، پھیلی
چھیننا = زبردستی لے جانا
چیڑ = ایک اونچا جنگلی درخت

ح

حتی المقدور = جہاں تک ہو سکے
حصول = حاصل، فائدہ، نفع
حق = انصاف
حوصلہ افزائی = ہمت بڑھانا

خ

خبر = اطلاع
خدائی = ساری دنیا
خطابی فتح = تاریخی کامیابی
خلقت = مخلوق، لوگ
خواب شرمندہ تعبیر ہونا = خواب کی تعبیر حاصل ہونا
خوابیدہ = خواب زدہ، سوئے ہوئے
خواندہ = حروف شناس/ پڑھا لکھا
خوداعتمادی = اپنی ذات پر بھروسہ

د

درس = سبق
دنیا سے رخصت ہونا = وفات پانا
دہائی = فریاد، مدد طلب کرنا
دہقاں = کاشت کار، کسان
دھرم = مذہبی اُصول
دیا = چراغ

ذ

ذات = صفت
ذرہ = ریزہ، تھوڑا
ذہنی دباؤ = دماغی بوجھ

ر

رائیگاں = مفت، بے کار
راہ = راستہ
رت بدلنا = موسم بدلنا
ردائیں = چادریں، پردے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ردعمل = جوابی عمل

رسم الخط = طرزِ تحریر

رواں = بہتی ہوئی

روزی = روزگار

روضۂ پاک = حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گنبد مبارک

ز

زخم بھرنا = زخم اچھا ہونا

زندگی کرنا = زندگی بسر کرنا

زورِ قلم = لکھنے کی طاقت/تحریر کا زور

زیبا = موزوں

زیرِ لب = آہستہ

س

سالم = مکمل، ثابت

سانپ سونگھنا = چپ ہوجانا، دم بخود ہوجانا، بے خبر ہونا

ستائش = تعریف

سحر = صبح کا وقت

سرچشمہ = منبع، کوئی چیز نکلنے کی جگہ

سرشار = مست، نشے میں چور

سرگوشی = کان میں بات کہنا، کانا پھوسی

سلیقہ = طریقہ

سماعت = سننے کی طاقت، سننا

سماں = نظارہ

سہنا = برداشت کرنا

سیر = تفریح، چہل پہل

سیل = ٹھنڈا، سردی، نمی

ش

شاداب = سرسبز، ہرا بھرا

شائقین = شوق رکھنے والے

شبستان = بادشاہوں کے سونے کا کمرہ

شجر = درخت، پیڑ

شدت = سختی

شفقت = محبت

ص

صحرا = ریگستان

SCERT TELANGANA

صلہ = انعام، تحفہ

ط

طاعت وزہد = بندگی، عبادت و پرہیز گاری

طائر = پرندہ

ع

عادی = وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو

عظیم الشان = بڑی شان وشوکت والا

علامت = نشان

عیش وعشرت = خوش وخرمی، عیش ونشاط

ف

فاتح = جیتنے والا

فردوس = جنت

فرطِ مسرت = خوشی سے سرشار

فوقیت = برتری، بڑائی

ق

قائل = تسلیم کرنے والا

قبضہ = اختیار، قابو

قتل وغارت گیری = جان سے مارڈالنا اور لوٹ لینا

قدر کرنا = عزت کرنا

قوس قزح = سات رنگی کمان

ک

کراہ = وہ آواز جو کسی دکھ یا درد کے باعث نکلے

کلام = بات چیت

کوڑا کرکٹ = ردّی اور ناکارہ چیزیں

کہرا = سردی کے موسم کی دھند

گ

گل ریز = پھول برساتی ہوئی

گلزار = باغ، گلشن

گلہ = شکوہ۔ شکایت

گویائی = بات چیت

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

گہربار = موتی برساتی ہوئی

گہر = موتی

گھبرانا = پریشان ہونا' ڈر جانا

گھپائیں = غاریں

ل

لاچاری = مجبوری

لُطف = مزہ

لَمس = کسی چیز کو چھو کر معلوم کرنے کی قوت

لہرانا = جھومنا

م

ماجرا = احوال ۔ کیفیت

مالا مال = دولت مند

مایوس = ناامید' ناکام

مایہ ناز = فخر و ناز کا سبب

مبتلا = گھرا ہوا' پکڑا ہوا

مبشر = جس کو خوشخبری دی گئی ہو

متاثر = اثر مقبول کرنا

متعارف = مشہور

متعدی امراض = چھوت چھات سے پیدا ہونے والی بیماریاں

متلاشی = تلاش کرنے والا' ڈھونڈنے والا

محض = صرف

مخملی = ایک روئیں دار کپڑا

مدت = عرصہ' مہلت

مسافر = سفر کرنے والا

مستحق = حق دار

مستی نکہت = خوشبو کی شوخی

مشاہدہ کرنا = دیکھنا' معائنہ کرنا

مشعل راہ = رہنمائی کرنے والا

مشکل کشائی = مصیبت دور کرنا

مصیبت زدہ = مصیبت کا مارا ہوا

مصیبت = تکلیف

معین = مقررہ

مغلوب = غلبہ کیا گیا، ہارا ہوا، عاجز

مقبولیت = قبولیت' منظوری

مقدس = پاک

ملازمت = نوکری

ملازم = نوکر

SCERT TELANGANA

ملکیت	=	جائیداد، قبضہ
منتظر	=	انتظار کرنا
منہ تکنا	=	منہ کی طرف دیکھنا
منہ	=	چہرہ
موجِ طرب	=	اُمنگ بھری موج
مہاراج	=	بادشاہ
میسر	=	وہ چیز جو آسانی سے مل سکے، دستیاب
مینھ	=	برسات

ن

ناخواندہ	=	اَن پڑھ
ناصبور	=	بےصبرہ
نزول ہونا	=	نازل ہونا
نصیب	=	قسمت۔ تقدیر
نغمہ	=	سریلی آواز سے گانا، گیت
نکھرے ہوئے	=	خوبصورتی سے سجے ہوئے

و

وادی	=	دو پہاڑیوں کے درمیان کی زمین
وبا	=	پھیلنے والی بیماری
وصال	=	ملاقات، ملاپ
وفات پانا	=	انتقال کر جانا
وقف	=	ٹھہراؤ
ولولہ	=	جوش، اُمنگ
وید	=	ہندی طریقے پر علاج کرنے والا طبیب

ہ

ہجرت کرنا	=	پیغمبر خدا صلعم کا مکہ سے مدینہ جانا
ہمراہ	=	ساتھ ساتھ

ی

یکساں	=	برابر

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

یادداشت

SCERT TELANGANA

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

SCERT TELANGANA